e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

خودکشی معاملہ: 'دفعہ 306 نافذ نہیں کر سکتے'، سپریم کورٹ کا اظہارِ فکر

نئی دہلی۔ خودکشی کے معاملوں میں پولیس کی طرف سے اکثر 'دفعہ 306' لگا دیا جاتا ہے۔ اس معاملے میں سپریم کورٹ نے اپنی فکر ظاہر کی ہے۔ عدالت عظمیٰ نے خودکشی سے جڑے ایک معاملے کی سماعت کرتے ہوئے کہا کہ اس دفعہ کو صرف پریشان کنبہ کے جذبات کو پرسکون کرنے کے لیے نافذ نہیں کیا جاسکتا۔ سپریم کورٹ کا کہنا ہے کہ خودکشی کو زندگی کے روزمرہ سے جڑے حقائق سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ جانچ ایجنسیوں کو ایسے میں دفعہ 306 پر فیصلوں کے بارے میں حساس بنایا جانا چاہیے تاکہ ملزمین کو پریشان نہ کیا جائے۔ عدالت نے مانا کہ ان دفعات کی وجہ سے کئی لوگوں کو بے وجہ پریشان کیا جاتا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے کہا کہ ٹرائل کورٹ کو بھی ایسے معاملوں پر مشینی انداز میں الزام طے نہیں کرنا چاہیے۔ دفعہ 306 کا استعمال کرنے سے پہلے باریکی سے جانچ ہونی چاہیے۔ عدالت نے مزید کہا کہ خودکشی کے معاملے میں اکسانے کو ثابت کرنے کے لیے سخت پیمانے ہیں۔

یوکرین کی جنگ میں 12 ہندوستانی شہریوں کی موت، 16 کو روس نے لاپتہ قرار دیا: وزارت خارجہ

نئی دہلی۔ (یو این آئی) روس-یوکرین کے تنازعہ میں اب تک روسی فوج میں خدمات انجام دینے والے 12 ہندوستانی شہری ہلاک ہو چکے ہیں، جب کہ روس نے 16 ہندوستانیوں کو لاپتہ قرار دیا ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے آج پریس بریفنگ میں کہا کہ یوکرین کی جنگ میں جان گنوانے والے کیرالہ سے تعلق رکھنے والے ہندوستانی شہری بنل بابو کی لاش ہندوستان واپس لائی جا رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ماسکو میں ہندوستانی سفارت خانہ کیرالہ سے تعلق رکھنے والے ایک دوسرے شخص کے رشتہ داروں سے رابطے میں ہے جو جنگ میں زخمی ہوا تھا، اور اسے ڈسچارج کر کے ہندوستان واپس لایا جائے گا۔ جیسوال نے کہا کہ آج تک، روسی فوج میں خدمات انجام دینے والے ہندوستانی شہریوں کے 126 معلوم معاملات کا پتہ چلا ہے۔

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 109 Saturday , January 18 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۱۰۹) لکھنؤ، بروز ہفتہ ۱۸-جنوری ۲۰۲۵ء، مطابق ۱۷/رجب المرجب ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

دہلی میں بی جے پی کی 'سنکلپ پتر' پر سیاست

بھاجپا نے خواتین کو ہر ماہ 2500 روپے اور غریبوں کو 500 روپے میں گیس سلنڈر دینے سمیت کئی وعدے کیے

'کیجریوال پتر' ہی بی جے پی کا 'سنکلپ پتر'، مفت ریوڑیوں کو لیکر عآپ کنوینر کا پی ایم مودی پر نشانہ

نئی دہلی۔ بھارتیہ جنتا پارٹی نے جمعہ کو دہلی اسمبلی انتخابات کے لیے اپنا منشور جاری کر دیا۔ بی جے پی کے انتخابی وعدے سامنے آتے ہی اب ان کا موازنہ عام آدمی پارٹی اور کانگریس کے وعدوں سے کیا جا رہا ہے۔ بی جے پی نے جمعہ کو اپنا سنکلپ پتر کیا۔ اس میں بی جے پی نے خواتین کو ہر ماہ 2500 روپے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ حاملہ خواتین کو 21 ہزار روپے دینے سمیت کئی وعدے کیے گئے ہیں۔ عام آدمی پارٹی کے رہنما اروند کیجریوال نے بی جے پی کے اس قرارداد خط کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ بی جے پی نے ہمارے وعدوں کی نقل کی ہے، ان کے پاس اپنا کوئی ویژن نہیں ہے۔ عام آدمی پارٹی بی جے پی کے منشور کو جھوٹ کا پلندہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ بی جے پی کا سنکلپ پتر نہیں ہے بلکہ کیجریوال پتر ہے۔ اے اے پی کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے جمعہ کو ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ بی جے پی کے انتخابی منشور میں کئی ریوڑیوں کا اعلان کیا گیا ہے۔ جے پی نڈا سے ہمارا سوال ہے کہ کیا انہوں نے یہ ریوڑیاں تقسیم کرنے کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی سے اجازت لی ہے؟ کیا وزیر اعظم اس سے متفق ہیں؟ کیونکہ وزیر اعظم پورے ملک کا دورہ کر چکے ہیں اور اپنی تقریروں میں 100 بار کہہ چکے ہیں کہ مفت کی ریوڑیاں ٹھیک نہیں ہیں۔ مسٹر کیجریوال نے کہا کہ وزیر اعظم دہلی کے لوگوں کے سامنے آکر خاص طور پر اعلان کریں کہ وہ اس سنکلپ پتر سے متفق ہیں۔ وزیر اعظم کو یہ بھی کہنا چاہیے کہ مفت کی ریوڑیوں کے بارے میں پہلے جو کچھ بھی کہا وہ غلط تھا۔ وزیر اعظم سامنے آکر کہیں کہ وہ غلط تھے، اروند کیجریوال صحیح تھے اور یہ مفت ریوڑی ملک کے لئے اچھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ان کا سنکلپ پتر ایک لائن میں بنایا جائے تو وہ یہ ہے کہ اروند کیجریوال جو کام کر رہے ہیں وہ بہت اچھا ہے، بی جے پی کیجریوال کے کام کی تعریف کرتی ہے اور اگر دہلی کے لوگ انہیں موقع دیں گے تو وہ ان کے کام کو جاری رکھیں گے۔ یہ ان کا سنکلپ پتر ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں اس سے زیادہ کھوکھلے وزن والی پارٹی نہیں دیکھی۔ ان کے پاس دہلی کے لیے کوئی سوچ، کوئی وژن اور کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اے اے پی کے لیڈر نے کہا کہ عوام نے انہیں امن و قانون برقرار رکھنے کی ذمہ داری دی ہے۔ ان کے پورے منشور میں ایک بھی سطر نہیں لکھی گئی ہے کہ وہ دہلی میں امن و قانون کو کیسے بہتر بنائیں گے۔ بتادیں کہ بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا نے آج پارٹی کے ریاستی ہیڈکوارٹر میں تیار کیے گئے دہلی سنکلپ پتر-1 کو جاری کرتے ہوئے کہا کہ اگر دہلی میں بی جے پی کی حکومت بنتی ہے تو یہاں پہلے سے چلائی جانے والی بدعنوانی سے پاک تمام عوامی فلاحی اسکیموں کو جاری رکھا جائے گا اور ان کو آگے بڑھایا جائے گا۔

بی جے پی کا سنکلپ پتر محض جملہ پتر ہے: کانگریس

نئی دہلی۔ کانگریس نے دہلی اسمبلی انتخابات کے لیے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے جاری کردہ سنکلپ پتر کو جملہ پترا قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ (بی جے پی) کانگریس کی ضمانتوں کی نقل کر رہی ہے۔ دہلی پردیش کانگریس کے صدر دیویندر یادو نے جمعہ کو یہاں نامہ نگاروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا، بی جے پی کے منشور کے سامنے آنے کے بعد، یہ واضح ہو گیا ہے کہ اس نے (بی جے پی) کانگریس کی ضمانتوں کی کاپی کی ہے۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب بی جے پی نے کانگریس کے اعلانات کی کاپی کی ہو۔ مرکزی حکومت نے ہمارے نیائے پتر سے کاپی کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ نقل کرنا تو آسان ہے، لیکن بی جے پی کو نافذ کرنے کی عقل اور سمجھ کہاں سے آئے گی؟

وعدے ہی وعدے

بی جے پی

بی جے پی نے اپنے منشور میں مہیلا سمردھی یوجنا کے تحت خواتین کو ماہانہ 2500 روپے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ بی پی ایل خاندانوں کی خواتین کو گیس سلنڈر پر 500 روپے کی سبسڈی دینے کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔ حاملہ خواتین کو 21000 روپے کی ایک وقتی رقم اور چھ نیوٹریشن کٹس دینے کے ساتھ ساتھ بیوہ خواتین کی پنشن کو 2500 روپے سے بڑھا کر 3000 روپے کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

عام آدمی پارٹی

عام آدمی پارٹی نے ابھی تک سرکاری طور پر اپنا منشور جاری نہیں کیا ہے۔ تاہم پارٹی نے پہلے ہی کئی وعدے کیے ہیں۔ مہیلا سمان یوجنا کے تحت خواتین کو ہر ماہ 2100 روپے دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ خواتین ڈی ٹی سی بسوں میں مفت سفر کرتی رہیں گی۔

کانگریس

کانگریس نے پیاری دیدی اسکیم کا اعلان کیا ہے۔ اس اسکیم کے تحت خواتین کو ہر ماہ 2500 روپے دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ دہلی میں کانگریس کا یہ اعلان اسی ماڈل پر ہے جسے پارٹی نے کرناٹک میں نافذ کیا تھا۔

سفر کو آسان بنانا ہندوستان کی اہم ترجیح

دہلی میں انڈیا موبلٹی گلوبل ایکسپو ایکسپیشن اینڈ کانفرنس کا افتتاح، پی ایم مودی نے کیا خطاب

نئی دہلی۔ (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے آج کہا کہ سفر کو آسان بنانا ہندوستان کے لئے ایک اہم ترجیح ہے اور پچھلے بجٹ میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لئے 11 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم مختص کی گئی تھی۔ مسٹر مودی نے کہا ہم ملٹی لین سڑکوں اور ہائی ویز کے نیٹ ورک کو پھیلانے میں مصروف ہیں۔ دارالحکومت دہلی میں انڈیا موبلٹی گلوبل ایکسپیشن اینڈ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر اعظم نے ان خیالات کا اظہار کیا۔ گاڑیوں اور نقل و حمل کی صنعت کا یہ بہت بڑا پروگرام، قومی دارالحکومت کے علاقے میں تین مقامات پر منعقد کیا گیا، جو 22 جنوری تک جاری رہے گا، جس میں ہندوستان اور بیرون ملک سے 15 ہزار سے زائد کمپنیاں حصہ لے رہی ہیں۔ بھارت منڈپم میں منعقدہ افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا "مجھے یاد ہے کہ میں نے نقل و حمل (سفر کی سہولیات) سے متعلق ایک پروگرام میں 7 سی کے وژن پر بات کی تھی۔ ہمارے نقل و حمل کے ایسے حل ہوں، جو آسان، بھیڑ بھاڑ سے پاک، چارج شدہ، صاف ستھرے ہوں ۔ اس لئے ہمیں جدید ترین سازوسامان سے لیس ہونے کی ضرورت ہے" انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں ہمارے آٹوموبائل سیکٹر کی ترقی کی خواہش اور ضرورت ہے اور یہ دونوں چیزیں زندہ ہیں۔ اس سمت میں آنے والی کئی دہائیوں تک ہندوستان عالمی لیڈر رہے گا۔ نوجوان آپ کے گاہک رہیں گے، کیونکہ آپ کا دوسرا گاہک متوسط طبقہ ہے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ ہندوستان کی آٹوموبائل صنعت نے گزشتہ سال 12 فیصد کی شرح نمو سے ترقی کی۔ میک ان انڈیا اور میک فار دی ورلڈ کے منتر پر عمل کرتے ہوئے اب برآمدات بھی بڑھ رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ترقی یافتہ ہندوستان کا سفر بھی نقل و حمل کے شعبے میں بے مثال تبدیلی کا سفر ہوگا اور یہ کئی گنا توسیع کا سفر ہونے والا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ ملک کی بڑھتی ہوئی نوجوان آبادی، متوسط طبقہ، بڑھتی ہوئی شہری کاری، جدید اور بنیادی ڈھانچے کی سہولیات، ہندوستان میں بنی سستی گاڑیوں کی فراہمی، یہ چیزیں ہندوستان کے آٹوموبائل سیکٹر کو آگے لے جانے والی ہیں۔

سیف علی خان پر حملہ: سی سی ٹی وی کی غیر موجودگی نے تحقیقات کو پیچیدہ بنادیا

ممبئی۔ ممبئی پولیس نے اداکار سیف علی خان پر ہوئے حملے کی تحقیقات کے حوالے سے انکشاف کیا ہے کہ حملے کے وقت بلڈنگ کے اندر یا باہر کوئی سی سی ٹی وی کیمرہ نصب نہیں تھا، جس کے باعث مشتبہ شخص کی حرکات کا پتہ لگانا مشکل ہو گیا ہے۔

پولیس نے بتایا کہ چوراہوں اور قریبی بلڈنگز کے کیمروں کی مدد سے واقعے کی معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔

مشتبہ شخص کے بلڈنگ کی سیڑھیوں سے فرار ہونے کی کچھ تصویریں دستیاب ہیں، مگر بنیادی شواہد کی کمی کے باعث تحقیقات کو پیچیدگی کا سامنا ہے۔ پولیس نے کہا کہ اس واقعے سے حیرت ہوئی ہے کہ ایک مشہور شخصیت کے گھر میں مناسب سکیورٹی انتظامات نہیں کیے گئے تھے۔ تفتیشی ٹیم نے فنگر پرنٹ اور دیگر فزیکل شواہد اکٹھے کرنے کے لیے فورینزک ماہرین کے ساتھ اداکار کے گھر کا معائنہ کیا اور بلڈنگ کے اردگرد بھی جائزہ لیا۔ مزید برآں، پولیس کا کہنا ہے کہ سیف علی خان کے گھر کے باہر کوئی گارڈ تعینات نہیں تھا۔

مرمو نے ڈی گوکیش، ہرمن پریت سنگھ اور منو بھاکر کو کھیل رتن ایوارڈ سے نوازا

نئی دہلی: صدر دروپدی مرمو نے جمعہ کو صدر ہاؤس میں منعقدہ ایک پُروقار تقریب میں کھیل اور بہادری کے ایوارڈ 2024 پیش کیے۔ اس موقع پر صدر نے کئی کھلاڑیوں اور کوچز کو مختلف زمروں میں ایوارڈوں سے نوازا۔ صدر نے عالمی شہرت یافتہ شطرنج کے کھلاڑی اور سب سے کم عمر عالمی شطرنج چیمپئن ڈی گوکیش کو ملک کے سب سے بڑے کھیل اعزاز میجر دھیان چند کھیل رتن ایوارڈ سے نوازا۔ پیرس اولمپکس میں کانسی کا تمغہ جیتنے والی ہندوستانی ہاکی ٹیم کے کپتان ہرمن پریت سنگھ اور نشانہ باز منو بھاکر، جنہوں نے پیرس میں دو تمغے حاصل کیے، کو بھی کھیل رتن ایوارڈ دیا گیا۔ اس کے علاوہ پیرا ایتھلیٹ پروین کمار کو بھی اس ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔ صدر مرمو نے کوچنگ کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دینے والے افراد کو دھیان چند دروناچاریہ ایوارڈ سے بھی نوازا۔ سبھاش رانا کو پیرا شوٹنگ میں شاندار کوچنگ پر دھیان چند دروناچاریہ ایوارڈ دیا گیا۔ دیپالی دیشپانڈے کو شوٹنگ کے شعبے میں ان کی غیر معمولی کوچنگ پر، اور ہاکی کوچ سندیپ سانگوان کو ہندوستانی ہاکی میں ان کے قابل قدر کردار کے لیے دروناچاریہ ایوارڈ دیا گیا۔ صدر مرمو نے باکسر نیتو، جو حالیہ عالمی باکسنگ چیمپئن شپ میں نمایاں رہیں، کو ارجن ایوارڈ سے نوازا۔ اسی طرح، ایتھلیٹ انورانی کو ارجن ایوارڈ دیا گیا۔ شطرنج کی کھلاڑی ونتیکا اگروال کو بھی اس سال کے ارجن ایوارڈ سے نوازا گیا۔ دیگر کوچز میں، فٹ بال کوچ ارمانڈو ایگنیلو کولاسو کو ان کی خدمات کے اعتراف میں دروناچاریہ ایوارڈ دیا گیا۔ بیڈمنٹن کوچ ایس مرلی دھرن کو ان کی شاندار کوچنگ اور بین الاقوامی سطح پر کھلاڑیوں کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے دروناچاریہ ایوارڈ سے نوازا گیا۔ تقریب میں موجود شرکاء نے صدر مرمو کی جانب سے دیے گئے ان ایوارڈز کو ہندوستان میں کھیلوں کے فروغ اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لیے ایک اہم قدم قرار دیا۔

پارلیمنٹ کا بجٹ اجلاس 31 جنوری سے 4 اپریل تک

نئی دہلی۔ (یو این آئی) پارلیمنٹ کا بجٹ اجلاس 31 جنوری سے شروع ہو کر 4 اپریل کو اختتام پذیر ہوگا۔ لوک سبھا سکریٹریٹ نے جمعہ کو ایک ریلیز جاری کرتے ہوئے کہا کہ بجٹ سیشن کا آغاز 31 جنوری کو صدر کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کے ساتھ شروع ہوگا۔ عام بجٹ یکم فروری کو لوک سبھا میں پیش کیا جائے گا اور اس سے قبل اقتصادی سروے بھی پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا۔ پارلیمنٹ کا بجٹ اجلاس 4 اپریل کو ختم ہوگا۔ یہ 18 ویں لوک سبھا کا چوتھا اجلاس ہوگا۔

مودی حکومت روزگار کے نام پر نوجوانوں کو گمراہ کر رہی ہے: کھڑگے

نئی دہلی۔ (یو این آئی) کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے مودی حکومت پر روزگار کے اعداد و شمار میں فرضی واڑہ کرنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ جو تصویر پیش کی جا رہی ہے وہ جھوٹ ہے اور سچ کو چھپانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مسٹر کھڑگے نے کہا کہ جھوٹے دعوؤں، اعداد و شمار کے فرضی واڑے اور نقلی ملازمتوں کی حقیقت پر پردہ ڈالنا مودی حکومت کی عادت بن چکی ہے۔ اس سال 82 فیصد نوجوان نوکری کی تلاش میں ہیں، 55 فیصد نے کہا کہ پچھلے سال نوکری تلاش کرنا ہوا مشکل اور 37 فیصد کا کہنا ہے کہ انہوں نے 2025 میں نئی نوکری ملنے کی امید ہی چھوڑ دی ہے۔ ایک الگ سروے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ 69 فیصد انسانی وسائل اے-ایچ آر سے وابستہ پیشہ ور افراد کو لگتا ہے کہ کسی کردار کے لیے اہل ہنر کو تلاش کرنا اب زیادہ چیلنجنگ ہو گیا ہے۔

آیوشمان بھارت اسکیم دہلی میں فی الحال نہیں ہوگی نافذ

نئی دہلی۔ سپریم کورٹ نے دہلی ہائی کورٹ کے پردھان منتری آیوشمان بھارت ہیلتھ انفراسٹرکچر مشن (پی ایم-اے بی ایچ آئی ایم) کو نافذ کرنے کے لیے مرکزی حکومت کے ساتھ ایک مفاہمت نامے پر دہلی حکومت کے دستخط کرنے کے حکم پر آج روک لگا دی۔ جسٹس بی آر گوئی اور جسٹس آگسٹین جارج مسیح کی بنچ نے دہلی حکومت کی طرف سے دائر درخواست پر روک لگانے سے متعلق یہ حکم دیا۔ بنچ نے اس معاملے میں مرکزی حکومت کو نوٹس جاری کرتے ہوئے اس سے جواب طلب کیا ہے۔ دہلی کے سبھی ساتوں بھارتیہ جنتا پارٹی کے ممبران پارلیمنٹ نے ہائی کورٹ میں عرضی دائر کی تھی جس میں آیوشمان بھارت اسکیم کے نفاذ کے لیے ہدایات جاری کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ اسی بنیاد پر ہائی کورٹ نے دسمبر 2024 میں دہلی حکومت کو یہ ہدایات دی تھیں۔

پاکستان: القادر ٹرسٹ کیس

عمران خان کو 14 سال قید، اہلیہ کو 7 سال کی سزا

پی ٹی آئی کا فیصلے کو چیلنج کرنے کا اعلان

اسلام آباد (ایجنسی) اسلام آباد کی احتساب عدالت نے سابق وزیر اعظم عمران خان کو القادر ٹرسٹ کرپشن کیس میں 14 سال قید کی سزا سنائی ہے، جبکہ ان کی اہلیہ بشریٰ بی بی کو 7 سال قید کی سزا دی گئی ہے۔ یہ فیصلہ آج جمعہ (17 جنوری 2025 کو سنایا گیا)۔ عدالت نے عمران خان کو اختیارات کے ناجائز استعمال اور القادر یونیورسٹی پروجیکٹ ٹرسٹ سے متعلق بدعنوانی کا مرتکب قرار دیا۔ راولپنڈی کی اڈیالہ جیل میں قائم احتساب عدالت کے جج ناصر جاوید رانا نے 190 ملین پاؤنڈ ریفرنس میں بانی پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) عمران خان کو 14 سال قید اور ان کی اہلیہ بشریٰ بی بی کو 7 سال قید کی سزا سنائی ہے۔ عدالت نے عمران خان پر 10 لاکھ اور بشریٰ بی بی پر 5 لاکھ روپے جرمانہ بھی عائد کیا ہے، جس کی عدم ادائیگی پر بالترتیب 6 ماہ اور 3 ماہ کی اضافی قید بھگتنا ہوگی۔ پاکستانی میڈیا کے مطابق، عدالت نے عمران خان پر 10 لاکھ اور بشریٰ بی بی پر 5 لاکھ روپے جرمانہ بھی عائد کیا ہے، جس کی عدم ادائیگی پر بالترتیب 6 ماہ اور 3 ماہ کی اضافی قید بھگتنا ہوگی۔ فیصلے کے بعد بشریٰ بی بی کو کمرہ عدالت سے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ عدالت نے القادر یونیورسٹی کو بھی سرکاری تحویل میں لینے کا حکم جاری کیا ہے۔

مہاراشٹر میں منی وین کی بس سے تصادم، 9 لوگوں کی موت

پونے۔ (یو این آئی) مہاراشٹر کے ناسک-پونے ہائی وے پر نارائنگاؤں کے نزدیک مہاراشٹر اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی کھڑی بس سے ایک منی وین ٹکرا جانے سے چار خواتین سمیت نو لوگوں کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ پونے دیہی پولیس کنٹرول روم کے اہلکار نے بتایا کہ یہ بھیانک سڑک حادثہ نارائنگاؤں کے نزدیک اس وقت پیش آیا جب ناسک سے آنے والے تیز رفتار ٹیمپو نے منی وین کو پیچھے سے ٹکر ماردی اور وہ بریک فیل ہونے کی وجہ سے سڑک کنارے کھڑی بس سے ٹکرا گئی۔ مہلوکین کی شناخت ابھی تک نہیں ہو سکی ہے۔ نارائنگاؤں تھانے کی پولس حادثے کی چھان بین کر رہی ہے۔

جنگ بندی اعلان کے باوجود اسرائیلی فوج کے حملے

24 گھنٹوں کے دوران 87 فلسطینی شہید

غزہ(ایجنسی)غزہ میں جنگ بندی کے اعلان کے بعد اسرائیلی فوج کے حملے جاری ہیں، جس کے نتیجے میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران کم از کم 87 فلسطینیوں کو شہید کردیا گیا۔قطری نشریاتی ادارے 'الجزیرہ' کی رپورٹ کے مطابق جنگ بندی معاہدے پر جشن منانے والے فلسطینیوں پر اسرائیلی مظالم جاری ہیں، حماس اور اسرائیل کے درمیان جنگ بندی معاہدہ طے پانے کے باوجود اسرائیل نے غزہ پر دھاوا بول دیا۔رپورٹ میں بتایا گیا کہ وسطی غزہ کے دیر البلاح میں جنگ بندی کے معاہدے کے بعد سے شہید ہونے والوں میں 21 بچے اور 25 خواتین شامل ہیں۔فلسطینی مرکز برائے انسانی حقوق (پی سی ایچ آر) کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ غزہ میں تازہ اسرائیلی حملوں کے دوران ایک کارکن شہید ہوگیا، 33 سالہ احاب فیصل کو ان کی 29 سالہ اہلیہ حنین جمال الدہودہ اور ان کے دو بچوں 6 سالہ ریم اور 3 سالہ نجمہ کے ہمراہ صبح سویرے قتل کردیا گیا۔اس کے علاوہ 230 سے زائد فلسطینیوں کے زخمی ہونے کی اطلاعات بھی سامنے آرہی ہیں جب کہ نصیرت کیمپ اور رفح میں معدد عمارتیں تباہ کردی گئیں۔واضح رہے کہ اسرائیل کے ہاتھوں شہید فلسطینیوں کی تعداد 46 ہزار 788 سے تجاوز کرگئی جب کہ زخمیوں کی تعداد ایک لاکھ 10 ہزار 453 ہوگئی ہے۔دوسری جانب حماس نے واضح کیا کہ وہ اسرائیلی حملوں کے باعث غزہ کی تباہی کے بعد دوبارہ سے غزہ کی تعمیر کریں گے۔

وزیر اعظم بنجمن نتن یاہو نے جمعہ کو کہا کہ غزہ کی پٹی میں یرغمالیوں کی واپسی کا معاہدہ طے پا گیا ہے۔واضح رہے اس سے قبل جمعرات کو نتن یاہو کے دفتر نے کہا تھا کہ جنگ بندی کو حتمی شکل دینے میں آخری لمحات کی رکاوٹیں باقی ہیں۔نتن یاہو نے کہا کہ وہ جمعہ کے آخر میں اپنی سکیورٹی کابینہ کا اجلاس بلائیں گے اور پھر حکومت یرغمالیوں کے معاہدے کی منظوری دے گی۔نتن یاہو کا یہ تازہ بیان اس معاہدے کی اسرائیلی منظوری کا راستہ صاف کرتا دکھائی دیتا ہے، جس سے غزہ کی پٹی میں لڑائی رک جائے گی اور غزہ میں حماس کے ہاتھوں یرغمال بنائے گئے درجنوں فلسطینیوں کو اسرائیل کے زیر حراست فلسطینی قیدیوں کے بدلے رہا کیا جائے گا۔ اس معاہدے سے لاکھوں بے گھر فلسطینیوں کو غزہ میں اپنے گھروں کی باقیات میں واپس جانے کا موقع ملے گا۔دوسری جانب، مذاکرات کے کامیاب ہونے اور اتوار سے جنگ بندی کے اعلان کے باوجود جمعرات کو جنگ زدہ علاقے میں اسرائیلی فضائی حملوں میں کم از کم 72 افراد جاں بحق ہوئے۔نتن یاہو نے کہا کہ انہوں نے ایک خصوصی ٹاسک فورس کو ہدایت کی ہے کہ وہ غزہ سے واپس آنے والے یرغمالیوں کو وصول کرنے کے لیے تیار رہیں، اور ان کے اہل خانہ کو بتایا گیا ہے کہ معاہدہ طے پا گیا ہے۔اسرائیل نے جمعرات کو جنگ بندی پر ووٹنگ میں تاخیر کی تھی، جس میں حماس کے ساتھ آخری لمحات کے تنازع کو منظوری کے لیے مورد الزام ٹھہرایا گیا تھا کیونکہ نتن یاہو کے حکومتی اتحاد میں بڑھتی ہوئی کشیدگی نے امریکی صدر جو بائیڈن اور اہم ثالث قطر کے اعلان کے صرف ایک دن بعد اس معاہدے پر عمل درآمد کے بارے میں خدشات کا اظہار کیا تھا۔نتن یاہو کے دفتر نے حماس پر مزید مراعات حاصل کرنے کی کوشش میں معاہدے کے کچھ حصوں سے انکار کرنے کا الزام لگایا تھا۔ جمعرات کو ایک بریفنگ میں، اسرائیلی حکومت کے ترجمان ڈیوڈ مینسر نے کہا تھا کہ حماس کے نئے مطالبات فلاڈیلفی راہداری میں اسرائیلی افواج کی تعیناتی سے متعلق ہیں۔حماس نے ان دعوؤں کی تردید کی تھی۔حماس کے ایک سینئر اہلکار عزت الرشق نے کہا تھا کہ گروپ ثالثوں کے اعلان کردہ جنگ بندی کے معاہدے پر قائم ہے۔جنگ بندی کے معاہدے کی نتن یاہو حکومت میں شامل انتہائی دائیں بازو کے اتحادیوں نے سخت مخالفت کی ہے۔جمعرات کو، اسرائیل کے سخت گیر قومی سلامتی کے وزیر نے دھمکی دی کہ اگر اسرائیل نے جنگ بندی کی منظوری دی تو وہ حکومت چھوڑ دیں گے۔ جمعہ کو نتن یاہو کے اعلان کے بعد بین گویر کی جانب سے فوری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا ہے۔اسرائیلی وزیر اعظم کو یرغمالیوں کو وطن واپس لانے کے لیے شدید گھریلو دباؤ کا سامنا ہے، جن کے اہل خانہ نے نتن یاہو سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنے پیاروں کی رہائی کو سیاست پر ترجیح دیں۔لیکن جمعرات کو اس معاہدے پر اسرائیلی اختلافات واضح طور پر سامنے آئے، کیونکہ بین گویر نے استعفیٰ دینے کی دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ جنگ بندی لاپرواہی ہے اور یہ اسرائیل کی تمام کامیابیوں کو تباہ کردے گی۔بین گویر کی جیوش پاور پارٹی کے جانے سے اسرائیلی پارلیمنٹ میں حکمران اتحاد کی نشستوں کی تعداد 68 سے کم ہو کر 62 ہو جائے گی، جس سے نتن یاہو کی حکومت سب سے کم اکثریت کے ساتھ رہ جائے گی۔ بین گویر نے کہا کہ اگر اسرائیل اپنی جنگ دوبارہ شروع کرتا ہے تو ان کی پارٹی اتحاد میں واپس آئے گی۔بین گویر کا استعفیٰ حکومت کو گرائے گا اور نہ ہی جنگ بندی کے معاہدے کو پٹری سے اتارے گا۔لیکن یہ اقدام ایک نازک لمحے میں حکومت کو غیر مستحکم کردے گا اور یہ اسی وقت حکومت کے خاتمے کا باعث بن سکتا ہے جب بین گویر نتن یاہو کے دیگر اہم اتحادیوں کے ساتھ شامل ہوجائیں۔

اسرائیل حماس پر شرائط نہ ماننے کا الزام لگا کر جنگ بندی معاہدے سے پیچھے ہٹنے لگا

تل ابیب، 17 جنوری (یو این آئی) حماس پر شرائط نہ ماننے کا الزام لگا کر اسرائیل جنگ بندی معاہدے سے پیچھے ہٹنے لگا، اسرائیلی وزیراعظم نے کہا کہ کابینہ اجلاس اب نہیں ہوگا۔جنگ بندے معاہدے کی خبریں سامنے آنے کے بعد اب اسرائیلی وزیراعظم نے الٹا حماس پر الزام عائد کیا ہے، نیتن یاہو کا کہنا ہے کہ غزہ میں جنگ بندی کی منظوری کے لیے کابینہ کا اجلاس اب نہیں ہوگا، حماس معاہدے کے کچھ حصوں سے انکار کررہی ہے۔ جنگ بندی معاہدے کی توثیق کے لیے آج صبح اسرائیلی جنگی کابینہ کا اجلاس ہونا تھا، تاہم نیتن یاہو نے کہا کہ کابینہ اس وقت تک اجلاس نہیں کریگی جب تک ثالث اسرائیل کو مطلع نہ کریں۔اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو نے کہا کہ ثالث اسرائیل کو مطلع کرینگے کہ حماس نے معاہدے کی تمام شرائط کو قبول کیا ہے۔حماس نے اسرائیلی وزیراعظم کے الزامات کو مسترد کردیا ہے، حماس کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ ثالثوں کی طرف سے اعلان کردہ جنگ بندی معاہدے پر قائم ہیں۔جنگ بندی معاہدے کے بعد اسرائیلی فوج نے غزہ میں حملے مزید تیز کردیے ہیں، اسرائیلی فوج نے 24 گھنٹے کے دوران مزید 82 فلسطینیوں کو شہید کردیا جبکہ 188 افراد زخمی ہوئے ہیں۔اسرائیل کی جانب سے جنگ بندی معاہدے پر سیکیورٹی کابینہ کی ووٹنگ میں تاخیر کی جارہی ہے، امریکا، قطر اور مصر کی ثالثی میں جنگ بندی معاہدے پر 19 جنوری سے عمل ہونا ہے۔

سوڈان کے آرمی چیف پر امریکی پابندیاں

خرطوم(ایجنسی)امریکہ نے سوڈانی مسلح افواج کے سربراہ پر کشیدگی میں کمی اور مذاکرات کے بجائے جنگ کا انتخاب کرنے کا الزام لگایا ہے۔واشنگٹن نے یہ پابندیاں سوڈانی باغی رہنما کے خلاف اسی طرح کی کارروائی کے ایک ہفتے بعد لگائی گئی ہیں۔امریکہ نے جمعرات کو سوڈانی مسلح افواج کے سربراہ عبدالفتاح البرہان کے خلاف پابندیوں کا اعلان کیا۔سوڈان کے آرمی چیف پر انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امداد روکنے اور اسکولوں، بازاروں اور ہسپتالوں پر حملے کرنے اور اس تنازعہ کو پیدا کرنے کا الزام تھا، جس نے دنیا میں نقل مکانی کا سب سے بڑا بحران پیدا کردیا ہے۔امریکی محکمہ خزانہ نے ایک بیان میں کہا کہ برہان نے جنگ کو ختم کرنے کے لیے بین الاقوامی امن مذاکرات میں حصہ لینے سے انکار کردیا، اور نیک نیتی کے ساتھ مذاکرات اور کشیدگی میں کمی کرنے کی کوشش کے بجائے جنگ کا انتخاب کیا ہے۔" امریکی اقدام پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے، سوڈان کی فوج سے منسلک وزارت خارجہ نے پابندیوں کو "غیر اخلاقی" قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان میں "انصاف اور شفافیت کی بنیادی بنیادوں کا فقدان ہے۔" وزارت نے ایک بیان میں یہ بھی کہا کہ برہان "نسل کشی کی سازش کے خلاف سوڈانی عوام کا دفاع کر رہے ہیں۔" اس معاملے سے واقف دو ذرائع نے خبر رساں ادارے روئٹرز کو بتایا کہ جمعرات کی پابندیوں کا ایک مقصد یہ ظاہر کرنا تھا کہ امریکہ کسی کا ساتھ جانبداری نہیں کر رہا ہے۔برہان کے خلاف اقدامات کا اعلان واشنگٹن کی جانب سے ان کے حریف محمد حمدان دقلو، جو ریپڈ سپورٹ فورسز (آر ایس ایف) کے سربراہ ہیں، پر پابندیاں عائد کیے جانے کے ایک ہفتے بعد کیا گیا۔امریکہ نے دقلو اور آر ایس ایف پر سوڈان کے دارفور کے علاقے میں "نسل کشی" کا الزام لگایا ہے۔سبکدوش ہونے والے امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن نے ایک بیان میں کہا، "دونوں پر عائد کی گئی یہ پابندیاں امریکی نقطہ نظر کو واضح کرتی ہیں کہ کوئی بھی انسان مستقبل، پرامن سوڈان پر حکومت کرنے کے لیے موزوں نہیں ہے۔اس تنازعہ نے دسیوں ہزار افراد کو ہلاک کیا ہے، 12 ملین سے زیادہ بے گھر ہوئے ہیں اور لاکھوں کو قحط کا شکار کردیا ہے۔ایک غیر سرکاری تنظیم انٹیگریٹڈ فوڈ سکیورٹی فیز کلاسیفیکیشن، جسے اقوام متحدہ کی حمایت حاصل ہے، کے مطابق سوڈان کی تقریباً نصف آبادی یعنی چوبیس ملین سے زیادہ لوگوں کو "اعلی سطح کی شدید غذائی عدم تحفظ" کا سامنا ہے۔

سمندر کی گہرائی میں فوٹوشوٹ کا نیا گنیز ورلڈ ریکارڈ قائم

فلوریڈا، 17 جنوری (یو این آئی) کینیڈا سے تعلق رکھنے والے فوٹوگرافر اسٹیون ہیمنگ اور ماڈل سیارا انٹوسکی نے فلوریڈا کے ساحلی علاقے میں 163.38 فٹ گہرائی میں فوٹوشوٹ کرکے نیا گنیز ورلڈ ریکارڈ قائم کردیا۔غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق اس سے قبل ان دونوں نے ہی 2021 میں زیرآب 21 فٹ گہرائی میں ماڈل فوٹوشوٹ کا ریکارڈ قائم کیا تھا۔کینیڈا سے تعلق رکھنے والے فوٹوگرافر اور ماڈل نے نئے فوٹوشوٹ کے لیے کئی ماہ تک تکنیکی تربیت حاصل کی جبکہ دیگر پہلوؤں میں بھی مہارت حاصل کی تاکہ تصاویر یا ویڈیو کا معیار خراب نہ ہوسکے۔یہ منفرد فوٹوشوٹ زیرآب موجود بحری جہاز کے ملبے پر مکمل کیا گیا۔اور اب یہ گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ کا حصہ بن چکا ہے۔اس سے قبل اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی (UNRWA) سے وابستہ فوٹو جرنلسٹ معتز ہلال عزایزۃ نے غزہ کی کوریج کے لیے فرانس میں اہم اعزاز 'فریڈم پرائز' اپنے نام کیا تھا۔معتز عزایزۃ کو فرانس کے شہر کان (Caen) میں منعقدہ ایک تقریب میں غزہ میں جنگ کی جرات مندانہ اور دستاویزی نوعیت کی کوریج کرنے کے لیے ان کے کام پر 'انعام آزادی' سے نوازا گیا تھا۔جب اسرائیلی فورسز نے فلسطینی سرزمین پر جارحیت کی تو ابتدائی کئی مہینے عزایزۃ غزہ میں مقیم رہے۔اس دوران انھوں نے روزانہ کی بنیاد پر ویڈیو رپورٹس دیں، اور اسرائیلی افواج کے حملوں اور فلسطینی عوام کے مصائب کی تصاویر دنیا کو دکھائیں، جن کی وجہ سے سوشل میڈیا پر ان کی فالوئنگ میں بھی زبردست اضافہ ہوا۔فریڈم پرائز کے حوالے سے فرانسیسی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ اس انعام کے لیے فرانس اور دنیا بھر سے 15 سے 25 سال کی عمر کے افراد کسی ایسے متاثر کن شخص یا تنظیم کا انتخاب کرتے ہیں۔

ترکی: زہریلی شراب نوشی سے ہلاکتوں کی تعداد تینتیس

انقرہ(ایجنسی)ترکی کے سب سے بڑے شہر استنبول میں رواں ہفتے زہریلی شراب پینے سے اب تک تینتیس افراد موت کے منہ میں جا چکے ہیں جبکہ اڑتالیس دیگر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ترکی کی سرکاری نیوز ایجنسی اناڈولو کی ایک تازہ رپورٹ میں زہریلی شراب پینے سے ہونے والی ہلاکتوں کی تعداد 33 بتائی گئی جبکہ بدھ تک اس واقعے میں مرنے والوں کی تعداد 23 بتائی جارہی تھی۔شبہ کیا جارہا ہے کہ ان اموات کی وجہ نوش کی جانے والی شراب میں میتھانول کی ملاوٹ تھی جو صنعتی سطح پر تیار کی جانے والی الکوحل ہے اور اس الکوحل سے کہیں مختلف ہوتی ہے، جو مشروبات میں موجود ہوتی ہے۔عام نوش کی جانے والی شراب میں ایتھنول نامی کیمیائی الکوحل موجود ہوتی ہے۔ استنبول شہر کے گورنر کے دفتر سے جمعرات کی شام کو جاری ہونے والے ایک بیان میں کہا گیا کہ زہریلی الکوحل والی مشروبات فروخت کرنے کے شبے میں چار افراد کو جان بوجھ کر قتل کرنے" کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔اس بیان میں مزید کہا گیا کہ یکم جنوری سے حکام نے استنبول میں 29 ٹن ملاوٹ شدہ شراب ضبط کی ہے جبکہ 64 کاروباری اداروں کے لائسنس منسوخ کردیے گئے ہیں۔دوسری جانب شراب کے اسٹورز کے مالکان نے شراب پینے سے ہونے والی ان ہلاکتوں کا ذمہ دار حکومت کو ٹھہرایا ہے۔شراب فروخت کرنے والے دکاندار حکومت پر الزام عائد کررہے ہیں کہ اس کی طرف سے شراب پر زیادہ ٹیکس لگانے کی وجہ سے شراب فروشوں کی طرف سے گھر پر ہی شراب تیار کی جارہی ہے۔ترکی میں ملاوٹ شدہ الکوحل پینے سے شہریوں کے بیمار اور ہلاک ہونے کے واقعات عام ہیں۔حکام کے مطابق 2024ء میں صرف استنبول میں اس طرح کی شراب نوشی سے کل 48 افراد ہلاک ہوئے۔ترکی کے صدر رجب طیب ایردوآن کے مخالفین کا ان پر الزام ہے کہ وہ معاشرے کو اسلامی بنانا چاہتے ہیں۔ایردوآن متعدد بار کھلے عام شراب اور سگریٹ نوشی کی مخالفت کر چکے ہیں۔

جو بائیڈن کا خفیہ ہتھیار خاتون اول جل بائیڈن ہیں: امریکی وزیر دفاع

واشنگٹن، 17 جنوری (یو این آئی) امریکہ کے وزیر دفاع لائیڈ آسٹن کا کہنا ہے کہ جو بائیڈن کا خفیہ ہتھیار خاتون اول جل بائیڈن ہیں۔ مسلح افواج کی جانب سے الوداعیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے امریکہ کے صدر جو بائیڈن نے پیغام دیا کہ 'اپنا حلف یاد رکھیں کہ امریکا اس نظریے پر قائم ہوا کہ تمام لوگ برابر ہیں'۔انہوں نے کہا کہ 'آپ ایک فیصد ہیں جو 99 فیصد امریکیوں کا دفاع کرتے ہیں، اس لیے آپ کے لیے ہمارے دلوں میں خاص مقام ہے'۔اس موقع پر وزیر دفاع لائیڈ آسٹن نے کہا کہ جو بائیڈن کی قیادت میں امریکا نے روس کے خلاف یوکرین کا دفاع کیا، غزہ میں جنگ بندی کرائی اور حماس کی قید سے امریکی یرغمالی رہا کرائے۔

عالمی برادری اپنا اخلاقی فرض پورا کرے، اسرائیل کا محاسبہ کرے: ایردوان

انقرہ، 17 جنوری (یو این آئی) صدر رجب طیب ایردوان نے کہا کہ اسرائیلی حکومت کو جنگ بندی کی خلاف ورزی اور غلط استعمال کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے، بین الاقوامی برادری کو غزہ کے عوام کے لیے اس قانونی اور اخلاقی ذمہ داری کو پورا کرنا چاہیے، جنہوں نے اپنے 50,000 بچوں کی قربانی دی ہے۔صدر ایردوان نے یہ بات دارالحکومت انقرہ کے سرکاری دورے پر گئے منگولیا کے صدر خریلسکھ اوخانہ سے ملاقات کے بعد ایوان صدر میں منعقدہ مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ایردوان نے تقریباً 21 سال بعد سربراہ مملکت کی حیثیت سے ترکیہ کا دورہ کرنے پر منگولیا کا شکریہ ادا کیا۔منگولیئن ہم منصب کے ساتھ حکومتی ارکان، نائبین، سینئر بیوروکریٹس، کاروباری افراد، فنکاروں اور پریس کے ارکان پر مشتمل ایک بڑا وفد بھی دورے پر ہے تھا جن سے ملاقات کے دوران ایردوان نے آنے والے عرصے میں منگولیا کا دورہ کرنے کی خواہش کا بھی اظہار کیا۔صدر ایردوان نے کہا کہ دوطرفہ تعلقات کے علاوہ، انہوں نے شام، فلسطین اور یوکرین جیسے موجودہ، علاقائی اور عالمی پیش رفتوں پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔گزشتہ شام فلسطینی مزاحمتی تحریک حماس اور اسرائیل کے درمیان طے پانے والے جنگ بندی معاہدے کا حوالہ دیتے ہوئے ایردوان نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ یہ معاہدہ ہمارے تمام فلسطینی بھائیوں اور بہنوں، خاص طور پر غزہ کے عوام کے لئے فائدہ مند ہوگا، جنہوں نے 467 دنوں تک صبر و تحمل سے اسرائیلی ظلم و ستم کی مزاحمت کی ہے۔ہم ثالثی کرنے والے ممالک خاص طور پر قطر اور مصر کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں جنہوں نے معاہدے تک پہنچنے میں اپنا کردار ادا کیا۔ پچاس ہزار سے زائد افراد کی شہادت کے باوجود جن میں اکثریت خواتین اور بچوں کی تھی غزہ نے ہتھیار نہیں ڈالے اور ظالم کے آگے سر نہیں جھکایا۔ اب ہمارے سامنے ایک بہت اہم کام ہے جو کہ تباہ حال غزہ میں امداد کی بغیر کسی رکاوٹ کے ترسیل ہے۔

یہ کہتے ہوئے کہ معاہدے کے باوجود اسرائیل کے مسلسل حملوں اور قتل عام نے ان کے خدشات میں اضافہ کیا ہے، ایردوان نے کہا کہ جغرافیائی سالمیت کے ساتھ ایک آزاد اور خودمختار فلسطینی ریاست کے قیام کے لئے امن مذاکرات ضروری ہیں۔

امید ہے غزہ جنگ بندی معاہدے پر عمل شروع ہوجائے گا: انٹونی بلنکن

واشنگٹن، 17 جنوری (یو این آئی) امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن نے امید ظاہر کی ہے کہ اتوار سے غزہ جنگ بندی معاہدے پر عمل شروع ہوجائے گا۔غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن نے پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ جنگ بندی سے متعلق حتمی معاملات پر امریکی ثالثوں اور قطری حکام سے گفتگو کی ہے۔اُن کا کہنا تھا کہ نیتن یاہو نے جنگ بندی ڈیل پر آج جو خدشات ظاہر کیے، ان سے ہم پوری طرح سے آگاہ ہیں۔ہم نیتن یاہو اور انکی ٹیم سے مل کر معاملات حل کرنے کے لیے کوششوں میں مصروف ہیں۔دوسری جانب امریکی جو بائیڈن نے مسلح افواج کی جانب سے الوداعیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اپنا حلف یاد رکھیں، امریکا اس نظریہ پر قائم ہوا کہ تمام لوگ برابر ہیں۔امریکی صدر جو بائیڈن کا کہنا تھا کہ آپ ایک فیصد ہیں جو 99 فیصد امریکیوں کا دفاع کرتے ہیں، اس لیے آپ کے لیے ہمارے دلوں میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔وزیر دفاع لائیڈ آسٹن کا کہنا تھا کہ امریکی صدر کی قیادت میں امریکا نے روس کیخلاف یوکرین کا دفاع کیا، غزہ میں جنگ بندی کرائی، حماس کی قید سے امریکی یرغمالیوں کو آزاد کرایا۔واضح رہے کہ امریکہ کے صدر کی مدت 19 جنوری کو ختم ہورہی ہے انہوں نے اپنا آخری خارجہ پالیسی خطاب کرتے ہوئے اپنے دور کا احاطہ کیا تھا۔امریکی صدر کا واشنگٹن میں وزارت خارجہ کے سفارت کاروں سے اپنے آخری فارن پالیسی خطاب میں کہنا تھا کہ چار سال پہلے کے مقابلے میں آج امریکا دنیا بھر میں جیت رہا ہے۔

امریکہ اس نظریہ پر قائم ہوا کہ تمام لوگ برابر ہیں: جو بائیڈن

واشنگٹن، 17 جنوری (یو این آئی) امریکی جو بائیڈن نے مسلح افواج کی جانب سے الوداعیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اپنا حلف یاد رکھیں، امریکہ اس نظریہ پر قائم ہوا کہ تمام لوگ برابر ہیں۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق امریکی صدر جو بائیڈن کا کہنا تھا کہ آپ ایک فیصد ہیں جو 99 فیصد امریکیوں کا دفاع کرتے ہیں، اس لیے آپ کے لیے ہمارے دلوں میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔وزیر دفاع لائیڈ آسٹن کا کہنا تھا کہ امریکی صدر کی قیادت میں امریکہ نے روس کیخلاف یوکرین کا دفاع کیا، غزہ میں جنگ بندی کرائی، حماس کی قید سے امریکی یرغمالیوں کو آزاد کرایا۔واضح رہے کہ امریکہ کے صدر کی مدت 19 جنوری کو ختم ہورہی ہے انہوں نے اپنا آخری خارجہ پالیسی خطاب کرتے ہوئے اپنے دور کا احاطہ کیا تھا۔امریکی صدر کا واشنگٹن میں وزارت خارجہ کے سفارت کاروں سے اپنے آخری فارن پالیسی خطاب میں کہنا تھا کہ چار سال پہلے کے مقابلے میں آج امریکا دنیا بھر میں جیت رہا ہے۔آج امریکا اور اس کے اتحادی مضبوط جب کہ مخالفین کمزور ہو چکے ہیں۔امریکی صدر نے کہا کہ ہم عالمی اقتصادیات اور ٹیکنالوجی کے نئے دور میں کامیابی کی راہوں پر گامزن ہیں۔ایران کی معیشت آج کمزور ترین سطح پر ہے۔انہوں نے ایک بار پھر اعتراف کیا کہ امریکا نے اسرائیل کی بھرپور مدد کی۔اس کے خلاف حماس کے حملے ناکام بنائے اور حزب اللہ کو کمزور کرنے کے لیے اسرائیل کی مدد کی۔روسی جارحیت کے خلاف یوکرین کی مدد کی اور 500 ممالک کو یوکرین کی حمایت میں اکٹھا کیا۔ہماری وجہ سے ہی آج یوکرین آزاد ہے اور اس کا مستقبل روشن ہے۔

مصری شہری کی ایک ساتھ 3 لڑکیوں سے شادی، تینوں کو کیسے منایا

قاہرہ، 17 جنوری (یو این آئی) اکثر لوگ ایک سے زائد شادیاں کرکے دو یا تین بیویوں کے ساتھ رہتے ہیں اور یہ شادیاں مختلف اوقات میں کرتے ہیں لیکن مصری نوجوان نے ایک ساتھ تین لڑکیوں سے شادی کرکے سب کو حیران کردیا۔العربیہ اردو پر مصر کے فیوم گورنریٹ کے شہری کی انوکھی شادی کی رپورٹ شیئر کی گئی ہے، مصری نوجوان کی تینوں بیویوں کا نام اسما، بوسی اور امیرہ ہے جن کا کہنا ہے کہ انہیں اس شادی پر کوئی اعتراض نہیں۔شادی کیلئے دُلہا نے جہاں ایک ہی تقریب کا انعقاد کیا وہیں تینوں دُلہنوں کے عروسی سنگھار کیلئے بھی ایک ہی سلون کا انتخاب کیا گیا۔اس انوکھی شادی کی ویڈیو سوشل میڈیا پر شیئر بھی کی گئی ہے جس میں مصری دُلہا کی تینوں دُلہنوں کو سفید عروسی لباس میں دیکھا جاسکتا ہے۔

لاس اینجلس میں پھر بھڑک سکتی ہے آگ

اگلے ہفتے پھر سانتا انا کی ہواؤں کے واپسی کی پیش گوئی

لاس اینجلس(ایجنسی) تصویریں لاس اینجلس میں آگ کی تباہ کاریاں بیان کررہی ہیں۔آگ کی وجہ سے دسیوں ہزار لوگوں کو اپنے گھر چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا۔ایک ہفتے سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے اور حکام کا کہنا ہے کہ فی الحال رہائشی جلد گھر نہیں جاسکیں گے۔حکام کے مطابق اجڑی ہوئی بستیوں میں انسانی باقیات کی تلاش جاری ہے زہریلے مادوں سے لدے جلے ہوئے ملبے کے ساتھ نئے خطرات کا بھی سامنا ہے۔80,000 سے زیادہ لوگ اب بھی انخلاء کے احکامات کے تحت ہیں اور بہت سے لوگ نہیں جانتے کہ ان کے گھروں، اپارٹمنٹس اور املاک میں سے کیا بچا ہے۔راکھ میں تبدیل ہو چکی بستیوں میں واپسی کے منتظر لوگوں کو طاقت کا استعمال کرتے ہوئے روک دیا گیا ہے۔دوسری جانب محکمہ موسمیات نے اس ہفتے آگ سے کم نقصان ہونے اور تباہی سے راحت ملنے کا امکان ظاہر کیا ہے تو دوسری جانب آئندہ ہفتے میں سانتا انا کی ہواؤں کی پھر سے لوٹنے کی پیش گوئی کی ہے۔حکام کا کہنا ہے کہ وہ متاثرین کی مایوسی کو سمجھتے ہیں لیکن انہوں نے رہائشیوں سے صبر کی درخواست کی ہے۔انہوں نے کہا کہ لوگوں کو واپس جانے میں ایک ہفتہ یا اس سے زیادہ وقت لگے گا۔لاس اینجلس میں آگ سے 27 افراد ہلاک اور 12,000 سے زیادہ گھر جل کر تباہ ہو چکے ہیں۔یہ جنوبی کیلیفورنیا کی تاریخ میں سب سے زیادہ تباہ کن قدرتی آفات میں سے ایک ہے۔صحت کے خطرات کو تسلیم کرتے ہوئے کاؤنٹی نے جمعرات کو کسی بھی قسم کی صفائی یا آگ کے ملبے کو ہٹانے سے منع کردیا ہے جب تک کہ حکومتی عہدیداروں کے ذریعہ خطرناک مواد کا معائنہ مکمل نہ کرلیا جائے۔پیسیفک پیلیسیڈس، الٹاڈینا اور دیگر سمیت انتہائی آبادی والے محلوں سے 82,000 سے زیادہ افراد بدھ کو انخلاء کے احکامات کے تحت رہے۔مزید 90,400 افراد کو خبردار کیا گیا ہے کہ انہیں انخلا کرنا پڑسکتا ہے۔حکام نے بتایا کہ خالی کرائے گئے علاقوں میں رات بھر کرفیو نافذ ہے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔کیلیفورنیا کے محکمہ صحت عامہ کے مطابق لگ بھگ 850 مریضوں اور نرسنگ ہومز کے رہائشیوں امدادی رہائش گاہوں کو گزشتہ ہفتے لگنے والی آگ کے بعد خالی کردیا گیا تھا۔ان علاقوں میں جہاں اسکولوں کو نقصان پہنچا ہے یا پوری طرح تباہ ہوئے ہیں، ایسے مقامات پر عارضی کلاس رومز کے لیے جگہیں تلاش کی جارہی ہیں۔

لاس اینجلس میں آگ تا حال بے قابو، ملبہ ہٹانے پر پابندی عائد

لاس اینجلس، 17 جنوری (یو این آئی) لاس اینجلس میں امریکی تاریخ کی تباہ کن آگ نو روز بعد بھی بے قابو ہے۔ریسکیو ٹیموں کو تیز ہواؤں کے سبب آگ بجھانے میں مشکلات کا سامنا ہے۔غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق امریکی ریاست کیلیفورنیا کے شہر لاس اینجلس میں لگی آگ سے تباہ ہونے والی عمارتوں کا ملبہ ہٹانے پر پابندی عائد کردی گئی۔حکام کا کہنا ہے کہ عمارتوں کے ملبے، راکھ اور گرد میں بھاری دھاتیں اور دیگر خطرناک مواد شامل ہوسکتا ہے۔ یہ خطرناک اجزا سانس کے ذریعے، جلد پر لگنے سے یا پینے کے پانی میں شامل ہو کر جسم میں داخل ہوسکتے ہیں۔کچرے کو نامناسب طریقے سے ٹھکانے لگانے سے ان خطرناک مادوں کے پھیلاؤ کا خطرہ پیدا ہوسکتا ہے جس سے امدادی کارکنوں، رہائشیوں اور ماحول کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔اب تک 25 افراد ہلاک اور 12 ہزار سے زائد مکانات تباہ ہوچکے ہیں 40 ہزار سے زائد ایکڑ رقبہ جل چکا ہے۔مزید 88 ہزار افراد کو متاثرہ علاقہ چھوڑنے کی ہدایت جاری کی گئی ہے۔دوسری جانب امریکا میں لگنے والی انشورنس کمپنیوں پر بہت بھاری پڑی ہے اندازے کے مطابق انہیں بیمہ کنندگان کو 30 ارب ڈالر تک ادائیگیاں کرنا پڑسکتی ہیں۔اس تاریخی آگ میں اب تک 12 ہزار سے زائد گھر جل کر خاک کا ڈھیر بن چکے ہیں اور ان میں اکثر انتہائی قیمتی گھر تھے جن کے مالکان نے انشورنس کرا رکھی تھی۔

ٹرمپ کی تقریب حلف برداری کی تیاریاں، حفاظتی باڑ لگنا شروع

واشنگٹن، 17 جنوری (یو این آئی) نو منتخب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی تقریب حلف برداری کی تیاریاں پورے زور و شور سے جاری ہیں، واشنگٹن میں 8 ہزار فوجی 20 ہزار پولیس اہلکار حفاظت پر مامور ہوں گے۔غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق عالمی ایونٹ کی فضائی نگرانی بھی کی جائے گی جبکہ کیپیٹل ہل اور وائٹ ہاؤس کے اطراف میں دو کلومیٹر تک راستوں کو بند کردیا جائیگا۔30 میل طویل حفاظتی باڑ لگا کر پورے علاقہ کو چھاؤنی میں تبدیل کردیا جائیگا۔ڈونلڈ ٹرمپ 20 جنوری کو کیپیٹل ہل میں حلف اٹھائیں گے، تقریب میں دنیا بھر سے سربراہان مملکت اور اہم شخصیات شریک ہوں گی۔واضح رہے کہ امریکا کے نو منتخب صدر ٹرمپ 20 جنوری کو وائٹ ہاؤس آنے کے بعد تقریباً 100 انتظامی احکامات (ایگزیکٹو آرڈرز) جاری کرنے کی تیاری کررہے ہیں۔اس بات کا انکشاف ایک ریپبلکن سینیٹر مارک وین مولن نے گزشتہ روز میڈیا کے سامنے کیا، انہوں نے بتایا کہ ٹرمپ صدارت سنبھالتے ہی 100 ایگزیکٹو آرڈرز جاری کرنے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ ٹرمپ نے واشنگٹن میں ریپبلکن سینیٹرز کے ساتھ خصوصی ملاقات کے دوران امیگریشن اور توانائی سمیت دیگر مسائل پر کارروائی کے منصوبے کے حوالے سے گفتگو کی۔ان کا کہنا تھا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کی ریپبلکن سینیٹرز سے ملاقات کے بعد فوری طور پر ایگزیکٹو آرڈرز کے اجراء کے حوالے سے مشاورت کی جارہی ہے۔اس حوالے سے امریکی میڈیا کا کہنا ہے کہ امریکی سرحد پر سخت سیکیورٹی اور امیگریشن قوانین ڈونلڈ ٹرمپ کی اولین ترجیحات میں شامل ہیں۔

کیوبا میں 13 فوجیوں کی ہلاکت کی تصدیق

ہوانا، 17 جنوری (یو این آئی) 8 جنوری کو کیوبا میں ایک فوجی گودام میں ہونے والے دھماکے کے نتیجے میں رسائی نہ ہوسکنے والے 13 فوجیوں کی ہلاکت کی تصدیق ہوگئی ہے۔کیوبا کے صدر میگوئل دیاز کانیل نے ایک بیان میں کہا کہ ہولگین صوبے کے میلونس علاقے میں ایک گودام میں دھماکے سے 13 فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔اس سانحہ سے گہرا صدمہ پہنچنے کا ذکر کرتے ہوئے کانیل نے کہا، "بہادری سے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے ہمیں اپنے فوجی جوانوں کی موت پر بہت دکھ ہوا ہے۔ہم ان کے اہل خانہ اور دوستوں سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔" وزارت برائے انقلابی مسلح افواج کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ دھماکے کے بعد ہم بروقت ریسکیو کرنے والے کوششوں کے باوجود جوانوں کو بچایا نہیں جا سکا۔

مولانا سید جعفر مسعود حسنی ندوی کے انتقال پر مختلف اداروں وتنظیموں کا تعزیتی پیغام و جلسہ

مولانا سید جعفر مسعود حسنی ندویؒ علم وعمل پیکر، تواضع وانکساری کا حسین سنگم تھے: مولانا محمد شمیم ندوی

مدرسہ ریاض الجنۃ (برولیاڈالی گنج) میں مولانا سید جعفر مسعود حسنی ندویؒ کے حادثاتی انتقال پر مدرسہ ریاض الجنۃ میں تعزیتی جلسہ کا انعقاد حافظ حذیفہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مولانا سید جعفر مسعود حسنی ندویؒ (ناظر عام ندوۃ العلماء) کے اوصاف حمیدہ اور برسوں سے اپنی وابستگی کا ذکر کرتے ہوئے مولانا محمد شمیم ندوی نے کہا کہ مولانا (مرحوم) بہترین نمونہ تھے، سادگی اور تواضع کا، بے نفسی اور بے نیازی کا، انکے یہاں علم بھی تھا، اور عمل بھی، حسن اخلاق بھی تھا، اور صلہ رحمی بھی، وسعت نظر بھی تھی، اور وسعت قلبی بھی، انداز میں محبت کا عکس جمیل، گفتار میں پختگی، خمیر میں انسانیت اور ہمدردی تھی، آپؒ کا ہر وصف انوکھا، ہر خوبی نرالی، اور صفتیں بے نظیر تھیں، ان کے اندر بزرگان دین، اکابرین ندوہ کا ذوق پوری طرح رچا بسا تھا، ندوۃ العلماء کے بنیادی تخیل قدیم صالح وجدید نافع کی بہترین مثال، اور خاندان حسنی کے چشم وچراغ تھے، مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن ندویؒ کے حقیقی بھانجے، مدبر اسلام مولانا سید محمد رابع حسنی ندویؒ کے بھتیجے و داماد تھے، اپنے والد محترم مایۂ ناز ہستی مولانا سید محمد واضح حسنی ندویؒ کے عظیم فرزند تھے، خاندان حسنی کے علمی وتصنیفی روایتوں کے امین وعکس جمیل ہونے کے ساتھ ان کے اندر اسلاف کی پاکیزہ روایات اور عزم وعمل کی امانتیں محفوظ تھیں، جس سے ہر ایک خاص کر ندوۃ العلماء کو آپ سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں، عربی زبان وادب، فکر اسلامی ان کا موضوع تھا، وہ اپنی علمی، دینی، تدریسی وتصنیفی خدمات کے ساتھ ندوۃ العلماء کی اہم ذمہ داریوں کو بحسن وخوبی انجام دے رہے تھے، کہ قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا، ''علم والوں کی کبھی موت نہیں آتی، وہ زندہ رہتے ہیں کتابوں کے حوالوں کی طرح سخت ڈھنڈک کے باوجود تجہیز وتدفین میں علماء کرام، اہل علم، عوام وخواص، جس میں راقم وبچوں کا بھی نام شامل ہے، جم غفیر کی شرکت اللہ کے یہاں مقبولیت کی واضح علامت ہے۔ توصیف کیا بیاں کریں ان کے کمال کی'' مولانا ہارون رشید ندوی، مولانا خالد باندوی ندوی، مولانا نجیب الحسن ندوی، مولانا ادیب الرحمن ندوی، سماجی کارکن الحاج محمد سلیم، الحاج معروف خان، مولانا کلیم اللہ ندوی، مولانا اطیع اللہ ندوی، حافظ یوسف، عبداللہ اسحاق ندوی، حافظ انس، حافظ حذیفہ وغیرہ نے بھی مولانا کے لئے بلندئی درجات، متعلقین وارثین کے لئے صبر جمیل، اور ندوۃ العلماء کے لئے اچھا نعم البدل عطا کئے جانے کی دعا کی ہے۔

جعفر مسعود حسنی ندوی کے سانحہ ارتحال پر اکرام حسین کی تعزیت

سیتاپور رخیر آباد۔ ۱۷ جنوری (پریس ریلیز) ممتاز ندوی فاضل اور عالم دین مولانا جعفر مسعود حسنی ندوی کا ایک سڑک حادثہ میں انتقال ہوگیا۔ وہ مشہور ومعروف شخصیت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے خاندان کے اہم فرد اور خاندانی کمالات کے حامل تھے۔ شاہی عیدگاہ خیرآباد کے متولی اکرام حسین نے تعزیت پیش کرتے ہوئے کہا مرحوم اپنے خاندان کی دینی وعلمی روایات کو آگے بڑھانے میں بہت سرگرم تھے۔ مدرسہ عالیہ عرفانیہ سے سبکدوش ہونے کے بعد ندوۃ العلماء میں اہم ذمہ داریاں نبھا رہے تھے۔ میرے ان سے ذاتی مراسم تھے۔ ابھی چند روز قبل میری اور ان سے اور مولانا بلال عبدالحئی حسنی سے ندوہ میں ملاقات ہوئی تھی۔ ان کے انتقال نے نہ صرف اہل خانہ کو صدمہ پہنچایا بلکہ ہم جیسے لوگوں پر ایک نیک وخوش اخلاق جید عالم کی جدائی کا گہرا اثر ہے۔ انھوں نے مولانا سید بلال عبدالحئی حسنی ندوی اور دیگر پسماندگان کو دلی تعزیت پیش کی اور اللہ سے ان کی مغفرت اور بلندئ درجات کی دعا کی۔

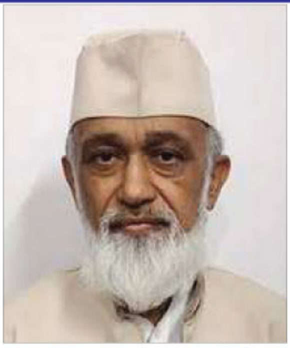

مولانا سید جعفر حسنی ندوی فکری سنجیدگی میں منفرد تھے: ڈاکٹر سعید اللہ ندوی

جامعۃ الحسنات للبنات میں دوبگا میں تعزیتی نشست کا انعقاد

لکھنؤ۔ 17 جنوری (پریس ریلیز) مولانا سید جعفر مسعود حسنی ندوی کی حاثاتی موت پر جامعۃ الحسنات للبنات دوبگا اور جمعیۃ الاقلیۃ المسلمۃ الہندیہ میں تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت ادارہ کے بانی وناظم ڈاکٹر مولانا سعید اللہ ندوی نے کی۔ انہوں نے مولانا کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا آپ بڑے ہی با اخلاق اور اپنے بڑوں کا ادب کرنے والے اور چھوٹوں پر شفقت کرنے والے تھے۔ وہ دارالعلوم ندوۃ العلماء سے ملحقہ مدارس اور دیگر مدارس کا بھی بہت خیال کرتے تھے۔ ان کے اندر ہمدردی کا جذبہ بدرجہ اتم موجود تھا۔ مولانا ندوی نے کہا ماہر ادیب مولانا واضح رشید ندوی کے فرزند اور سابق ناظم ندوۃ العلماء اور آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے سابق صدر مولانا سید رابع حسنی ندوی کے بھتیجے اور داماد تھے۔ ان میں علمی قابلیت اور فکری سنجیدگی اتم موجود تھی جن کی ضرورت آج کے مشکل دور میں بہت زیادہ ہے۔ ان کی انہی صلاحیتوں کی بنیاد پر ان کو ندوہ سے شائع ہونے والے عربی رسالہ ''الرائد'' کا مدیر اعلیٰ بنایا گیا تھا اور ندوہ کی اداری ذمہ داریوں کی ادائیگی کیلئے ان کا انتخاب ناظر ندوۃ العلماء کے طور پر کیا گیا اور ان کے کاندھوں پر بھی ندوہ کی قیادت کی ذمہ داری ڈالی گئی تو کسی قدر اطمینان ہوگیا تھا کہ نسبتاً یہ جواں سال قیادتیں طویل مدت تک ندوہ کو آگے لے کر جانے کا کام کریں گی۔ لیکن شاید قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ مولانا کا انتقال ندوہ کیلئے بڑا خسارہ ہے اور اس کی تلافی میں یقیناً وقت لگے گا۔ امید کی جاتی ہے کہ اس خسارہ کی تلافی جلد ہوجائے اور ندوۃ العلماء اپنے دینی وتعلیمی مشن پر اسی طرح گامزن رہے جیسا کہ اب تک اس کی تاریخ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ ایصال ثواب کے بعد نشست کا اختتام مولانا سعید اللہ کی دعا پر ہوا۔

سید جعفر مسعود حسنی ندوی کے انتقال پر ملال پر تعزیتی جلسہ

انڈین مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن کی جانب سے رحمن ٹاور خرم نگر لکھنؤ میں سیّد عتیق الرحمن کی صدارت میں سید جعفر مسعود حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے حادثہ وفات پر تعزیتی نشست منعقد کی گئی۔ جس میں صدر ایسوسی ایشن عتیق الرحمن نے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خانوادہ حسنی کا ایک علم وحلم کا روشن چراغ بجھ گیا مزید کہا کہ مولانا مرحوم بڑے ملنسار محبت کرنے والے تھے عربی ادب میں بڑے ماہر تھے اخلاق کریمانہ کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے جنۃ الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ اس موقع پر آفس سکریٹری عبدالودود انصاری انجینئر توصیف عالم خان انجینئر سبط العزیز محمد نسیم ندوی محمد انفاس ندوی وغیرہ موجود تھے۔

مولانا سید جعفر مسعود حسنی کا انتقال ناقابلِ تلافی نقصان: ڈاکٹر عمار رضوی

لکھنؤ۔ گہرے دکھ کے ساتھ یہ افسوسناک خبر موصول ہوئی کہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے ناظر عام (رجسٹرار) مولانا سید جعفر مسعود حسنی ندوی صاحب کا 15 جنوری 2025 کو رائے بریلی میں ایک سڑک حادثہ میں انتقال ہوگیا۔ مولانا سید جعفر مسعود حسنی ندوی صاحب کا ناگہانی انتقال نہ صرف ان کے خاندان اور ندوہ بلکہ پوری انسانیت کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی دین اور انسانیت کی خدمت اور تعلیم کے فروغ میں صرف کی۔ ان کی تعلیمات، ان کے خیالات اور ان کی شخصیت کا اثر ہم سب پر ہمیشہ رہے گا۔ ان کی شائستگی، علم اور قیادت نے ندوۃ العلماء کو نئی بلندیوں تک پہنچایا۔ میری تمام تر ہمدردیاں ان کے خاندان اور ندوہ خاندان کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے خاندان کو یہ دکھ برداشت کرنے کی طاقت دے۔ ان کا عمل اور خیالات ہمیشہ ہمیں حوصلہ دیتے رہیں گے۔

مہاکمبھ انسانی برادریوں کو ایک دھاگے میں باندھتا ہے

وزیر اے کے شرما نے ریاست اور دنیا سے تمام برادریوں مذاہب کے لوگوں کو مہاکمبھ میں شرکت کی دعوت دی

لکھنؤ: 17 جنوری۔ مہاکمبھ۔ 2025 کی تیاریوں اور انتظامات کے بارے میں، اتر پردیش کے شہری ترقی اور توانائی کے وزیر جناب اے کے شرما نے کہا کہ اس بار کمبھ میلہ کے علاقے میں وسیع پیمانے پر تیاریاں کی گئی ہیں۔ صفائی، صفائی، سکیورٹی اور دیگر انتظامات کے لیے جدید ٹیکنالوجی، مشینوں اور افرادی قوت کی مدد لی جارہی ہے۔ مقدس سنگم میں ڈوبنے کے لیے ملک اور دنیا بھر سے آنے والے عقیدت مندوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ کمبھ میں آنے والے تمام عقیدت مند بھی صفائی اور دیگر انتظامات کی ستائش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب تک 7 کروڑ سے زیادہ لوگ سنگم میں غسل کر کے روحانی فیض حاصل کر چکے ہیں۔ 26 فروری تک 45 کروڑ سے زیادہ عقیدت مندوں کے سنگم آنے کی امید ہے۔ جس کے لیے مرکزی اور ریاستی حکومتیں ہر ممکن انتظامات کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مہاکمبھ ایک عظیم تہوار ہے جو تمام انسانی برادریوں کو ایک دھاگے میں باندھتا ہے۔ میں ملک، ریاست اور دنیا بھر سے تمام برادریوں، ذاتوں اور مذاہب کے لوگوں کو مہاکمبھ میں شرکت کی دعوت دیتا ہوں تاکہ دنیا بھر سے لوگ مہاکمبھ میں آئیں اور ہندوستان کی قدیم ثقافت، وراثت، تہذیب اور روحانیت کو ظاہر کر سکیں۔ اتنے بڑے ہجوم کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے جدید ہندوستان کی کنٹرول اور منظم کرنے کی صلاحیت، ٹیکنالوجی کے استعمال اور ڈیجیٹل انڈیا کے خواب کو ظاہر کرنے کا ایک موقع بھی ہے۔

شہری ترقی کے وزیر نے کہا کہ اس سال کے مہاکمبھ میں 144 سال بعد ایسا نایاب اتفاق ہوا ہے اور ہر کوئی اس کی فضیلت حاصل کرنے کے لیے بے تاب ہے اور مہاکمبھ میں آنا چاہتا ہے۔ مہاکمبھ کے 4000 ہیکٹر پر پھیلے میلے کے علاقے میں بغیر کسی ذات پات یا نسل کے امتیاز کے تمام زائرین کو مفت کھانا فراہم کیا جا رہا ہے۔ 29 جنوری کو مونی اماواسیہ کے دوسرے شاہی غسل کے دن، کروڑوں عقیدت مندوں کا غیر متوقع بھیڑ مقدس سنگم میں ڈوب جائے گا، جس کے لیے تمام تیاریاں کرلی گئی ہیں۔ اس بار مہاکمبھ کا انعقاد انتہائی مقدس، الٰہی، عظیم الشان، صاف، خوبصورت اور منظم انداز میں کیا جا رہا ہے۔ پورے ملک اور دنیا کی عقیدے اور مذہبی تقریب کا سب سے بڑا سنگم پریاگ راج میں منعقد کیا جارہا ہے۔ یہاں تک کہ عقیدت مندوں کی آمد کے لحاظ سے یہ دنیا کا چوتھا بڑا ملک بن کر ابھرا ہے۔ جسے بغیر کسی رکاوٹ یا رکاوٹ کے محفوظ اور منظم طریقے سے منظم کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری افسانوی تحریروں میں بھی مہاکمبھ کی تعریف میں کہا گیا ہے کہ ' - جب سورج ماگھ کے مہینے میں مکر کی طرف جاتا ہے۔ ہر کوئی زیارت کو آتا ہے۔ خدا، راکشس، ٹرانس جینڈر اور انسانی زمرہ۔ احترام کے ساتھ، تمام تریوینی لطف اندوز۔ شری اے کے شرما نے کہا کہ پوری دنیا سے آنے والے عقیدت مند یہ دیکھ کر حیران ہیں کہ مودی جی اور یوگی جی کی قیادت میں مہاکمبھ کے لیے مکمل صفائی، بجلی، پانی اور حفاظت کو کیسے یقینی بنایا گیا۔ کے ساتھ کمبھ کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ اس کے لیے انسانی محنت کے ساتھ جدید ٹیکنالوجی اور مشینوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کمبھ میلہ کے علاقے میں بھیڑ کی نگرانی کے لیے میلے کے علاقے میں 2700 اے آئی سے چلنے والے کیمرے اور ڈرون لگے ہوئے کیمرے نصب کیے گئے ہیں۔ GIS میپنگ پر مبنی QR کوڈز 50 ہزار سے زیادہ بجلی کے کھمبوں پر لگائے گئے ہیں تاکہ لوگوں کو ان کے مسائل اور رشتہ داروں کو تلاش کرنے میں مدد ملے۔ اس کے علاوہ 250 واٹر اے ٹی ایم، 58 ہزار واٹر تل اور 1.50 لاکھ سے زیادہ بیت الخلاء نصب کیے گئے ہیں۔ ہزاروں خیمے اور پنڈال لگائے گئے۔ صفائی کے لیے کوڑے دان رکھے گئے ہیں اور 15 ہزار سے زائد صفائی دوست اور 1000 سے زائد مشینیں تعینات کی گئی ہیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ تمام عقیدت مندوں کی حفاظت، انتظام اور منظم طریقے سے نہانے اور میلے کے علاقے کی صفائی کے لیے بہتر انتظامات کیے گئے ہیں۔ مہا کمبھ ہندوستانی ثقافت کے بہت پرانے ورثے اور عقیدے کا مرکز ہے۔ جسے UNESCO وغیرہ جیسے غیر ملکی اداروں نے بھی Intangible World Heritage of Humanity تسلیم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گوسوامی تلسی داس جی نے بھی پریاگ کی اہمیت کے بارے میں کہا ہے کہ پریاگ کی شان کو کون بیان کرسکتا ہے۔ نجاستوں کا گچھا جیسے کنجر مریگاراؤ۔ ایسے تیرتھ پتی کو دیکھنا خوبصورت ہے۔ خوشی کا سمندر، رگھوبر، مجھے خوشی ملے۔ ''انہوں نے کہا کہ پرانوں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ماگھ کے مہینے میں تری دیو برہما، وشنو، مہیش، یکشا، مرد اور خواجہ سرا سب سنگم پر آتے ہیں۔ مہاکمبھ بھائی چارے اور اتحاد کی علامت بھی بن گیا ہے۔ ملک اور دنیا کے کونے کونے سے لوگ بلا تفریق، خوف اور شک کے آ رہے ہیں اور عقیدے کے مقدس سنگم میں ڈبکی لگا رہے ہیں۔ مہاکمبھ کے کامیاب انعقاد پر پوری دنیا

حضرت غفرانمآب کی یاد میں مجلس عزا

لکھنؤ16 رجنوری 2025 دلدار علی غفران مآبؒ فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام مجدد شریعت حضرت غفرانمآب علیہ الرحمۃ جنہوں نے برصغیر میں شیعیت کو بہترین خدوخال میں پیش کرتے ہوئے عزاداری حضرت سیدالشہداؑ وولایت امیر المومنینؑ سے لوگوں متعارف کرایا۔ 13 ررجب المرجب 1200 ہجری کو پہلی نماز جماعت کو قائم ودائم کیا اور 27 ررجب المرجب 1200 ہجری کو پہلی نماز جمعہ قائم کی۔ لہذا محسن قوم وملت کی وفات 19 رجب 1235 ہجری کو ہوئی تھی اسی مناسبت سے شب وفات حضرت غفران مآب کی یاد میں مجلس دیسہ کا انعقاد بتاریخ 19 رجنوری 2025 بروز اتوار، بوقت 7:30 بجے شب میں حسینہ جنت مآب سید تقی صاحبؒ، اکبر گیٹ، لکھنؤ میں کیا گیا۔ اس مجلس کو عالیجناب مولانا مصطفیٰ علی خاں صاحب قبلہ خطاب فرمائیں گے۔ تمام مومنین سے کثیر تعداد میں شرکت کی گزارش ہے۔

ٹانڈہ چیئرپرسن شبانہ ناز نے ضرورت مندوں کے درمیان تقسیم کئے کمبل

ٹانڈہ/امبیڈکرنگر (نامہ نگار) شدید سردی کے پیش نظر نگر پالیکا ٹانڈہ کی جانب سے غریبوں اور ضرورت مندوں کے درمیان آج نگر پالیکا کی چیئرپرسن شبانہ ناز اور ایگزیکٹیو افسر ڈاکٹر آشیش سنگھ نے کمبل تقسیم کئے۔ اس کے علاوہ انہوں نے شہر میں ای بیٹری رکشہ چلانے والوں کے درمیان تقریباً ۱۰۰ کمبل بھی تقسیم کئے۔ اسی کے ساتھ ہی انہوں نے شہر کے سبھی ۲۵ وارڈوں میں ممبران کے ذریعے غریبوں اور ضرورت مندوں کے درمیان ۳۰-۳۰ کمبل بانٹنے کے لئے دئے گئے ہیں۔ نگر پالیکا ٹانڈہ میں آج جمعہ کے روز منعقد کمبل تقسیم تقریب میں نگر پالیکا کی چیئر پرسن شبانہ ناز اور ایگزیکٹیو افسر ڈاکٹر آشیش سنگھ نے غریبوں اور ضرورت مندوں کے درمیان تقریباً ۵۰۰ کمبل تقسیم کئے گئے۔ اس موقع پر پی ایس شمشاد زبیر، ریونیو انسپکٹر راکیش کمار گورو، نشانت پانڈے، جلیل احمد سمیت نگر پالیکا ٹانڈہ کے تمام ممبران وافسران موجود رہے۔

چیون رشی آشرم اور چندیشور مہادیو مندر مین پوری میں 6.17 کروڑ روپے سے سیاحت کی ترقی کی گئی

وزیر سیاحت وثقافت کل ترقیاتی کاموں کا افتتاح کریں گے

لکھنؤ: 17 جنوری۔ اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ کل 18 جنوری کو مین پوری ضلع میں چندیشور مہادیو مندر اور چیون رشی آشرم کے احاطے میں واقع چیون رشی آشرم اونچھا کے سیاحتی ترقیاتی کاموں کا افتتاح کریں گے۔ ان دونوں کاموں پر تقریباً 6.17 کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ مین پوری کے ان دونوں مندروں پر عقیدت مندوں کا بہت اعتماد ہے۔ مختلف تہواروں پر عقیدت مندوں کی بڑی تعداد یہاں درشن کے لیے آتی ہے۔ یہ معلومات ریاست کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے بتایا کہ مین پوری کے اونچھا واقع چیون رشی آشرم عقیدہ کا مرکز ہے۔ عقیدت مندوں کی بڑی تعداد یہاں پہنچتی ہے۔ ان کی سہولیات کے لیے گھاٹ کی ترقی، ریٹیننگ وال کا کام، چینج روم کا کام، ستسنگ ہال کی تعمیر، ٹورسٹ شیلٹر، آفس اور ڈارمیٹری کا کام، مندر کی خوبصورتی، اراضی کی ترقی کا کام، بیت الخلا اور دیگر کئی کام کیے گئے ہیں۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ مین پوری ضلع کے چندیشور مہادیو مندر میں بڑی تعداد میں عقیدت مند درشن اور پوجا کے لیے آتے ہیں۔ یہاں بھی تقریباً 1.26 کروڑ روپے کی لاگت سے سیاحتی سہولیات تیار کی گئی ہیں۔

حضرت شاہ شمس الدین میاں کے عرس شریف کے آخری روز قوالی کا اہتمام

شاہ جہاں پور: 17 جنوری (پی این ایس) حلیم شہر کے مشہور بزرگ حضرت سید شاہ شمس الدین میاں کے 190 ویں سالانہ عرس شریف کے آخری روز قوالی کا اہتمام کیا گیا جس میں معروف قوالوں نے اپنا کلام سنا کر لوگوں کو محظوظ کیا۔ سجادہ نشین اقبال حسین عرف پھول میاں کی زیر سرپرستی میں درگاہ محلہ کچہ کٹرہ پر عرس شریف میں قوالی کی محفل کا انعقاد کیا گیا جس میں وسیم وارثی قوال نے نعت پاک سے قوالی کا آغاز کیا جس پر لوگوں نے نوٹوں کی بارش کی جس کے بعد غلام وارثی قوال حسن پور نے سریلا مکہ سے طلب ہوئی قوالی کا آغاز کیا، جس پر لوگوں نے خوب داد وتحسین سے نوازا۔ اس موقع پر فہیم وارثی قوال حسن پور نے اپنا کلام پیش کر کے لوگوں کو محظوظ کیا۔ اس موقع پر بلال خان، چاند صابری، حاجی جیوتی، قاسم شاہ وارثی ریاست میاں، آصف فریدی، محمد توفیق، شریف قریشی، عشرت قریشی، بھولے خان راحت اللہ خان، ساجد، عاصم، قادر، عمران وغیرہ سمیت ہزاروں افراد موجود تھے۔ آخر میں سجادہ نشین اقبال حسین عرف پھول میاں نے عرس شریف میں آئے مہمانوں سمیت سبھی کا شکریہ ادا کیا۔ میونسپلٹی کی جانب سے صفائی کے انتظامات کیے گئے تھے جبکہ امن وامان برقرار رکھنے کے لیے پولیس کی بھاری نفری تعینات کی گئی تھی۔

شعیب صدیقی کے والد کی فاتحہ خوانی

لکھنؤ 17 جنوری (پریس ریلیز) محمد شعیب صدیقی ایڈوکیٹ کے والد مرحوم حاجی نوشاد علی عرف نواب صاحب کے ایصال ثواب کے لیے سالانہ فاتحہ خوانی کا اہتمام ان کے آبائی مکان کھدرا میں کیا گیا۔ جس میں رشتہ داروں کے علاوہ محمد شعیب صدیقی ایڈوکیٹ کے احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی، والد محترم کا انتقال ۱۶ ررجب ۱۴۴۳ھ جمعہ کے دن ہوا۔ محفل کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام اللہ سے ہوا۔ مولانا نے حاجی نوشاد علی کے لیے خصوصی مغفرت کی دعا کی اور والد کے مراتب بیان کرتے ہوئے کہا ہمیں والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے، اگر ہمارے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہیں۔ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کی رضا والدین کی رضا میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔

منٹو کی برسی پر اردو اکیڈمی کا پروگرام

لکھنؤ: کل اتر پردیش اردو اکادمی کے زیر اہتمام سعادت حسن منٹو کی برسی کے موقع پر گومتی نگر میں اکادمی کے آڈیٹوریم میں مختلف پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ پروگرام میں چار ڈرامہ نگار منٹو کی کہانیاں سنائیں گے جس کے بعد منٹو کی کہانی 'فتو' پر مبنی ڈرامہ پیش کیا جائے گا۔ اس کے بعد ڈرامے 'فتو' اور منٹو اور ان کی زندگی کی دیگر کہانیوں پر گفتگو ہوگی۔ پروگرام کے اختتام پر اردو کمپیوٹر سنٹر سے کمپیوٹر کا امتحان پاس کرنے والے طلبہ کو اکادمی کے سکریٹری شوکت علی X کی طرف سے اسناد دی جائیں گی۔

سید شاہ عبدالرحمن چشتیؒ کا 356 واں سالانہ عرس 5 و 6 فروری کو

بارہ بنکی، سید شاہ عبدالرحمن چشتی، صابری، عباسی العلوی کا 356 واں سالانہ عرس تیرگاؤں میں 5 اور 6 فروری کو پورے تزک واحتشام کے ساتھ منایا جائے گا۔ عرس کی سرپرستی حسب روایت سجادہ خانقاہ الحاج حضرت صوفی سید اظہار علی فرمائیں گے۔ سید مظہر عباس کے مطابق عرس کی تیاریاں جاری ہیں۔ رحمانی مسیحا فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام 5 فروری کو صوفیانہ مشاعرہ وجشن رحمن اور 6 فروری کو چادر پوشی، رسم گلپوشی اور محفل سماع کے بعد قل شریف کا اہتمام ہوگا۔

ہمارے اکابر نے انگریزی حکومت کو کبھی تسلیم نہیں کیا: مفتی شہباز شرفی قاسمی

شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام تحفظ آئین ہند اور ہمارے اسلاف کی قربانیاں عشرے کا دوسرا پروگرام چھوٹی مسجد پرم پورہ میں منعقد ہوا

''کانپور: جمعیۃ علماء ہند نے اپنے قیام کے بعد جو نمایاں کارنامے انجام دئے تھے ان کا مختصر خاکہ یہ ہے کہ اپنے قیام کے چند مہینوں کے بعد 1920ء میں اسی جماعت نے انگریزی حکومت کا مکمل بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا اور یہ آواز اٹھائی کہ انگریزی حکومت کے تحت چلنے والے اسکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں سے ہندوستانی عوام اپنا بالکل تعلق ختم کر لے اس اعلان کے نتیجے میں ہندوستانی عوام کے دلوں میں انگریزوں کے خلاف نفرت کی ایک لہر دوڑ گئی اور بغاوتوں کا سلسلہ شروع ہوگیا جس کی پاداش میں ۳۰ ہزار سے زائد لوگوں کو جیل میں ڈالا گیا ان میں اکثریت علماء کی تھی۔ 1928ء میں جب کانگریس نے نیم آزادی کا مسودہ پیش کیا تو جمعیۃ علماء نے ہی ببانگ دہل کہا کہ ہمیں نیم آزادی نہیں بلکہ مکمل آزادی چاہیے اس اعلان کے پورے پانچ سال بعد کانگریس نے مکمل آزادی کا اعلان کیا تھا۔ مذکورہ خطاب مفتی محمد شہباز شرفی قاسمی استاذ جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور نے یوم جمہوریہ کے پیش نظر اپنی نسل نو کو آزادیٔ ملک میں ہمارے اسلاف کی قربانیوں سے روشناس کرانے کیلئے مولانا ابوبکر ہادی قاسمی کے زیر نگرانی شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام و قاضی شہر کانپور حافظ عبدالقدوس ہادی نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش کے زیر سرپرستی میں منعقدہ 'تحفظ آئین ہند اور ہمارے اسلاف کی قربانیاں عشرے' کے دوسرے تقریب بمقام چھوٹی مسجد پرم پورہ کانپور میں کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ 1939ء میں جب برطانیہ کی جرمنی سے جنگ شروع ہوئی تو انگریزوں نے ہندوستانی نوجوانوں کو فوج میں بھرتی کر کے مختلف محاذوں پر بھیجنا شروع کردیا تقریباً دولاکھ نوجوان برطانیہ کے مفاد کی خاطر لقمہ اجل بن گئے اس وقت جمعیۃ علماء ہند نے اعلان کیا ہندوستانی نوجوان انگریزوں کی فوج میں بھرتی ہوکر ان کی مدد نہ کریں 1940ء کے بعد جب انگریزوں نے ہندوستان کو آزاد کرنے کا اشارہ کردیا لیکن ساتھ ہی اپنی شاطرانہ چالوں سے ہندو اور مسلمانوں کو ذہنی طور پر ایک دوسرے سے الگ کر دیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شہر شہر تقسیم ہند کی آواز سنائی دینے لگی۔ جمعیۃ علماء ہند نے تقسیم ہند کے خلاف نہایت شدومد کے ساتھ آواز اٹھائی جس کی وجہ سے کارکنان جمعیۃ علماء بالخصوص شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی سابق صدر جمعیۃ علماء ہند کو طوفان بدتمیزی کا نشانہ بنا پڑا اس جماعت کا سب سے بڑا کارنامہ جو سنہرے حروف سے لکھنے کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ ملک کی تقسیم کے بعد جو فرقہ پرستوں نے ہندوستان کو ہندو راشٹر بنانے کے لئے آواز اٹھائی تو جمعیۃ علماء ہند نے انتہائی عزم و استقلال کے ساتھ یہ اعلان کیا کہ جمعیۃ علماء نے ملک کی آزادی کی لڑائی اس معاہدے کے ساتھ لڑی تھی کہ آزادی کے بعد اس ملک کی بنیاد جمہوریت پر ہوگی ملک آزاد ہوگیا ہے لہٰذا یہاں جمہوری نظام رائج ہوگا جمعیۃ علماء کی بے پناہ کوشش کے بعد اس ملک کو جمہوری قرار دیا گیا اور اسی چیز کو ہمیں باقی رکھنے کیلئے ہر ممکن کوشش کرتے رہنا ہے اور آئندہ یوم جمہوریہ پر یہ عہد کرنا ہے کہ ہمارے اسلاف بیش قیمتی قربانیوں کے نتیجہ میں حاصل ہوا یہ جمہوری ملک ہمیشہ یوں ہی جمہوری نظام کے ساتھ قائم رہے۔ تقریب کی صدارت مولانا شکیل ندوی امام وخطیب چھوٹی مسجد نے کی۔ اس موقع پر مصلیان مسجد وعامۃ المسلمین موجود تھے۔

ضرورت قانون کے نفاذ کی

کہا جاتا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی بنیادی طور پر ایک شوشے باز سیاسی جماعت ہے۔یعنی اسے کے پاس ایسے ایسے دماغ ہیں جو جملے اور فقرے تلاشنے میں ماہر ہیں۔ان کے تھنک ٹینک سے جب کوئی ج،ملہ یا فقرہ نکلا ہے وعوام کے ساتھ ساتھ سیاسی گھاگ بھی اس کے چکر میں پھنس جاتے ہیں اور اسی طرح کے ردعمل کا اظہار کرتے ہیں جیسے ردعمل کی امید کی جاتی ہے اس طرح سے مخالف جماعت والے غیر شعوری طور پر بھاجپا کے شکار ہوجاتے ہیں،عوام کی طرف سے بھی ایسا ردعمل آتا ہے کہ اس کا فائدہ سیدھے طور پر بھاجپا کو پہونچتا ہے۔

جو مدعے یا ایشو آج بھاجپا کی طرف سے اٹھائے جاتے ہیں وہ آج کے ایشو یا مسائل نہیں ہیں بلکہ ان ایشوز کو جن سنگھ نے اپنی الگ شبیہ بنانے کی خاطر کچھ مسائل اٹھائے تھے جیسے گئوکشی، دفعہ 370، یکساں سیول کوڈ اور پھر اس میں رام مندر کا مدعا۔یہ تمام ایشو جنھیں آج بھاجپا اٹھاتی رہتی ہے وہ سب اس نے جن سنگھ کے زمانے میں بھی اٹھائے تھے۔ان مدعوں نے ان ہندووں کو بری طرح اپنی گرفت میں لے لیا جو سیدھے سادے تھے اور سیسی داؤ پیچ کو بالکل نہیں سمجھتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ جیسے ہی بھاجپا کو لگتا ہے کہ عوام اس کی طرف سے بے زار ہونے لگے ہیں وہ فورا کوئی نہ کوئی ایسا مدعا یا جملہ اچھال دیتی ہے کہ عوام دوبارہ اس کی طرف لوٹ آتے ہیں۔جیسے دیکھیں کہ لوک سبھا میں جب بھاجپا کو ناکامی ملی اور یوپی میں آدھے سے زیادہ سیٹیں ہارگئ تو دوبارہ دوسری ریاستوں میں انے اسی طرح کے نعروں کا سہارا لیا جیسے کٹو گے تو بٹو گے۔نعرہ خوب چلا اور غیر متوقع طور پر اسے کامیابی ہاتھ آئی۔۔

کسی بھی سیاسی پارٹی کو سیاست میں کیا چاہیے صرف اور صرف جیت۔جیت کے علاوہ کچھ نہیں۔اب ایک برے طبقے کو بھاجپا نے اپنے سحر میں گرفتار کرلیا ہے،یہ گرفت اتنی مضبوط ہے کہ اس نکلنا فی الحال آسان نہیں نظر آتا۔آپ کو یاد ہوگا کہ جب گئوکشی کا مسئلہ اٹھیا گا اور پتہ چلا کہ جنوب میں یہ نہیں چلنے والا واس نے پورے بھارت مُں گئوکشی پر پابندی لگانے کی بات چھیڑی لیکن جلد ہی گئوکشی پر ملک گیر پابندی کو بھول گئے۔دفع 370 ختم ہوگیا اور رام مندر بھی بن گیا مگر اس کا کوئی سیاسی فائدہ نہیں ملا۔ا یکساں سیول کوڈ قومی سطح کے بجائے اتراکھنڈ میں نافذ کرنے کی تیاریاں چل رہی ہیں۔اس طرح شادی، طلاق، نان نفقہ، جائیداد کے حقوق، متبنہ اور وراثت جیسے معاملات میں بلاتفریق مذہب، ذات یا فرقہ یکساں قانون ہوگا۔یکم جنوری 2025 سے اس کے نفاذ میں بلدیاتی انتخابات کا نوٹیفکیشن رکاوٹ بن گیا اس لیے 26 جنوری 2025 سے اس کے نفذ کا اعلان کی اگیا ہے۔یہا جو سب سے ھ با سوال اٹھتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر ملک میں قانون کی حکمرانی ہو تو یکساں اور غیر یکساں سے فرق پڑتا ہے لیکن جہاں سرکار اور عوام بلکہ عدلیہ تک آئین وقانون کو پامال کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جا رہے ہوں تو ان شوشوں کی کیا اہمیت ہے؟

بابری مسجد مقدمہ کے فیصلہ میں عدالتِ عظمٰی نے مسلم فریق کے سارے دلائل کو تسلیم کرنے کے باوجود مسجد کی زمین مندر کو دے دی۔اس ناانصافی کے لیے کسی یکساں سیول کوڈ کی ضرورت نہیں پیش آئی۔عدالتِ عظمٰی نے بابری مسجد کے شہید کئے جانے کو ظلم اور آئین کی خلاف ورزی قرار دیا مگر جب اس کے ملزمین کو سزا دینے کا وقت آیا تو وہی گول مول بات کہہ دی گئی،یعنی پہلے تو یہ تسلیم کیا گیا کہ مسجد کو سماج مخالف عناصر نے منہدم کیا تھا اوپر سے جن رہنماؤں پر الزام عائد کیا گیا تھا ان کے بارے عدالت نے الٹا یہ کہہ دیا کہ وہ تو سماج مخالف عناصر کو روکنے کی کوشش کررہے تھے یعنی وہ بیچارے تو سزا کے بجائے انعام کے مستحق ہیں۔جج صاحب کے مطابق سی بی آئی کی جانب سے عدالت میں پیش کردہ آڈیو اور ویڈیو شواہد کوئی سازش ثابت نہیں کرسکے کیونکہ تقاریر کی آڈیو واضح نہیں تھی۔عدالت میں سی بی آئی یہ کہنے کی جرأت نہیں کرسکی کہ وہ شہ نشین کے قریب خاموش تماشائی نہیں تھے بلکہ اشتعال دلا رہے تھے اور بابری مسجد کی شہادت پر خوشیاں منا رہے تھے۔

یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جس وقت یہ مقدمہ قائم ہوا تھا مرکز میں کانگریس کی حکومت تھی اور لال کرشن اڈوانی خوفزدہ تھے اس لیے انہوں نے این ڈی ٹی وی کے ایک پروگرام میں اس بات کا اعتراف کیا تھا کہ بابری مسجد کی شہادت ایک خوفناک غلطی تھی لیکن مجھے آج تک معلوم نہیں کہ یہ سب کچھ ہجوم کے مشتعل ہونے کے نتیجے میں ہوا یا کسی گروہ کی جانب سے جان بوجھ کر کیا گیا۔لیکن نگاہ چرخ نے دیکھا کہ اپنی حکومت آگئی اور وقت بدلنے کے بعد فیصلہ بھی اپنے حق میں آگیا تو اڈوانی شیر بن گئے اور انہوں نے تیور بدل کر کہہ دیا "میں خود کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ یہ فیصلہ نومبر 2019 میں سپریم کورٹ کے دیے گئے اس فیصلے کے مطابق آیا جس نے اجودھیا میں ایک عظیم الشان رام مندر کی تعمیر کا راستہ یقینی بنایا اور جس کا سنگ بنیاد 5 اگست کو رکھا گیا تھا۔اس مقدمہ میں بری ہونے والے ایک ملزم جئے بھگوان گوئل نے عدالت کے باہر ہی میڈیا سے کہہ دیا تھا "ہم نے مسجد توڑی تھی،عدالت اگر ہمیں مسجد توڑنے پر سزا بھی دیتی تو ہم اسے قبول کرتے اور ہمیں خوشی ہوتی۔" مذکورہ بالا اعلان کے وقت کچھ لوگوں نے جئے شری رام کے نعرے بھی لگائے۔یہ نعرے بازی اور بلند بانگ دعوے اس لیے ہوئے کیونکہ انہیں یقین تھا کہ کوئی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ورنہ اس سے پہلے جب مخالفین کی حکومت تھی تو یہی لوگ منہ چھپاتے پھر رہے تھے۔دو ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل اپنے فیصلے میں جج ایس کے یادو نے یہ تو کہا کہ بابری مسجد کا انہدام منصوبہ بند نہیں تھا اور وہ سب کچھ اچانک ہوا اور سماج دشمن عناصر نے مسجد کو منہدم کردیا لیکن ان سماج دشمن عناصر کو گرفتار کرکے سزا دینے کی کوئی زحمت نہیں کی جنہوں نے اتنا بڑا ظلم کیا تھا۔وہ اگر انتظامیہ کو اس کا حکم دیتے تب بھی ان کی غیر جانبداری کا بھرم رہ جاتا لیکن وہ ایسا بھی نہیں کرسکے۔

کیا واقعی یہ عذاب الٰہی ہے؟

سہیل انجم

اس وقت عالمی سطح پر جو واقعہ سب سے زیادہ موضوع گفتگو بنا ہوا ہے وہ امریکہ کی ریاست کیلی فورنیا کے شہر لاس اینجلس میں لگی تباہ کن آگ ہے۔ جنگلوں میں شروع ہونے والی اس آتش زدگی کو جو کہ اب آبادیوں میں بھی پہنچ گئی ہے، امریکی تاریخ کا بدترین حادثہ قرار دیا جارہا ہے۔لاس اینجلس خوابوں کا شہر کہلاتا ہے۔یہ رنگ و نور کا شہر ہے۔یہ امریکی فلم انڈسٹری کا مرکز تو ہے ہی، اس کی متنوع ثقافت کا ایک قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ یہاں 140 ممالک سے تعلق رکھنے والے لوگ آباد ہیں جو دو سو سے زائد زبانیں بولتے ہیں اور انسانیت نے انہیں جوڑ رکھا ہے۔تاریخ بتاتی ہے کہ 1781 میں میکسیکو کے چوالیس آباد کاروں نے لاس اینجلس کی بنیاد رکھی اور غالباً 1847 میں یہ شہر امریکہ کا حصہ بنا۔گزشتہ ہفتے یہاں کے جنگلوں میں آگ بھڑک اٹھی جس نے دیکھتے ہی دیکھتے ایک بڑے علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔بھرپور کوشش کے باوجود تادم تحریر اس پر قابو نہیں پایا جاسکا ہے۔درجنوں افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔اس آگ سے ہونے والے نقصانات کا تخمینہ اس قدر زیادہ ہے کہ اسے امریکی تاریخ کی بدترین تباہی و بربادی قرار دیا جارہا ہے۔امریکی حکام کے مطابق یہاں جل کر بھسم ہوجانے والی آبادیوں کو دیکھ کر یوں لگتا ہے جیسے کسی نے ایٹم بم گرادیا ہو۔تقریباً پچیس ہزار دفاتر، گھر اور گاڑیاں خاکستر ہوچکی ہیں۔ایک لاکھ ساٹھ ہزار افراد کو یہاں سے بے دخل کردیا گیا ہے اور مزید ایک لاکھ 70 ہزار مکینوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ کسی بھی وقت یہاں سے انخلا کے لیے تیار رہیں۔اس آگ سے ہونے والے نقصانات کا تخمینہ 150 ارب ڈالر لگایا گیا ہے۔

لاس اینجلس میں آگ کیوں لگی ابھی اس حوالے سے کچھ معلوم نہیں ہوسکا۔البتہ آگ بڑے پیمانے پر پھیل جانے کے باعث تباہی کا سبب کیوں بنی اس کی وجہ موسمی تبدیلی بتائی جارہی ہے۔خیال رہے کہ کیلی فورنیا میں 2022-23 کے دوران خوب بارش ہوئی تھی جس کی وجہ سے جھاڑیوں اور خودرو پودوں نے خوب پرورش پائی۔اس کے بعد خشک سالی پڑ گئی جواب بھی برقرار ہے۔بارش کے موسم میں پیدا ہوجانے والی جھاڑیاں سوکھ کر ایندھن کی شکل اختیار کرچکی ہیں۔لاس اینجلس میں چونکہ بہت تیز ہوائیں چلتی ہیں اس لیے جب کسی وجہ سے آگ لگتی ہے تو وہ پھیلتی چلی جاتی ہے۔اب امریکہ میں اس حادثے پر سیاست بھی شروع ہوگئی ہے۔نومنتخب صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے، جو بیس جنوری کو اپنے عہدے کا حلف لینے والے ہیں، بائڈن انتظامیہ کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔انھوں نے انتظامیہ پر اپنا غصہ اتارتے ہوئے کہا ہے کہ اسے اتنا بھی نہیں معلوم کہ آگ پر کیسے قابو پایا جائے۔اسی درمیان صدر جو بائڈن نے اٹلی کا اپنا دورہ منسوخ کردیا ہے جو بحیثیت صدر ان کا آخری دورہ ہوتا۔

بہرحال اب اس حادثے پر الگ الگ قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔یہ قیاس آرائیاں زیادہ تر سوشل میڈیا پر ہورہی ہیں۔اور وہ بھی پاکستانی صارفین کے ذریعے۔ہندوستان میں بھی اس پر مختلف قسم کی آرا ظاہر کی جارہی ہیں۔سوشل میڈیا کے صارفین کا ایک طبقہ جہاں اسے قدرتی آفت اور فطرت سے چھیڑ چھاڑ کا نتیجہ قرار دے رہا ہے وہیں دوسرا طبقہ اسے عذاب الٰہی بتا رہا ہے۔وہ اپنے اس خیال کے لیے غزہ میں اسرائیلی ظلم و بربریت کو بطور جواز پیش کرتا ہے۔اس کا کہنا ہے کہ چونکہ اسرائیل امریکہ کی حمایت کی وجہ سے غزہ کو تباہ و برباد کررہا ہے اس لیے قدرت امریکہ کو تباہ و برباد کررہی ہے۔حالانکہ سنجیدہ علما کا کہنا ہے کہ کسی آفت کو عذاب کہنا درست نہیں۔کیونکہ ہمیں نہیں معلوم کہ واقعی عذاب الٰہی ہے یا کچھ اور ہے۔اسی تسلسل میں کچھ لوگ یہ سوال اٹھا رہے ہیں کہ اگر یہ عذاب الٰہی ہے تو پھر براہ راست اسرائیل پر کیوں نہیں نازل ہوا۔دوسری بات یہ کہ لاس اینجلس میں مسلمان بھی بڑی تعداد میں آباد ہیں اور متعدد مساجد ومدارس بھی ہیں۔وہ بھی اس تباہی کی زد پر ہیں۔بہت سی مسجدیں اور مدرسے بھی خاکستر ہوگئے ہیں۔

چونکہ پاکستان میں مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ اسے خدائی قہر قرار دے رہا ہے اس لیے وہاں کے اردو اخباروں میں اس سلسلے میں مضامین بھی شائع ہورہے ہیں۔روزنامہ جنگ کے 13 جنوری کے شمارے میں محمود خان بلالی کا ایک کالم بعنوان "امریکہ میں آگ اللہ کا عذاب؟" شائع ہوا ہے۔اس کالم میں انھوں نے اسے عذاب قرار دینے والوں سے کئی سوالات کیے ہیں۔ہم ان کے کالم کے متعلقہ حصے کو بلاتبصرہ پیش کررہے ہیں۔وہ لکھتے ہیں: "اب جبکہ صالحین کا اصرار ہے کہ یہ آگ اللہ کا عذاب بن کر مسلط ہوئی ہے تو مجھ گناہ گار کی کیا مجال کہ اس پر شکوک وشبہات کا اظہار کروں۔مگر سوال یہ ہے کہ یہ عذاب براہ راست اسرائیل پر نازل کیوں نہیں ہوا۔اگر فلسطینیوں پر ڈھائے گئے مظالم کا حساب کتاب مقصود تھا تو یہ تباہی و بربادی تل ابیب کے حصے میں آتی۔ممکن ہے اسرائیل کی پشت پناہی کی وجہ سے امریکہ کو سزا دی گئی ہو مگر لاس اینجلس میں عام امریکی شہریوں کے گھر جلانے سے کیا ہوگا۔ہم نماز پڑھنے کے بعد صبح شام دعائیں کرتے ہیں کہ یا اللہ امریکہ کی توپوں میں کیڑے پڑ جائیں، کفار تباہ و برباد ہوجائیں، امریکہ نیست ونابود ہوجائے۔اگر یہ دعائیں قبول ہوتیں تو لاس اینجلس میں آگ بھڑکنے کے بجائے امریکی فوج کے ہیڈ کوارٹر پینٹا گان میں دھماکہ ہوتا۔امریکی اسلحہ کے ذخیرے میں آگ لگتی۔اگر ایسا ہوتا تو سپر پاور کا غرور خاک میں ملتا اور کفار کو پتہ چلتا کہ عذاب کیا ہوتا ہے۔"

اسی طرح فیس بک پر کسی ایڈورڈ اسٹیو سکنڈ محمد مدثر نے ایک پوسٹ ڈالی ہے۔اس میں انھوں نے لکھا ہے: "جو قدرتی آفات مختلف قوموں پر آتی ہیں ان میں مذہب کی کوئی تخصیص نہیں ہوتی۔وہ مسلمانوں پر بھی آتی ہیں جن میں بہت سے غیر مسلم بھی مارے جاتے ہیں۔اسی طرح غیر مسلموں پر آنے والی آفات میں مسلمان بھی مارے جاتے ہیں۔مسلم اور غیر مسلم اقوام پر آنے والی آفات خدا کی طرف سے آزمائش ہیں یا خدا کا عذاب اس بارے میں جاننے کا واحد ذریعہ وحی ہے جس کا سلسلہ اب بند ہوگیا ہے۔لہٰذا بغیر علم کے انسانی غلطیوں کے کسی نتیجے کو خدا کی طرف منسوب کرنا خدا پر بہتان باندھنے کے مترادف ہے جس کو شریعت نے کبیرہ گناہ قرار دیا ہے۔یہ سوال بھی پیدا ہونا فطری ہے کہ اگر اللہ نے فلسطینیوں کا بدلہ لینے کے لیے عذاب بھیجا ہے تو یہ عذاب کیلی فورنیا میں کیوں آیا جہاں نیویارک کے بعد سب سے زیادہ مسلمان آباد ہیں۔یہ عذاب ڈائرکٹ اسرائیل پر کیوں نہیں آیا۔لاس اینجلس میں اپنے گھروں میں بیٹھے بچوں پر کیوں نازل ہوا۔فلسطین پر کئی دہائیوں سے ظلم ہورہا ہے لیکن اللہ نے اگر عذاب بھیجا بھی تو اسرائیل پر نہیں بھیجا۔بحیثیت مسلمان ہمیں ہمیشہ اخلاقیات کی بلند سطح پر رہنا چاہیے۔اگر کبھی تنقید بھی کرنی ہو تو حکمت کے ساتھ کی جانی چاہیے جس کا مقصد اصلاح ہو نہ کہ کسی کے زخم پر نمک چھڑک کر اپنے نفس کی تسکین حاصل کرنا۔"

ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ میں جنگل کی آگ کی تاریخ خاصی پرانی ہے۔پہلے 1871 میں مشی گن میں لگنے والی آگ دنیا کی سب سے مہلک آگ سمجھی جاتی تھی مگر اب نہیں۔1933 میں بھی لاس اینجلس میں آگ لگی تھی جس میں صرف انتیس فائر فائٹر ہلاک ہوئے تھے۔کیلی فورنیا کے جنگلات میں بارہا آتش زدگی ہوچکی ہے۔2007 میں وہاں لگنے والی آگ تقریباً دس لاکھ ہیکٹیر رقبے میں پھیل گئی تھی اور پندرہ سو مکانات خاکستر ہوگئے تھے۔مگر اتنی تباہی کبھی نہیں ہوئی تھی۔ماضی میں دنیا میں کئی مرتبہ آگ کا طوفان آیا۔1944 میں بمبئی میں آگ لگی تھی جس میں ایک ہزار کے قریب لوگ ہلاک ہوئے تھے۔1949 میں فرانس میں لینڈس کے جنگلات میں آگ لگی تھی جو سات سو مربع میل پر پھیل گئی تھی۔اس میں بھی بے شمار لوگ ہلاک ہوئے تھے۔1666 میں لندن کو آگ نے تباہ کردیا تھا۔وہاں بھی یہی کچھ ہوا تھا کہ ہواؤں کی تیزی نے آگ کے شعلوں کو آگ کے طوفان میں بدل دیا تھا۔جس کی لپیٹ میں تیرہ ہزار سے زائد عمارتیں آئی تھیں۔شہر کے اسی ہزار باشندوں میں سے ستر ہزار بے گھر ہوگئے تھے۔1835 میں نیویارک بھی راکھ کا ڈھیر بن گیا تھا۔لہٰذا لاس اینجلس کی یہ آتش زدگی دنیا میں آتش زدگی کا کوئی پہلا واقعہ نہیں۔

کچھ علما بھی اسے عذاب قرار دے رہے ہیں لیکن تمام علما ایسا نہیں سوچتے۔اس سلسلے میں ہم نے کچھ سنجیدہ علما سے استفسار کیا اور یہ جاننا چاہا کہ ایسے حادثات کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر کیا ہے۔اس بارے میں ملک کے ایک بڑے عالم دین نے ہمیں جو بات بتائی وہ زیادہ سنجیدہ اور حقیقت پسند محسوس ہوئی۔ان کا کہنا ہے کہ شرعی نقطہ نظر سے مصیبتوں کے الگ الگ اسباب ہوتے ہیں۔ان کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔پہلی قسم یہ ہے کہ اگر کوئی مصیبت کسی شخص پر آتی ہے تو وہ اس کے لیے کفارہ ہوتی ہے۔اللہ اس کو وہیں پر اس کا بدلہ دے دیتا ہے اور شائد بعد میں اس کی گرفت نہ ہو۔اس نے جو غلطی، گناہ یا گستاخی کی اس کی سزا اسے مل گئی۔دوسری قسم یہ ہے کہ انسان غافل ہے۔اللہ اس کے لیے خیر چاہتا ہے تو وہ اس کو خبردار کرنا چاہتا ہے۔تیسری قسم کی مصیبت واقعی عذاب ہوتی ہے۔ایک انسان جو غلط کاریوں یا مظالم میں ملوث ہے تو اللہ اس کو کہتا ہے کہ تم ہماری طاقت سے بڑے نہیں ہو۔تم کو بھی اس قسم کے حالات پیش آسکتے ہیں۔لہٰذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ مصیبتوں کے اسباب مختلف اور اللہ کی قدرت اور حکمت کے اعتبار سے اس کے نتائج بھی مختلف ہوتے ہیں۔لہٰذا کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ اگر کہیں کوئی مصیبت آئے تو وہ کہے کہ فلاں حرکت یا غلطی کی وجہ سے آئی ہے۔اس وقت جس جگہ مصیبت آئی ہے وہاں مختلف مذاہب کے لوگ ہیں جن میں اللہ پر ایمان لانے والے بھی ہیں۔وہاں مسجدیں اور مدرسے بھی ہیں۔بہرحال جب عام طور پر کوئی مصیبت آتی ہے تو گیہوں کے ساتھ گھن بھی پستے ہیں۔حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی مصیبت آتی ہے تو بروں کے ساتھ نیک لوگ بھی متاثر ہوتے ہیں۔لیکن وہ لوگ جب اللہ کے یہاں اٹھائے جائیں گے تو نیکوکاروں کو اپنی نیکی اور برے لوگوں کو برائی کا بدلہ ملے گا۔لہٰذا ہمیں کسی مصیبت کو کسی خاص جگہ یا کسی خاص واقعے سے جوڑ کر یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ یہ اللہ کا عذاب ہے۔ ☆☆☆

موبائل: 9818195929

نئے ہندوستان میں نماز پڑھنا جرم بنتا جارہا ہے......

ہرش مندر

سال 2022 کے موسم خزاں میں اتر پردیش کے پریاگ راج، جس کا پرانا نام الہ آباد ہے، کے ایک سرکاری ہسپتال کے وارڈ کے باہر ایک خاتون نے نماز پڑھنے کے لیے چٹائی بچھائی۔میں نہیں جانتا کہ ہسپتال کے وارڈ میں مریض کون تھا؟ اس کا شوہر، اس کا بیٹا، اس کا بھائی یا اس کا باپ۔لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ اسے ڈینگی ہوگیا تھا اور وہ اس کے لیے پریشان تھی۔اس نے خاموشی سے اپنا سر ہسپتال کے فرش پر سر جھکایا اور نماز پڑھنے لگی۔کچھ لوگوں نے اسے دیکھا۔انہوں نے نماز پڑھتے ہوئے اس کی تصویریں لیں اور سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کردیں۔کئی لوگ برہم ہوگئے۔کئی لوگوں نے کہا عوامی مقامات پر نماز پڑھنا غیر قانونی ہے۔تیج بہادر سپرو سرکاری اسپتال کے چیف میڈیکل آفیسر نے بھی واضح طور پر اپنی برہمی کا اظہار کیا۔

انہوں نے صحافیوں کو بتایا،'ہم نے وارڈ میں ایسی سرگرمیوں کے خلاف سخت وارننگ جاری کی ہے۔یہ ایک عوامی مقام ہے۔ہم نے تمام وارڈ انچارج کو ہدایت کی ہے کہ اس طرح کا کوئی واقعہ رونما نہ ہونے دیں۔ہم نے خاتون سے بھی کہا کہ دوبارہ ایسا نہ کرے۔ہماری جانچ رپورٹ آنے کے بعد آگے کی کارروائی کریں گے۔'پولیس نے بھی تفتیش کی۔اتفاق سے انہوں نے بعد میں اعلان کیا کہ ان کی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ ویڈیو میں نظر آنے والی خاتون بغیر کسی غلط ارادے کے اور کسی بھی کام یا نقل وحرکت میں خلل ڈالے بغیر اپنے مریض کی جلد صحت یابی کے لیے نماز پڑھ رہی تھی۔یہ عمل کسی بھی جرم کے دائرے میں نہیں آتا۔لیکن اس ملک میں کئی لوگ ایسے ہیں جو اتنے خوش قسمت نہیں ہیں۔اگر آپ نئے ہندوستان میں مسلمان ہیں، تو عبادت کرنا جرم بنتا جا رہا ہے۔اس کی ایک مثال 2024 کے موسم بہار میں قومی دارالحکومت کے اندرلوک سے سامنے آنے والا ایک ویڈیو ہے۔اندرلوک کی مسجد میں جمعہ کی نماز کے لیے لوگ جمع ہوئے تھے۔مسجد بھری ہوئی تھی، اس لیے کچھ لوگ مسجد کے باہر سڑک پر نماز پڑھ رہے تھے۔ویڈیو میں دہلی پولیس کا ایک اہلکار نماز ادا کرنے والے لوگوں کو لات۔گھونسوں اور ڈنڈے سے مارتا ہوا نظر آرہا ہے۔کانگریس کے راجیہ سبھا ایم پی عمران پرتاپ گڑھی نے افسوس کے ساتھ کہا،'نماز پڑھتے ہوئے ایک شخص کو لات مارنے والا دہلی پولیس کا یہ سپاہی شاید انسانیت کے بنیادی اصولوں کو نہیں سمجھتا۔اس سپاہی کے دل میں یہ کیسی نفرت بھری ہوئی ہے؟'

لکھنؤ کے لولو مال میں، جس کا حال ہی میں وزیر اعلٰی آدتیہ ناتھ نے افتتاح کیا تھا، ہندوتوا گروپوں کے کارکنوں نے اس وقت ہنگامہ کھڑا کردیا، جب 2022 کے موسم گرما میں مال کے ایک کونے میں کچھ لوگوں کے نماز ادا کرنے کا ایک اور ویڈیو سامنے آیا۔کارکنوں نے شور مچا کر نماز میں خلل ڈالا اور زور زور سے ہنومان چالیسہ پڑھ کر نماز کے خلاف احتجاج شروع کر دیا۔اتر پردیش پولیس نے نماز پڑھنے والے افراد کے خلاف دفعہ 153 اے (مذہب کی بنیاد پر مختلف گروہوں کے درمیان دشمنی کو فروغ دینا)، 341 (غلط طریقے سے روکنے کی سزا)، 505 (عوامی بدامنی کو فروغ دینے والا بیان) اور 295 اے (مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کے ارادے سے جان بوجھ کر اور بدنیتی پر مبنی عمل) کے تحت مقدمہ درج کیا۔درجنوں پولیس اہلکاروں نے آدھی رات کے بعد ڈرامائی طور پر نماز پڑھنے والے نوجوان میں سے ایک فارماکولوجی کے طالبعلم ریحان کے گھر پر چھاپہ مارا اور اس کو حراست میں لے لیا۔

انہوں نے اس کے دو دوستوں لقمان اور نعمان کو بھی گرفتار کرلیا، جو چائے کا اسٹال چلاتے ہیں۔اسی موسم گرما میں، تین لوگوں نے، جن میں سے دو حیدرآباد سے اور ایک اعظم گڑھ سے تھے، آگرہ میں تاج محل کی مسجد میں نماز پڑھنا چاہا تو پولیس نے انہیں گرفتار کرلیا اور ایک بار پھر ان پر دفعہ 153 اے کے تحت مذہبی گروہوں کے درمیان دشمنی کو فروغ دینے کا الزام لگایا۔سال 2022 میں عید کے دوران، کانپور کے تین علاقوں میں پولیس کی اجازت کے بغیر مساجد کے باہر سڑکوں پر نماز ادا

کرنے پر 1700 لوگوں کے خلاف مجرمانہ مقدمات درج کیے گئے۔یہ شکایت پولیس کے ایک سینئر سب انسپکٹر نے درج کرائی تھی۔دفعہ 186 (سرکاری ملازم کے کام میں رکاوٹ ڈالنا)، 188 (سرکاری ملازم کی طرف سے جاری کردہ حکم کی نافرمانی)، 283 (پبلک ٹرانسپورٹ میں رکاوٹ)، 341 (غلط طریقے سے رکاوٹ ڈالنے کی سزا) اور دفعہ 353 (سرکاری ملازم کو اس کی ڈیوٹی کی ادائیگی سے روکنے کے لیے مجرمانہ طاقت کا استعمال) کے تحت الزامات درج کیے گئے۔کئی بار ہندوتوا کے کارکنوں نے پرتشدد طریقے سے مساجد میں بھی نماز کو روکا۔

سال 2022 کے اوائل میں گجرات کے سورت کے مورا گاؤں میں کچھ لوگوں نے 'جئے شری رام' کا نعرہ لگاتے ہوئے ایک مسجد پر حملہ کیا، حملہ آور چپل پہن کر اندر گئے اور عقیدت مندوں کو مسجد سے باہر نکال دیا۔مسجد کے امام عاقب انصاری نے بعد میں کلیریئن انڈیا کو بتایا کہ اس دن کیا ہوا تھا۔'تقریباً 100 لوگوں کا ہجوم رہا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ مسجد بند کرو، یہاں نماز نہیں ہوگی۔وہ لوگ اس چٹائی کو پھینکنے لگے جس پر لوگ نماز پڑھنے بیٹھے تھے۔انہوں نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی اور اس دن کے بعد سے ہم دوبارہ مسجد میں نماز نہیں پڑھ سکے۔ہم نے مقامی پولیس اسٹیشن میں اپنی شکایت درج کرائی۔وہاں ڈیوٹی پر موجود پولیس اہلکاروں نے ہندو مردوں کے جرم کو کم کرنے کی کوشش کی......' اٹھارہ مارچ 2022 کو شب برات کے بابرکت دن، دہلی پولیس نے بغیر کسی تحریری حکم کے 16 مساجد میں ہفتہ وار باجماعت نماز کو اچانک روک دیا، ان میں سے کئی تاریخی مساجد ہیں جہاں مسلمان عقیدت مند سینکڑوں سالوں سے نماز ادا کرتے آ رہے ہیں۔ہیں۔مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید رمضان کے مقدس مہینے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔رمضان کے مہینے میں تراویح کی نماز مذہبی اعمال کا حصہ ہے، جس میں قرآن کی تلاوت کی جاتی۔معروف اسکالر رعنا صفوی نے لکھا ہے کہ یہ روایت بہت پرانی ہے۔نماز گھر میں، اکیلے، اجتماعی طور پر یا مسجد میں پڑھی جاسکتی ہے۔نماز تراویح اکثر باجماعت پڑھی جاتی ہے کیونکہ مسلمان رمضان میں پورا قرآن سننا چاہتے ہیں۔ہندوستان میں کئی نسلوں سے نماز تراویح پرامن طریقے سے ادا کی جاتی رہی ہے۔لوگ اکثر اس کے لیے گھروں، مساجد، ہالوں اور یہاں تک کہ کیفے میں بھی جمع ہوتے ہیں۔اس کے باوجود، خاص طور پر 2022 سے ہندوتوا ہجوم اور پولیس دونوں کی طرف سے اس میں خلل ڈالنے اور روکنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔

سال 2022 میں اتر پردیش پولیس نے مراد آباد میں 26 مسلمانوں کے خلاف مقدمہ درج کیا جو نماز تراویح کے لیے دو نجی گھروں میں جمع ہوئے تھے۔ان 26 مسلمانوں کے خلاف بھارتیہ دنڈ سنہتا کی دفعہ 505(2) (عوامی دشمنی کو بڑھاوا دینے والے بیانات) کے تحت 'دوسری برادری کے پڑوسیوں کے اعتراضات کے باوجود بغیر کسی اطلاع کے دو دو مقامی لوگوں کے گھر پر جمع ہونے اور نماز ادا کرنے' کا الزام لگایا گیا تھا۔اگلے سال، ایک مسلمان تاجر اور ذاکر آئرن اسٹور کے مالک ذاکر حسین پر مراد آباد پولیس نے پھر سے تراویح کی نماز ادا کرنے کا الزام لگایا۔وہ اپنے خاندان کے ایک درجن سے زائد افراد کے ساتھ مراد آباد کے لاجپت نگر میں واقع اپنے گودام میں نماز تراویح کے لیے جمع ہوئے تھے۔اچانک بجرنگ دل کے لوگ داخل ہوئے اور ہنگامہ کرنے لگے اور کہا کہ یہ لوگ یہاں نماز نہ پڑھیں۔آخرکار پولیس والوں کا ایک گروپ وہاں پہنچا جس کے بعد بجرنگ دل کے ارکان منتشر ہوگئے۔اس رات وہ نماز تراویح پڑھ پائے۔لیکن اس دن کے بعد، پولیس نے انہیں تراویح کی نماز مجاز مذہبی مقامات یا اپنے گھروں میں ادا کرنے کی ہدایت کی۔حسین نے دلیل دی،'یہ ہمارا ذاتی انتظام تھا کہ ہم اپنے خاندان کے افراد کے ساتھ نماز ادا کریں اور ہم اسے اپنی جائیداد میں ادا کر رہے تھے۔یہ کسی کے لیے مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔'

انہیں اس وقت مزید صدمہ پہنچا جب کچھ دنوں بعد ایک ایڈیشنل سٹی مجسٹریٹ نے حسین اور ان کے خاندان کے نو افراد کو ضابطہ فوجداری کی دفعہ 111 کے تحت ایک نوٹس جاری کیا، جس میں الزام لگایا گیا کہ ان کے نماز ادا کرنے سے علاقے میں 'امن وامان' کا مسئلہ پیدا ہوسکتا ہے۔ان سے 5 لاکھ روپے کے بانڈ پر دستخط کرائے گئے، جس میں کہا گیا کہ اگر ان کے علاقے میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آیا تو وہ اس کے لیے ذمہ دار ہوں گے۔انہیں بھیجے گئے نوٹس میں لکھا تھا 'اس بات کا خدشہ ہے کہ آپ امن و امان کو بگاڑ سکتے ہیں اس لیے میری رائے میں آپ کے خلاف کارروائی کے لیے کافی بنیادیں موجود ہیں۔'سپریم کورٹ کے وکیل شاہ رخ عالم نے اسے ہیکلر ویٹو قرار دیا ہے۔(سادہ زبان میں ہیکلر ویٹو کا مفہوم یہ ہے کہ محبت اور بقائے باہمی کی بات کرنے والوں کو نفرت کرنے والا گروہ بولنے نہ دیں اور آخر میں اسی نفرت انگیز گروہ کی بات کو مان لیا جائے۔) انہوں نے کہا، اب اپنے گھر میں نماز پڑھنا بھی لوگوں کے جذبات کو بھڑکا سکتا ہے۔'(مسلمانوں کا) وجود ہی لوگوں کو مشتعل کررہا ہے۔'عالم نے 'آرٹیکل 14' میں شائع ایک مضمون میں لکھا، 'ذاکر حسین کو یہ نوٹس کیوں دیا گیا؟ امن کون بگاڑے گا؟ دوسرا فریق امن میں خلل ڈالے گا۔لیکن یہ ذمہ داری بھی حسین پر ڈال دی گئی ہے۔یہ کچھ ایسا ہی ہے کہ براہ کرم کچھ ایسا نہ کریں جس کی وجہ سے دوسرا شخص کچھ غلط کرے۔'تشدد کا الزام اصل مجرموں سے ان لوگوں کی طرف منتقل ہوگیا ہے جو انہیں تشدد کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔'

نیشنل کیپٹل ریجن کے گریٹر نوئیڈا اور نوئیڈا کے اشرافیہ اور مخلوط علاقوں میں بھی 2023 کے رمضان کے دوران تراویح کی نماز پڑھنے کے لیے جمع لوگوں کے گروپ (ہمیشہ بغیر کسی لاؤڈ اسپیکر کے ادا کرنے کے لیے) کو لے کر پڑوسیوں کے اعتراضات میں اضافہ ہوا ہے۔آرٹیکل 14 کی رپورٹ کے مطابق، 24 مارچ، 2023 کو نوئیڈا اسیکٹر 137 میں سپرٹیک ایکو ٹی میں ایک رہائشی سوسائٹی کے تقریباً آٹھ یا 10 لوگوں نے سوسائٹی کی پہلی منزل پر ایک چھوٹے سے پارٹی ہال میں تراویح کی نماز کو زبردستی روک دیا۔پولیس نے بعد میں کہا کہ تراویح نے قانون کو توڑا کیونکہ ضلع میں سی آر پی سی کی دفعہ 144 نافذ تھی، جو چار یا اس سے زیادہ لوگوں کے جمع ہونے پر پابندی لگاتی ہے۔یہ بالکل مضحکہ خیز ہے، جیسا کہ وکیل شاہ رخ عالم بتاتے ہیں، 'میرے خیال میں جب دفعہ 144 نافذ ہوتی ہے، تب بھی اس کا اطلاق عوامی مقامات جیسے ریستوران، مالز یا سوسائٹیز پر نہیں ہوتا۔ان لوگوں نے تراویح پڑھنے کے لیے سوسائٹی سے اجازت لی تھی۔آپ لوگوں کو مجاز عوامی مقامات پر جمع ہونے سے نہیں روک سکتے۔کیا آپ لوگوں سے یہ بھی کہیں گے کہ وہ پانچ سے زیادہ لوگوں کے گروپ میں ریستوران میں کھانا نہ کھائیں؟' کچھ دنوں بعد گریٹر نوئیڈا کے سپر ٹیک ایکو ولیج-2 میں ایک بار پھر سوسائٹی کے مکین دوسری سوسائٹی سے آئے اور سوسائٹی کے کمرشیل مارکیٹ کے اوپر تیسری منزل پر خالی کمرے میں مسلمانوں کے نماز پڑھنے پر اعتراض کیا۔اس کے بعد مسلمانوں نے نماز پڑھنا بند کردیا۔

دہلی یونیورسٹی میں ہندی کے پروفیسر اپوروانند ہمیں اس تفرقہ انگیز دور میں، بجا طور پر یاد دلاتے ہیں کہ برصغیر پاک وہند کے 20 ویں صدی کے سب سے مشہور ادیبوں میں سے ایک منشی پریم چند مسلمانوں کے اس عمل سے مسحور تھے۔اپنی یادگار زمانہ کہانی 'عیدگاہ' میں مسلمانوں کی باجماعت نماز کو شدت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے منشی پریم چند لکھتے ہیں؛ یہاں کوئی رتبہ اور عہدہ نہیں دیکھتا۔اسلام کی نگاہ میں سب برابر ہیں۔......کتنی باقاعدہ منظم جماعت ہے، لاکھوں آدمی ایک ساتھ جھکتے ہیں، ایک ساتھ دو زانو بیٹھ جاتے ہیں اور یہ عمل بار بار ہوتا ہے ایسا معلوم ہورہا ہے گویا بجلی کی لاکھوں بتیاں ایک ساتھ روشن ہو جائیں اور ایک ساتھ بجھ جائیں۔کتنا پر احترام رعب انگیز نظارہ ہے۔جس کی ہم آہنگی اور وسعت اور تعداد دلوں پر ایک وجدانی کیفیت پیدا کردیتی ہے۔گویا اخوت کا رشتہ ان تمام روحوں کو منسلک کیے ہوئے ہے۔

ہمارے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کی نماز نے منشی پریم چند کو عقیدت، فخر اور خوشی سے بھر دیا تھا۔آج ہمارے دل اتنے تنگ کیوں ہوگئے ہیں کہ یہ نمازیں بہت سے ہندوؤں کے دلوں میں ناراضگی اور شکایت پیدا کرتی ہیں اور بعض اوقات تشدد کا باعث بنتی ہیں؟ آج، جب ایک اپارٹمنٹ میں ناراض لوگوں کے چھوٹے چھوٹے گروہ مسلمانوں کی باجماعت نماز پر اعتراض کرتے ہیں اور انہیں روکنے میں کامیاب ہوتے ہیں، تو اس رہائشی کمپلیکس کے ایک ہزار یا اس سے زیادہ مکین خاموش کیوں رہتے ہیں؟ ہندوستان کے کسی بھی ہسپتال میں کسی عزیز کے رشتہ دار کے لیے ان کی صحت یابی کے لیے دعا کرنا بہت عام بات ہے۔بہت سے ہسپتالوں میں چھوٹے چھوٹے ہندو مندر بھی ہیں۔پھر ایک ہسپتال کا مینجمنٹ مسلمان عورت کو نماز پڑھنے کی اجازت دینے سے کیسے انکار کرسکتا ہے؟

میرے بچپن کے ملک میں، اگر کوئی شخص ٹرین میں نماز پڑھنا چاہتا تو دوسرے مسافر احتراماً اس کے لیے جگہ بناتے تھے اور اس کی نماز میں خلل نہ ڈالتے ہوئے خاموش رہتے تھے۔آج ٹرین میں نماز پڑھنا ایک مسلمان کے لیے ہمت کی بات ہے اور اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو آپ کو نوجوانوں کے ایک ایسے شرپسند گروہ کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے جو ہنومان چالیسہ بلند آواز سے پڑھ کر آپ کو اکساتے ہیں۔اگر آپ مسلمان ہیں، تو آپ کو مسلسل یہ خطرہ درپیش ہے کہ آپ کی نماز کو جرم سمجھا جائے۔کچھ آوازیں یہ پوچھنے کے لیے اٹھ رہی ہیں کہ کس قانونی اور انسانی اصولوں کے تحت نماز پڑھنے والوں پر دوسرے مذاہب کے لوگوں کے خلاف نفرت پھیلانے کا الزام لگایا جاسکتا ہے؟ آج، ایسا کیوں ہے کہ مسلمانوں کی نماز کا ایک سادہ سا عمل بہت سے لوگوں کو شکایت اور تشدد پر اکساتا ہے اور پولیس کو ان کی مجرمانہ جوابدہی کے لیے آمادہ کرتا ہے؟ میں آج کے ہندوستان کو مشکل سے پہچان پاتا ہوں۔یہ اس ملک سے بہت الگ ہوگیا ہے جس میں میں پلا بڑھا ہوں۔میں سید روبیل حیدر زیدی کے تحقیقی تعاون کے لیے ان کا مشکور ہوں۔

(بہ شکریہ: دی وائر اردو)

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow., Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

احمد ابراہیم علوی اور لکھنؤ کے 'آتش پرست'

معصوم مرادآبادی

لکھنؤ کو تہذیب وشائستگی کا شہر اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہاں کسی زمانے میں سڑک چلتے لوگ بھی ادب وآداب سے گفتگو کرتے تھے، لیکن اب لکھنؤ کی وہ پہچان باقی نہیں رہ گئی ہے۔ آج لکھنؤ کی پہچان یہاں کی تاریخی عمارتوں سے ہے یا پھر ان لوگوں کی وجہ سے جو مشکل حالات میں بھی لکھنوی تہذیب کو سینے سے لگائے کسی کونے کھدرے میں خاموش بیٹھے ہیں۔ ایسے ہی نادر ونایاب لوگوں میں ایک شخصیت سینئر صحافی احمد ابراہیم علوی کی بھی ہے۔ انھوں نے لکھنوی تہذیب کو ایک ایسے زمانے میں سجو کر رکھا ہے جب شہروں کی پہچان ان کی تاریخ وتہذیب کی بجائے کھانوں اور پکوانوں سے ہونے لگی ہے۔ لکھنؤ میں آج کل ٹنڈے کبابی کا بڑا زور ہے۔ پچھلے دنوں کیفی اکیڈمی کی ایک تقریب میں لکھنؤ جانا ہوا تو ایک صاحب نے میرا نام سن کر کہا کہ ''اچھا اچھا آپ اسی مرادآباد سے آئے ہیں جہاں کی بریانی بہت مشہور ہے۔'' حالانکہ مرادآباد میں جو کچھ پکایا جاتا ہے اسے بریانی نہیں پلاؤ کہا جاتا ہے۔ اسی طرح دہلی کو لوگ اب میر وغالب کی بجائے نہاری اور قورمے سے زیادہ پہچانتے ہیں۔ جب شہروں کی اصل شناخت شکم میں سما جائے تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ المیہ کتنا گہرا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ بہرحال آج مجھے یہاں اپنے بزرگ دوست احمد ابراہیم علوی کے بارے میں گفتگو کرنی ہے، جو ایک دن مجھے لکھنؤ کی نہاری اور کلچے کھلانے بہت دور لے گئے تھے، ان کی تمام تر محبت اور خلوص کے باوجود مجھے اس میں کوئی ذائقہ محسوس نہیں ہوا۔ پھر بھی ابراہیم بھائی کا دل رکھنے کے لیے میں نے لکھنؤ کے نہاری اور کلچوں کی تعریف کی۔

ابراہیم بھائی ایک شائستہ اور خوش پوش انسان ہیں۔ ہمیشہ سوٹ بوٹ اور ٹائی میں نظر آتے ہیں۔ برسوں پہلے جب کسی نے لکھنؤ میں ایک اردو اخبار کے ایڈیٹر کے طور پر ان کا تعارف کرایا تو مجھے ان پر یقین نہیں آیا۔ کسی اردو اخبار کا ایڈیٹر اتنا خوش پوش بھی ہوسکتا ہے، یہ میں نے پہلی بار دیکھا تھا۔ اردو اخبارات کے مدیران کی شناخت میں فارسی کی یہ ترکیب خاصی کارآمد ثابت ہوئی ہے۔ ''پیر، باورچی، بھشتی، خر۔'' یعنی وہ اخبار کے مالک، ایڈیٹر، پرنٹر و پبلشر اور اس کے علاوہ جو کچھ بھی ممکن ہے سب کچھ ہوتے ہیں۔ مجھے حیرت اس بات پر تھی کہ ابراہیم علوی ان تمام صفات کے باوجود بڑے خوش پوش اور خوبصورت تھے۔ انھوں نے اپنے اخبار ''آگ'' کا اجراء پندرہ روزہ کے طور پر کیا تھا، لیکن اس کا اصل بانکپن روزنامہ ہونے کے بعد سامنے آیا اور اس دور کو لکھنؤ کے 'دورِ ابراہیمی' سے تعبیر کیا گیا۔ انور ندیم کے لفظوں میں:

''آج لکھنؤ کے اردو والے 'دورِ ابراہیمی' میں سانس لے رہے ہیں۔ علوی صاحب کو ہم نے برسوں پہلے ان کے کاکوری پس منظر کی خود پسند لن ترانیوں کی بغل میں اس پندرہ روزہ اخبار کے ساتھ دیکھا تھا، جس کی جلتی بجھتی آگ حلقۂ احباب میں مذاق وتمسخر کا موضوع بنی رہتی تھی۔ یقیناً یہ حیرت ومسرت کا مقام ہے کہ جناب احمد نے اپنے لیے جس کیریر، جس اخبار کا سپنا دیکھا تھا، اس نے مقدس آگ کے روشن الاؤ سے اہلِ وطن کو نواز دیا، کسی تحریک کا نام لیے بغیر درجنوں لوگوں کو اردو نثر وصحافت کی خدمت کے لیے تیار کرلیا۔''

(فلیپ 'ادبی ہستیاں وبستیاں')

اس میں کوئی شک نہیں کہ ابراہیم بھائی کی اصل شناخت کاکوری کی وہ خانقاہ ہے جس کا دیدار انھوں نے برسوں پہلے ہمیں بھی کرایا تھا اور وہ ایک ٹیمپو میں بٹھا کر ہمیں وہاں لے گئے تھے۔ واقعی وہاں جاکر بڑا روحانی سکون حاصل ہوا تھا۔ ایسا ہی جیسا کہ ابراہیم بھائی کے ہیلتھ اسکوائر والے مکان میں محسوس ہوتا ہے۔ لکھنؤ والے ان کی اس روحانی نسبت کی وجہ سے ان سے مرعوب ہیں یا پھر ان کی 'آگ' والی صحافت کی وجہ سے، یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ لکھنؤ والے انھیں دل وجان سے چاہتے ہیں، لیکن ان سے اتنا ہی دور بھی رہتے ہیں جتنا کہ آتش پرست آگ سے۔ اس کا عملی تجربہ ہمیں گزشتہ سال اس وقت ہوا جب اترپردیش اردو اکاڈمی نے اردو صحافت کے دوسو سال کی تکمیل پر ایک قومی سیمینار برپا کیا تھا۔ ابراہیم بھائی اور میں اس سیمینار میں ایک ساتھ پہنچے تھے۔ اسٹیج سج رہا تھا۔ مجھے امید تھی کہ اردو صحافت پر اس اہم سیمینار کی صدارت ابراہیم بھائی کو سونپی جائے گی، کیونکہ وہی اس وقت لکھنؤ میں اردو کے سب سے سینئر صحافی ہیں، مگر پروگرام کے آخر تک بھی انھیں اسٹیج پر نہیں بلایا گیا۔ بعد کو میں نے ناظم سیمینار سے اس کی وجہ دریافت کی تو انھوں نے کہا کہ ''ابراہیم بھائی کبھی کبھی جوش خطابت میں خود پروگرام کے میزبانوں کی ہی بخیہ ادھیڑ دیتے ہیں، اس لیے یہ احتیاط برتی گئی۔'' میرا خیال ہے کہ اس سیمینار کا عنوان اگر 'اردو صحافت سیمینار' کی بجائے 'اردو احتیاط سیمینار' ہوتا تو زیادہ بہتر تھا، کیونکہ دوروزہ سیمینار میں صحافیوں سے اتنی احتیاط برتی گئی تھی کہ کسی بھی صحافی کو اسٹیج پر نہیں بٹھایا گیا۔ سب پروفیسر حضرات ہی صدارت ونظامت اور مہمان خصوصی کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ ابراہیم بھائی کا کہنا ہے کہ ان کے ساتھ اس بھید بھاؤ کا آغاز اس وقت سے ہوا ہے جب سے اعظم گڑھ کا ایک اسکالر براستہ دہلی لکھنؤ پہنچا ہے۔ احمد ابراہیم علوی جنھیں لکھنؤ والے 'ابراہیم بھائی' کے مختصر نام سے پکارتے ہیں، میرے پرانے اور مخلص کرم فرما ہیں۔ ان سے میرے تعلقات کا دورانیہ تقریباً ساڑھے تین دہائیوں کو محیط ہے۔ شاید ہی کبھی ایسا ہوا ہو کہ میرا لکھنؤ یا ابراہیم بھائی کا دہلی کا سفر ہو اور دونوں کی ملاقات نہ ہوئی ہو۔

وہ لکھنوی تہذیب، شرافت اور شائستگی کے ساتھ ساتھ پوری طرح صحافت کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں۔ حالانکہ رضوان فاروقی نہ جانے کب سے انھیں شاعری کے پالے میں لانے کی کوشش کررہے ہیں، لیکن ابراہیم بھائی ان کے قابو میں نہیں آرہے ہیں۔ جب بھی ابراہیم بھائی کا دروازہ کھٹ کھٹائیے تو وہاں سے رضوان فاروقی یہ کہتے ہوئے برآمد ہوتے ہیں کہ ''ایک شعری نشست کے سلسلہ میں آیا ہوا تھا۔'' ابراہیم بھائی کی مروت کہئے یا شرافت کہ وہ رضوان فاروقی کو کبھی منع نہیں کرتے اور ان کے کہنے پر ہر شعری نشست کی صدارت کے لیے تیار ہوجاتے ہیں۔ رضوان فاروقی کا معاملہ یہ ہے کہ وہ جب تک کتابت وصحافت کی دنیا میں تھے تو اچھے بھلے آدمی تھے، لیکن جب سے انھیں شاعری کا عارضہ لاحق ہوا ہے، وہ کسی کام کے نہیں رہے ہیں۔ انھیں دیکھ کر ہمیں اکثر ایک لطیفہ یاد آتا ہے۔ دو پرانے دوست ایک عرصہ بعد روبرو ہوئے تو ایک دوسرے کی خیریت دریافت کرنے کے بعد بچوں کے بارے میں پوچھنے لگے۔ ایک دوست نے کہا کہ ''تین لڑکے تھے، مگر اب تو بس ایک ہی ہے۔'' اس پر دوسرے دوست نے تیسرے بیٹے کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا ''وہ شاعر ہوگیا۔''

جہاں تک ابراہیم بھائی کا معاملہ ہے وہ خالص صحافی ہیں اور ان کی پوری زندگی اردو صحافت کے بال و پر سنوارتے ہوئے گزری ہے۔ ان سے میری شناسائی کا واحد حوالہ بھی صحافت ہی ہے۔ حالانکہ وہ بہت اچھے فکشن رائٹر ہونے کے ناطے ادب کی دنیا میں بھی دخیل ہیں، لیکن انھوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ صحافت میں گزارا ہے، اس لیے میں انھیں ایک بہترین صحافی کے طور پر زیادہ جانتا ہوں۔ ان کی صحافتی تربیت حیات اللہ انصاری کے ہاتھوں ہوئی ہے اور انھوں نے روزنامہ 'قومی آواز' میں ان کی سرپرستی میں کام کیا ہے۔ حیات اللہ انصاری ان کی صلاحیتوں کے قدردان تھے۔ احمد ابراہیم علوی اب اپنی عمر کے 83 برس مکمل کرچکے ہیں، لیکن صحت کے معاملے میں پوری طرح ہشاش بشاش ہیں۔ اس کی ایک وجہ تو غالباً 'ہیلتھ اسکوائر' میں ان کی رہائش ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ خود کھانے کی بجائے دوسروں کو کھلانے پر یقین رکھتے ہیں۔ لکھنؤ کے پچھلے سفر میں جب میں نے ان سے ملنے کی خواہش ظاہر کی تو وہ خود ہی ڈرائیور سمیت اپنی گاڑی میں بیٹھ کر 'ردا ہوٹل' آگئے اور کچھ دیر کی گفتگو کے بعد کہا کہ ''چلئے ٹنڈے کے کباب کھاتے ہیں۔'' امین آباد میں ٹنڈے کبابی کی بڑی سی دکان میں لے جاکر انھوں نے کبابوں کا آرڈر دیا اور اپنے حصہ کے کباب بھی مجھے ہی کھلا دیئے۔

ابراہیم بھائی دوستوں پر خرچ کرنے کے معاملے میں بہت بڑا دل رکھتے ہیں۔ 2010 کا قصہ ہے۔ حیدرآباد میں روزنامہ 'سیاست' نے اردو صحافت کے حوالے سے ایک عالمی کانفرنس منعقد کی تھی۔ اس میں پاکستان سے بزرگ صحافی محمود شام اور جنگ کے ایڈیٹر سہیل وڑائچ کے علاوہ ہندوستان کے کئی شہروں سے اردو مدیران حیدرآباد میں جمع تھے۔ ابراہیم بھائی لکھنؤ سے اور میں دہلی سے وہاں پہنچے تھے۔ کانپور سے 'انوار قوم' کے ایڈیٹر زبیر فاروقی بھی تھے۔ کانفرنس ختم ہونے کے بعد ہم تینوں کو ایک ہی فلائٹ سے دہلی آنا تھا۔ حیدرآباد کے خوبصورت ایئرپورٹ پر چائے کی خواہش نے زور مارا۔ ایک چائے کی قیمت دوسو روپے تھی۔ ہم چائے پینے کی خواہش ہی کو پینے کا ارادہ کررہے تھے کہ پیچھے سے ابراہیم بھائی نے پورے چھ سو روپے نکال کر کیش کاؤنٹر پر دیدیئے۔ اس طرح ابراہیم بھائی کی مہربانی سے ہم نے ایئرپورٹ کی نہایت مہنگی چائے نوش کی۔ حیدرآباد کی اس تاریخی کانفرنس کا ایک اور واقعہ یاد ہے جس کے بعد ابراہیم بھائی ہم سے کافی عرصہ ناراض بھی رہے۔ کانفرنس کے ایک سیشن میں احمد سعید ملیح آبادی، محمود شام، سہیل وڑائچ، ابراہیم بھائی اور یہ خاکسار ایک ساتھ اسٹیج پر تھے۔ ابراہیم بھائی جب تقریر کرنے کھڑے ہوئے تو انھوں نے اردو صحافت سے زیادہ اپنے اخبار ''آگ'' پر گفتگو کی اور کچھ مبالغہ سے کام لیا، جو وہ اکثر اپنی تقریروں میں کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ''میرے اخبار کی اشاعت لاکھوں میں ہے اور وہ 'ٹائمز آف انڈیا' پریس میں چھپتا ہے۔ لکھنؤ میں اتنا بڑا دفتر بھی کسی اردو اخبار کے پاس نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔'' ان کی گفتگو سن کر لوگوں کے کان کھڑے ہوئے اور چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ یہ باتیں انھوں نے حیدرآباد کے اسی روزنامہ 'سیاست' کے پروگرام میں کہیں تھیں، جو بلاشبہ اردو کا سب سے بڑا اور معیاری اخبار ہے۔ اس کا دفتر بھی نہایت کشادہ اور بڑی بلڈنگ میں ہے۔ شام کو پروگرام ختم ہونے کے بعد جب مہمانوں کو 'سیاست' کے دفتر لے جایا گیا تو میں نے ابراہیم بھائی سے مذاقاً کہا کہ ''کیا آپ کا دفتر اس سے بھی بڑا ہے۔'' وہ میری بات کا برا مان گئے۔ بہرحال مجھے امید ہے کہ وہ اس واقعہ کو نقل کرنے کا برا نہیں مانیں گے، مگر اس میں کیا شک ہے 'آگ' نے روزنامہ ہونے کے بعد احمد ابراہیم علوی کی ادارت میں ترقی کی جو منزلیں طے کی ہیں وہ اس عرصے میں لکھنؤ کے کسی اور اردو اخبار نے طے نہیں کیں۔

ابراہیم بھائی نے ''آگ'' کا اجراء 1960 میں میری پیدائش سے بھی پہلے کیا تھا۔ 'آگ' برسوں پندرہ روزہ اخبار کی شکل میں نکلتا رہا، لیکن اس کا اصل بانکپن اس وقت سامنے آیا جب انھوں نے کاظم علی خاں سے ایک معاہدہ کرکے اس کی ملکیت ان کے نام کردی مگر ادارت اپنے ہی نام رکھی۔ ابراہیم بھائی جتنے بھی دن اس اخبار کے ایڈیٹر رہے، پابندی سے شام کو اس کے دفتر جاتے تھے۔ ان کے گھر پر اردو، ہندی اور انگریزی کے تمام اخبار آتے تھے، جن کی مدد سے وہ اپنا اداریہ لکھتے تھے۔ رات گئے واپس آتے اور پھر صبح کو بوقت فجر بیدار ہوجاتے۔ صبح کو فجر کی نماز میں ڈاکٹر طارق علوی سے ان کی ملاقات ہوتی تو وہ ان کی نبض چیک کیا کرتے تھے جو ہمیشہ ان کی صحت کا سراغ دیتی تھی۔ خدا ان کی نبض کو ہمیشہ ڈاکٹر طارق علوی جیسے نباض کے ہاتھوں میں محفوظ رکھے۔

masoom.moradabadi@gmail.com

غزل

شوکت محمود شوکت

طبیعت میں نہیں ٹھہراؤ یکسر
سنبھلتا ہی نہیں ہے قلبِ مضطر
اگرچہ خود کو بھی بھولے ہیں، لیکن
محبت کے ہیں سب اسباق ازبر
کبھی جاہ وحشم پر تھے جو نازاں
انھیں پھرتے ہوئے دیکھا ہے دردر
عجب اک دور ہے بے گانگی کا
بپا ہونے لگی ہو جیسے محشر
بڑھی ہے اس قدر دل کی اداسی
نظر آتے ہیں پھیکے سارے منظر
مزاجِ یار کیا برہم ہوا ہے
بدل جیسے گئے دنیا کے تیور
ملن کی آس لے کر، دل میں شوکت
گزر آخر گیا تشنہ، دسمبر

غزل

منصور محور

تم نے خود تنقیص کا موقع میتر کر دیا
یوں پسارا پیروں کو کہ تنگ چادر کر دیا
ظلم کے ردِ عمل نے کیا میتر کر دیا
پھول جیسے ہاتھ میں بھی تیغ وخنجر کر دیا
بت کے جیسی ساکت وجامد ہے کچھ حرکت نہیں
حادثے نے موم سی گڑیا کو پتھر کر دیا
جب نہ جرأت زورِ بازو آزمانے کی ہوئی
وار بزدل نے میرے پیچھے پلٹ کر کردیا
اب وہی میری ڈگر کی مشکلیں بن نے لگے
میں نے جن کے راستے سے دور ٹھوکر کردیا
کارواں منزل پہ پہنچے، اب تمہیں امید کیوں
تم نے ہی جب منتخب رہزن کو رہبر کر دیا
چاندنی ہی چاندنی ہو زندگی میں اس لئے
دل کو دل رکھا نہیں، اک چاند کا گھر کردیا
کیا فسادوں کی نظر امن و اماں کو لگ گئی
اجڑا اجڑا ہرطرف یہ کس نے منظر کر دیا
مثلِ پتھر دل جو تھے وہ موم جیسے ہو گئے
میں نے جب اخلاق اپنا ان پہ ظاہر کر دیا
بزمِ انجم کی میں بھی رونق تھا اے محور کبھی
آسماں سے دورِ گردش نے زمیں پر کر دیا

****

منورراناکی یادمیں

گزشتہ سے پیوستہ، دوسری اور آخری قسط

محمد اویس سنبھلی (لکھنؤ)

منوررانا انتہائی خوش مزاج اور زندہ دل انسان تھے۔ بزرگوں کی محفل میں بیٹھ کر انھوں نے علم مجلسی حاصل کیا اور گفتگو کا سلیقہ سیکھا۔ خود کہتے تھے کہ 'میں نے اپنے بزرگوں کی جوتیاں اتنی سیدھی کی ہیں کہ ان جوتیوں کی خوشبو میری انگلیوں میں بس گئی ہے، کچھ بھی لکھتا ہوں، اچھا ہوجاتا ہے' گذشتہ 40 برس کے واقعات ان کے دل ودماغ میں ایسے محفوظ تھے، جیسے کل کی بات ہو اور ان واقعات کو بیان کرنے کا سلیقہ بھی انھیں خوب آتا تھا۔ لکھنؤ کے نئے پرانے شاعروں کی محفل ان کے یہاں خوب جمتی تھی اور دنیا جہاں کی باتیں اس محفل میں ہوتی تھیں۔ اکثر لوگ اسے ''غیبت کدہ'' کہتے تھے، کیونکہ وہاں اس کے علاوہ کوئی دوسرا کام ہوتا ہی نہ تھا۔

منوررانا کو مختلف تنظیموں اور اداروں کی طرف سے کئی ایوارڈ بھی ملے۔ ان میں ساہتیہ اکادمی ایوارڈ بھی شامل ہے، جسے 2014ء میں 'عدم رواداری' کے خلاف اُنھوں نے واپس کردیا تھا، اس کے بعد اُنھوں نے کوئی بھی سرکاری ایوارڈ قبول نہیں کیا۔ منور رانا کو سرخیوں میں بنے رہنے کا ہنر آتا تھا۔ رویش کمار نے ایک کے بعد ایک اُن سے کئی انٹرویو کیے، جس سے ان کی شہرت میں خوب اضافہ ہوا۔ وہ اُترپردیش اردو اکادمی کے صدر بھی رہے اور اس عرصہ میں اُنھوں نے شعراء وادباء کو ملنے والے وظیفہ کی رقم دوگنا کردی۔ اس زمانے میں نواز دیوبندی اکادمی کے چیرمین تھے۔ دو مختلف سوچ کے افراد کے درمیان ٹکراؤ کے سبب منوررانا نے اکادمی کے صدر کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا۔

منوررانا سے میری پہلی بالمشافہ ملاقات 2011ء میں سنبھل میں ہوئی تھی۔ اس سے قبل میں ان کی کتاب 'سفید جنگلی کبوتر' پڑھ چکا تھا اور ان کو لکھنؤ کی ادبی محفلوں میں خوب دیکھا بھی تھا اور مختلف مشاعروں میں سنا بھی۔ ''سفید جنگلی کبوتر'' میں ان کی تحریر ''اگر میرا ابھی ایک بھائی لڑکپن میں نہیں مرتا'' آج بھی ذہن میں تازہ ہے۔ یہ تحریر منوررانا کے ٹوٹے ہوئے دل کی جھنکار ہے۔ انھوں نے اپنے درد کو اس انداز سے الفاظ کے قالب میں ڈھالا ہے کہ پڑھنے والوں کی آنکھیں نم ہوئے بغیر نہیں رہ سکتیں۔ اس تحریر کے دو اقتباس پڑھئے اور ان کے درد کو محسوس کیجئے:

''میری سزا تم نے ابو کے کمزور کاندھوں کو دے دی۔ وہ ساری زندگی تمہاری آمد کے منتظر رہے۔ خدا کسی کو بھی انتظار کے اس کرب سے آشنا نہ کرے۔ وہ ہر خوشی کے موقع پر تمہارے بچوں کو دیکھ کر گھٹی گھٹی آواز میں رونے لگتے تھے۔ وہ تمہاری بیوہ کی سونی کلائیاں دیکھ کر کانپنے لگتے تھے۔ لیکن میرے بھائی میں ابھی سزا کے مراحل سے گزر رہا ہوں۔ تمہیں تو مجھے بھی کاندھا دینا تھا۔''

☆

''رائے بریلی میں گھر سے عیدگاہ جاتے ہوئے ہمارا آبائی قبرستان پڑتا ہے۔ کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ شاید بزرگوں نے عیدگاہ کے راستے پر قبرستان اس لیے آباد کیا ہوگا کہ زندگی ہمیشہ اپنے انجام سے واقف رہے۔ یحییٰ کا بیٹا جو تقریباً 18 برس کا ہو رہا ہے۔ اس نے اپنا بچپن، وہ بھی عید یا بقرعید کا دن 'نماز' سے واپسی کے بعد کیسے گزارا ہوگا، اس کا اندازہ بھی نہیں لگایا جاسکتا۔''

منوررانا کی نثر مجھے ان کی شاعری سے زیادہ پسند ہے۔ ان کی نثر آبشار کی طرح ہے کہ جس سے سارا وجود شرابور ہوجائے۔ ان کو باقاعدہ سمجھنے اور شعر وادب سے غیر معمولی وابستگی اور ان کی فنی توقیت کے لیے ان کی نثر کا مطالعہ ضروری ہے۔ انھوں نے اپنی نثر میں لکھنؤ، کلکتہ اور الٰہ آباد کی تعریف وتوصیف اور تنقید میں جو جملے لکھے ہیں وہ پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ دیکھئے کس خوبصورت انداز میں انھوں نے ان شہروں کی نقش گری کی ہے:

''لکھنؤ ہندوستان کے فنونِ لطیفہ کی راجدھانی ہے۔ یہ آج تک تہذیب وثقافت کا سب سے اُونچا مینار ہے، جسے سیاست اور نفرت کا زلزلہ بھی ہلا نہیں سکا۔''

☆

''لکھنؤ اگر ایک طرف اپنی حاضر جوابی، خوش مزاجی، بذلہ سنجی، شاداب چہرگی، دوست نوازی اور قلندرانہ روش کے لیے مشہور ہے تو دوسری طرف ادبی تنگ نظری، خود پرستی، ادیبوں کی گھٹیا معرکہ آرائیوں، بے جا ٹھٹھول بازی اور دوسروں کی شخصیت میں کیڑے نکالنے کے لیے بھی بدنام ہے۔''

☆

''بنگال کے پھول، بنگال کی خوشبو، بنگال کی آنکھیں، بنگال کی زلفیں اور بنگال کی مٹی اُبٹن کی طرح سے ساری عمر چھڑائے نہیں چھوٹتیں۔۔۔ کلکتہ کی مادری زبان نہ بنگالی ہے، نہ ہندی، نہ اردو، نہ ہی انگریزی۔ کلکتے کی مادری زبان محبت ہے، صرف محبت۔ کیونکہ ماں اپنے بیٹے کو اپنی ہی زبان سکھاتی ہے۔ اور دنیا کی ہر ماں کی زبان محبت کی زبان ہوا کرتی ہے۔۔۔ کلکتہ آگ کو پسند کرتا ہے، کلکتہ شیر ہے، شیروں کو پسند کرتا ہے۔ ہر ظلم کے خلاف اگر آواز اُٹھانا بغاوت ہے تو کلکتہ باغی ہے اور باغیوں سے محبت کرتا ہے۔''

☆

''کلکتہ زبان کا وہ جڑاؤ کنگن ہے، جس میں اردو، فارسی اور عربی کے ہزارہا نادر ونایاب نگینے جڑے ہیں۔۔۔ فورٹ ولیم کالج کی نثری خدمات کا اتنا شہرہ ہوا کہ اس کی گونج میں مغربی بنگال کی شاعری شہر کے شور میں پنگھٹ کا گیت بن کر رہ گئی۔ مغربی بنگال کی ادبی خدمات پر باہر والوں نے زیادہ تر جو بھی کام کیے، وہ سیلاب زدہ علاقے کے فضائی دورے کی طرح کیا۔ لہٰذا مغربی بنگال کا بیشتر ادب کائی میں چھپی جھیل کی طرح ہوکر رہ گیا۔ خاص طور سے مغربی بنگال کے شعری ادب کے چاند کو جانب دارانہ تنقید اور غیر ذمہ دارانہ تحقیق کا گہن لگ گیا۔''

☆

''الٰہ آباد وہ قصہ ہے، جسے جتنا سنا جائے کم ہے، وہ کتاب ہے، جسے پڑھنا شروع کیجئے تو ضخامت بڑھتی جائے۔ وہ لوک گیت ہے، جس کی مٹھاس ہر عمر کے لوگوں کو دیوانہ بنا دیتی ہے۔ کسی بھی مٹھاس کا ذائقہ اتنی ہی دیر تک زبان محسوس کرتی ہے جب تک مٹھاس ہوتی ہے۔ لیکن تہذیب وہ ذائقہ ہے، جو در ودیوار پر نقش ہوجاتی ہے۔ الٰہ آباد تو بڑی عمر کا وہ بچہ ہے، جس کی رگوں میں بجائے خون کے گنگا دوڑتی رہتی ہے، الٰہ آباد وہ میلہ ہے، جہاں لوگ کھوتے نہیں، بلکہ کھوئے ہوئے مل جاتے ہیں۔''

بغیر نقشہ کا مکان، سفید جنگلی کبوتر، چہرے یاد رہتے ہیں، ڈھلان سے اُترتے ہوئے، پھنک تال منوررانا کی نثری یادگار ہیں۔ ان کے پاس الفاظ کا بڑا ذخیرہ ہے۔ اپنی گفتگو کو سمیٹنے اور پھیلانے کا انھیں ملکہ حاصل تھا۔ ایجاز واطناب غزل کی خوبی ہے، مگر منوررانا نثر میں بھی کبھی کبھی وہ یہ خوبی پیدا کردیتے تھے۔ بقول حفیظ نعمانی:

''منور کسی کی شان میں قصیدہ لکھیں، یا کسی کی کھال اُدھیڑیں، کسی کے غم میں خود بھی روئیں یا کسی واقعہ کی منظر کشی کریں، ان کی تحریر پر نظر پھسلتی چلی جاتی ہے، جس کا ذائقہ ہی کچھ اور ہے''۔

خیر! ذکر ہو رہا تھا منوررانا کے سنبھل آنے کا۔ سنبھل وہ اپنے علاج کے سلسلہ میں آئے تھے۔ ڈاکٹر طارق قمر کے دولت کدہ پر ان کا قیام تھا۔ طارق بھائی نے فون سے یہ اطلاع دی تھی کہ منوررانا سنبھل آئے ہوئے ہیں اور آپ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں، اتنا کہتے ہوئے انھوں نے فون منوررانا کو دے دیا۔ منوررانا کی آواز میں بلا کی کشش تھی۔ اسی مخصوص آواز میں منوررانا نے پوچھا 'ہاں بھئی اویس میاں! کیسے ہیں؟، پھر شکایتی لہجہ میں بس اتنا کہا ''آپ لکھنؤ میں تو ملاقات کے لیے آتے نہیں، خیال ہوا کہ سنبھل میں ہی آپ سے ملاقات کرلی جائے''۔ ان کا یہ خاص انداز گفتگو تھا۔

جس زمانے کی یہ بات ہے، میں اردو زبان وادب کے باب الداخلہ پر دستک دے رہا تھا۔ اردو اور اردو اداروں کے حوالے سے اخبارات میں میرے مراسلے مسلسل شائع ہو رہے تھے۔ منوررانا اس سے قبل ایک مرتبہ فون پر میری حوصلہ افزائی بھی کرچکے تھے، لیکن مجھے اس وقت اس کا خوب احساس تھا کہ یہ سب طارق بھائی کی محبتوں کا ہی نتیجہ ہے۔ سنبھل میں ان سے ملاقات کا سبب بھی یہی محبت تھی۔ خیر! سنبھل میں ان سے ملاقات کے لیے پہنچا تو دیکھا ڈاکٹر نسیم الظفر صاحب انتہائی شائستہ لہجے میں منوررانا سے گفتگو کررہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی جیب خاص سے ایک ایک ہزار کے نئے نوٹ بڑی تعداد میں جھلک رہے تھے۔ بالکل ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے منوررانا نے ابھی ابھی یہ نوٹ ان کے حوالے کئے ہوں۔ یوں بھی یہ حقیقت ہے کہ منوررانا اپنے کلام پر ڈاکٹر نسیم الظفر سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ علم عروض اور زبان وبیان پر ڈاکٹر صاحب کی گہری نظر ہے۔ سنبھل میں ان کے شاگردوں کی تعداد اتنی ہے کہ ان کے تذکرہ پر ایک ضخیم کتاب مرتب کی جاسکتی ہے۔ ڈاکٹر منور تابش سنبھلی بھی لال رنگ کے انتہائی چمکدار کرتے میں صوفے پر بیٹھے مسکرا رہے تھے۔ ڈاکٹر طارق قمر مہمان نوازی میں مصروف تھے۔ ڈاکٹر فرقان سنبھلی اس زمانے میں روزنامہ 'راشٹریہ سہارا' سے وابستہ تھے۔ انھوں نے اس موقع پر منوررانا سے ایک مختصر انٹرویو بھی کیا تھا، جو اگلے ہی دن روزنامہ 'راشٹریہ سہارا' میں شائع ہوا۔

بہرحال اس ملاقات کے بعد منوررانا سے کسی نہ کسی طور پر رابطہ میں رہنے کی کوششیں کرتا رہا، ملاقاتیں بھی ہوتی رہیں، لیکن ایک واقعہ نے اس تعلق کو تقریباً ختم کردیا۔ مارچ 2015ء میں فخرالدین علی احمد میموریل کمیٹی کی جانب سے سنبھل میں ایک مشاعرہ منعقد ہونا تھا۔ کمیٹی کی جانب سے مشاعرہ کا کنوینر راقم الحروف کو بنایا گیا تھا۔ شعراء کی فہرست تیار کرنے میں رئیس انصاری [جنھیں ہم رئیس ماموں کہتے ہیں] نے نہ صرف رہنمائی کی، بلکہ تمام شعراء سے خود ہی رابطہ بھی کیا اور ان سے معاملات بھی خود ہی طے کرادیئے۔ میں نے جب منوررانا کو فہرست میں شامل کرنے کی بات کہی تو انھوں نے کہا کہ ان سے تم خود بات کرلو۔

اگلے روز منوررانا سے ملاقات کے لیے جانا ہوا۔ بڑی محبت سے ملے۔ میں نے سنبھل میں ہونے والے مشاعرہ کا ذکر کیا تو کہنے لگے کل رئیس آئے تھے، انھوں نے تذکرہ کیا تھا۔ میں نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ اس مرتبہ آپ بھی سنبھل چلیں۔ کہنے لگے کہ تمہارا بجٹ بگڑ جائے گا، پھر کہا کہ تم نے میرے لیے کتنا بجٹ اپنے ذہن میں سوچا ہے؟۔ میں نے کہا کہ میں آپ کو 35/ہزار روپے دے سکتا ہوں۔ کہنے لگے اویس میاں! تم سے بڑی محبتوں کا رشتہ ہے۔ دیکھو! اگر بلانا ہی چاہتے ہو تو 50/ہزار روپے کا نظم کردو، میں پہنچ جاؤں گا، ورنہ وعدہ تو کرسکتا ہوں پہنچنا مشکل ہے۔ ہم نے ان کی بات کا احترام کیا اور اسی کے مطابق بات طے ہوگئی۔ میں جب ان کے گھر سے واپس ہونے لگا تو انھوں نے نوشاد مومن اور سنجر ہلال بھارتی کی مرتبہ کتاب ''تین شہروں کا چوتھا آدمی منوررانا'' حفیظ نعمانی صاحب کے لیے یہ لکھ کر دی کہ:

''ادب اور بے پناہ عقیدتوں کے ساتھ اپنے عہد کی تاریخ ساز شخصیت، جناب حفیظ نعمانی صاحب کی خدمت میں، جن کی شخصیت کی ادبی جادوگری نے مجھے نثر لکھنے اور پڑھنے کی توفیق عطا کی۔ آپ کا نالائق بھتیجا''

جس روز [28/مارچ 2015ء] مشاعرہ تھا، اس دن صبح سے ایک ایک کرکے سبھی مدعو شعراء کو فون کرنا شروع کیا۔ سب سے رابطہ ہوگیا، لیکن منور بھائی نے صبح سے شام تک ایک مرتبہ بھی فون نہیں اُٹھایا، حالانکہ گھر کے دوسرے افراد سے رابطہ کرنے پر اتنا علم ضرور ہوگیا تھا کہ وہ گھر پر ہی موجود ہیں۔ مشاعرہ ہوا اور بہت کامیاب بھی رہا۔ رئیس انصاری، جوہر کانپوری، عزم شاکری، حسن کاظمی، ندیم فرخ، سجاد جھنجھٹ، رضوان فاروقی، سیف بابر، خالد قیصر، سلیم تابش، ابوذر نوید نے خوب داد وصول کی۔ رئیس انصاری کو ان کے نہ آنے کا پہلے سے اندازہ تھا، حسن کاظمی نے تو خوب مزے لیے، دیگر شعراء نے بھی اُن کے اس طرح کے کئی واقعات سنائے۔ خالد قیصر نے اپنا بالکل ایسا ہی تجربہ شیئر کیا۔ شاید منوررانا کی یہ ایک ادا تھی، جو مجھے تو کم ازکم ستا گئی۔

2011ء میں سنبھل میں ہوئی ملاقات کے بعد ان کی عظمت کا جو قلعہ میرے ذہن میں تعمیر ہوا تھا، وہ ان کے اس عمل سے گویا زمیں بوس ہوگیا۔ اس کے بعد ان سے ذاتی رابطہ نہیں رہا۔ البتہ لکھنؤ کی ادبی محفلوں میں انھیں دور سے دیکھتا رہا۔ 4/مارچ 2018ء کو یوپی پریس کلب میں محترم شفاعت علی صدیقی کی مجموعی خدمات کے اعتراف میں منعقد ہونے والی ادبی تقریب کے موقع پر اُن سے آخری ملاقات ہوئی تھی۔ وہ کچھ دیر تک میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے رہے لیکن نہ وہ کچھ کہہ سکے اور نہ میں ہی کچھ بول پایا۔ اب تو کہنے سننے کی کوئی گنجائش بھی نہیں بچی۔ وعدہ کے باوجود سنبھل کے مشاعرے میں ان کا نہ آنا، ان کی ادا تھی یا کوئی اور مجبوری، اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے، لیکن آج کا سچ تو یہ ہے کہ منوررانا اپنی شاعری اور نثر کی وجہ سے صدیوں ہماری گفتگو کا موضوع بنے رہیں گے۔

جسم پر مٹی ملیں گے پاک ہوجائیں گے ہم
اے زمیں اک دن تیری خوراک ہوجائیں گے ہم

☆☆☆☆☆

’ضابطے پر مبنی نظام میں ہنگامہ آرائی کے پیش نظر ٹھوس ردعمل ضروری‘

مشترکہ کوششوں سے قوم مستقبل کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے اور ترقی یافتہ قوم بننے کے قابل ہوگی، ہمارا مقصد پوری حکومت کے نقطہ نظر کے ساتھ کام کرنا ہے: راجناتھ

نئی دہلی۔ (یو این آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے ضابطوں پر مبنی بین الاقوامی نظام میں ہنگامہ آرائی کے پیش نظر ہندوستان کے جارحانہ اور دفاعی ردعمل کو مضبوط کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ آج و یہاں نیول سویلین ایئر کے سلسلے میں منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر سنگھ نے کشیدہ جغرافیائی سیاسی سلامتی کے منظر نامے کی وجہ سے مسلح افواج کے لیے بڑھتی ہوئی پیچیدگیوں پر روشنی ڈالی اور جلد از جلد ملک کی اہم صلاحیت کو بڑھانے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا ”اگر ہم دفاع اور سلامتی کے نقطہ نظر سے پوری دہائی کا جائزہ لیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک غیر مستحکم دہائی رہی ہے۔ ہم دنیا کے مختلف علاقوں میں تنازعات اور جنگیں دیکھ رہے ہیں۔ ان چیزوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہمیں اپنی حفاظت کے لیے ایک منصوبہ، وسائل اور بجٹ کی ضرورت ہے اور مشاورتی انداز اپنانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں تمام اسٹیک ہولڈرز سے ان پٹ لینے کی ضرورت ہے کہ مستقبل کے چیلنجوں کا مقابلہ کیسے کیا جائے۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ فورسز کو بدلتے وقت کے مطابق لیس اور تیار رہنا چاہیے۔ وزیر دفاع نے زور دے کر کہا کہ فوج ایک بڑے مینڈیٹ اور پیچیدہ ڈھانچے کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے اور سویلین افرادی قوت "بغیر وردی والے سپاہی" اہم کردار ادا کرتے ہیں کیونکہ وہ فوجیوں کو اہم طاقت فراہم کرنے کے لیے پردے کے پیچھے کام کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حب الوطنی، بہادری اور نظم و ضبط فوجیوں کو قوم کو خطرات اور چیلنجوں سے بچانے کی اپنی ذمہ داری نبھانے میں مدد فراہم کرتا ہے اس لئے سویلین افرادی قوت کو ان اقدار کو اپنانا چاہیے تاکہ سیکورٹی کے بنیادی ڈھانچے کو مزید مضبوط کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ قومی خدمت کے وسیع تناظر میں ہر ذمہ دار شہری بغیر وردی کے سپاہی ہے اور ہر سپاہی وردی والا شہری ہے۔ ہندوستان کی اسٹریٹجک پوزیشن اور بحر ہند کے علاقے میں اس کی جغرافیائی سیاسی پوزیشن کو دیکھتے ہوئے مسٹر سنگھ نے بحریہ کو مضبوط کرنے کے حکومت کے عزم کو دہرایا اور اسے وقت کی ضرورت قرار دیا۔ مجگاؤں ڈاک لمیٹڈ کے ذریعہ ہندوستان میں بنائے گئے عالمی معیار کے تین جنگی جہازوں۔ آئی این ایس سورت، آئی این ایس نیلگیری اور آئی این ایس واگھشیر کی حالیہ لانچنگ کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ تمام اسٹیک ہولڈرز کی مشترکہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے ان جنگی جہازوں کو ہندوستان کے بااختیار ہونے کی علامت قرار دیا۔

وزیر دفاع نے کہا ”ہندوستان کی اقتصادی خوشحالی میری ٹائم سیکورٹی سے منسلک ہے۔ لہٰذا، اپنے علاقائی پانیوں کے تحفظ، جہاز رانی کی آزادی کو یقینی بنانا اور سمندری راستوں کی حفاظت کرنا ضروری ہے، جو ہماری سمندری شاہراہیں ہیں۔ حالیہ برسوں میں بڑی بحری طاقتوں نے بحر ہند کے علاقے میں اپنی موجودگی کو کم کیا ہے، جب کہ ہندوستانی بحریہ نے اس میں اضافہ کیا ہے۔ خلیج عدن، بحیرہ احمر اور مشرقی افریقی ممالک سے ملحقہ سمندری علاقوں میں خطرات بڑھنے کا امکان ہے۔ اس کے پیش نظر ہندوستانی بحریہ اپنی موجودگی کو مزید بڑھانے کے لیے کام کر رہی ہے۔ سائبر سیکورٹی کو میری ٹائم سیکورٹی کا ایک اہم پہلو بتاتے ہوئے مسٹر سنگھ نے کہا کہ سائبر حملوں کو نظر انداز کرنا نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ انہوں نے مسلح افواج میں سائبر سیکورٹی کے حوالے سے خصوصی آگاہی مہم چلانے کی ضرورت پر زور دیا۔ وزیر دفاع نے ملک کی خدمت کرنے والے ہر فرد کے تعاون کو تسلیم کرنے کے لیے حکومت کے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو پیچھے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ یہ وہ آئیڈیا ہے جس کے ساتھ ہم وزیر اعظم کی قیادت میں کام کر رہے ہیں۔ اگر ہم خاص طور پر ہندوستانی بحریہ کی بات کریں تو ہم نے عام شہریوں اور وردی والے اہلکاروں کو یکساں ترجیح دی ہے۔ مسٹر سنگھ نے سویلین ملازمین کی فلاح و بہبود کے لیے بحریہ کے اقدامات کو نوٹ کیا، جو بشمول انشورنس اسکیم جو ملازمین اور ان کے اہل خانہ کو مالی تحفظ کو یقینی بناتی ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ حکومت مسلح افواج کو مضبوط بنانے کے لیے ہر ممکن قدم اٹھائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہر ہندوستانی ان کے ساتھ کھڑا ہے۔

وزیر دفاع نے سویلین افرادی قوت پر زور دیا کہ وہ 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کے وزیر اعظم کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لیے جدید ترین تکنیکی ترقیات سے باخبر رہیں اور اپنی صلاحیتوں کو اپ گریڈ کریں۔ انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ مشترکہ کوششوں سے قوم مستقبل کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے اور ترقی یافتہ قوم بننے کے قابل ہوگی۔ ہمارا مقصد پوری حکومت کے نقطہ نظر کے ساتھ کام کرنا ہے۔ اسے صرف محکمہ یا تنظیم کی سطح سے منسلک نہیں کیا جانا چاہئے۔ اگر لوگ مل کر کام کریں گے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ کسی بھی تنظیم سے وابستہ ہیں، وہ ملک کے بڑے مقصد کے لیے کام کریں گے۔ پوری حکومت کے نقطہ نظر سے آگے بڑھتے ہوئے، ہمیں پورے عوام کے نقطہ نظر سے کام کرنا چاہیے۔ ہم مل کر نہ صرف ہندوستان کو اسٹریٹجک نقطہ نظر سے مضبوط بنائیں گے بلکہ اس کی مجموعی ترقی کو نئی جہتیں بھی دیں گے۔ بحریہ کے سربراہ ایڈمرل دنیش کے ترپاٹھی نے بحریہ کی کارروائیوں کے مختلف پہلوؤں جیسے تکنیکی مدد، انتظامی انتظام اور لاجسٹک سپورٹ میں سویلین عملے کے اہم کردار کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی بحریہ کی جنگی تیاری اور آپریشنل کامیابی کے لیے ان کا تعاون ضروری ہے۔ اس موقع پر وزیر مملکت برائے دفاع سنجے سیٹھ اور چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل انل چوہان اور کئی معززین بھی موجود تھے۔

’اگر کوئی کہتا ہے کہ ہمیں آزادی 1947 میں نہیں ملی، تو یہ آزادی کی توہین ہے، غداری ہے: پیوش ببیلے

نئی دہلی۔ آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت کے ’آزادی‘ سے متعلق دیے گئے متنازعہ بیان پر کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے شدید الفاظ میں حملہ کیا تھا اور انھیں اس بیان کے لیے غدار وطن تک کہہ ڈالا تھا۔ راہل گاندھی کے بیان پر بی جے پی لیڈران نے حملہ بھی کیا، لیکن کئی سیاسی و سماجی لیڈران نے موہن بھاگوت کے بیان کو مجاہدین آزادی اور تحریک آزادی کی توہین قرار دیا۔ اب اس معاملے میں مشہور و معروف مصنف پیوش ببیلے نے کچھ ایسے حقائق سامنے رکھے ہے جو آر ایس ایس کی تاریخ سامنے لاتی ہے۔ انھوں نے ایک ویڈیو میں بتایا ہے کہ آر ایس ایس لیڈران نے نہ ہی ملک کی آزادی میں کوئی تعاون دیا، اور نہ ہی آزادی کے بعد ملک کی ترقی میں ان کی کوئی مدد شامل رہی۔ بلکہ وہ بیشتر اوقات ملک مخالف سرگرمیوں میں ہی شامل رہے۔ پیوش ببیلے کی ویڈیو کو کانگریس نے اپنے آفیشیل ’ایکس‘ ہینڈل پر شیئر کیا ہے جس میں ببیلے کہتے ہیں کہ ”آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت نے کہا ’ہمیں آزادی 1947 میں نہیں ملی‘ اس پر اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے صاف لفظوں میں کہا کہ ’اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ ہمیں آزادی 1947 میں نہیں ملی، تو یہ آزادی کی توہین ہے، غداری ہے۔ کسی اور ملک میں ایسی بات کہنے والے کو گرفتار کر لیا جاتا۔‘ سچ تو یہ ہے کہ آر ایس ایس کی غداری کی ایک تاریخ رہی ہے۔“ اس کے بعد پیوش ببیلے آر ایس ایس کی بنیاد اور دیگر حقائق بیان کرتے ہیں۔

پیوش ببیلے بتاتے ہیں کہ ”آر ایس ایس کا قیام 1925 میں ڈاکٹر کیشو رام بلی رام ہیڈگیوار نے کیا تھا۔ دراصل ہیڈگیوار پہلے کانگریس پارٹی کے رکن تھے اور مہاتما گاندھی نے 1921 میں جب ’تحریک عدم تعاون‘ شروع کیا تو کروڑوں کانگریسیوں کی طرح وہ بھی جیل گئے۔ لیکن جیل میں جہاں باقی مجاہدین

آزادی کو انگریزوں کے مظالم کا سامنا کرنا پڑا وہیں ہیڈگیوار نے جیلر سے سانٹھ گانٹھ کر لی۔ جب وہ جیل سے رہا ہوئے تو دبلے ہونے کی جگہ موٹے ہو گئے تھے اور جو کپڑے پہن کر وہ جیل گئے تھے، رہائی کے وقت وہ کپڑے انھیں چھوٹے ہونے لگے۔ (بحوالہ: ’سوتنترتا آندولن اور آر ایس ایس‘، از شمس الاسلام۔“

پیوش ببیلے اس کے بعد کہتے ہیں کہ ”ہندوستان کی آزادی سے قبل تحریک آزادی کے دوران جیل جانے کے بعد ہیڈگیوار نے کانگریس سے اور آزادی کی لڑائی سے کنارہ کر لیا۔ پھر 1925 میں آر ایس ایس کا قیام عمل میں آیا۔ 1931 کی ’سول نافرمانی تحریک‘ میں آر ایس ایس نے حصہ نہیں لیا۔ ہندوستان کی آزادی کی لڑائی میں یہ دوسری سب سے بڑی تحریک تھی اور آر ایس ایس کے قیام کے بعد ملک میں پہلی سب سے بڑی تحریک تھی۔“ انھوں نے مزید کہا کہ ”سردار بھگت سنگھ جب جیل میں بند تھے تو ان سے ملنے پنڈت نہرو جیل گئے اور نہرو و سبھاش چندر بوس نے ان کی حمایت میں ریلیاں کیں، لیکن آر ایس ایس نے بھگت سنگھ کی حمایت میں ایک لفظ نہیں بولا۔“ ہندوستان کی تحریک آزادی سے آر ایس ایس کی کنارہ کشی کی مزید کئی مثالیں پیوش نے دیں۔ انھوں نے بتایا کہ ”1942 میں آر ایس ایس نے ’بھارت چھوڑو تحریک‘ کی مخالفت کی۔ جب پورا ملک جیل میں تھا تب گروگولوالکر گھر میں بیٹھے تھے۔ جب کانگریس پارٹی 1942 میں ’بھارت چھوڑو تحریک‘ کر رہی تھی، تب بی جے پی کے آبا و اجداد اور ہندو مہاسبھا کے بڑے لیڈر بنگال کی فضل الحق حکومت میں وزیر تھے۔ فضل الحق وہی شخص ہیں جنھوں نے مسلم لیگ میں پاکستان کی تشکیل سے متعلق تجویز پیش کی تھی۔ وہ اور شیاما پرساد مکھرجی انگریز گورنر کو خط لکھ کر بتا رہے تھے کہ ’بھارت چھوڑو تحریک‘ کو کس طرح سے کچلنا چاہیے اور مظاہرین کو کس طرح سزا دینی چاہیے۔“ اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے پیوش ببیلے نے پیارے لال کی لکھی کتاب ’پورنا ہوتی‘ کا حوالہ دیتے ہوئے یہ بھی کہا کہ ”آزادی کے ٹھیک پہلے برلا بھون میں مہاتما گاندھی کے دعائیہ اجلاس میں آر ایس ایس کے لوگ جا کر رخنہ پیدا کرتے تھے۔“

’جمہوریت مخالف طاقتوں کے خلاف سیاسی و نظریاتی جنگ ضروری‘

پرکاش کرات کا ہندوتوا بریگیڈ پر حملہ، جیوتی بسو سنٹر فار سوشل اسٹڈیز اینڈ ریسرچ کے پہلے مرحلہ کا افتتاح

کولکاتہ۔ سی پی آئی ایم لیڈر پرکاش کرات نے جمعہ کے روز کولکاتا میں جیوتی بسو سنٹر فار سوشل اسٹڈیز اینڈ ریسرچ کے پہلے مرحلہ کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر انھوں نے کہا کہ ”ہندوستان کے سیکولر اور جمہوری تانے بانے کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہی طاقتوں کے خلاف ایک سیاسی و نظریاتی جنگ کی ضرورت ہے۔“ اپنے اس بیان کے ذریعہ پرکاش کرات نے ہندوتوا بریگیڈ کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ پرکاش کرات نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ملک کی جمہوریت مخالف طاقتوں پر الزام عائد کیا کہ وہ ہندوتوا کو ملک کا آفیشیل اصول بنانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ساتھ ہی انھوں نے یہ بھی کہا کہ اس طرح کی طاقتوں کے خلاف جنگ صرف انتخابی نہیں ہے، بلکہ یہ ایک نظریاتی اور سیاسی جنگ بھی ہے۔ پرکاش کرات نے اپنی تقریر کے دوران 6 دسمبر 1992 کو ایودھیا میں بابری مسجد منہدم کیے جانے کے بعد مغربی بنگال کے سابق وزیر اعلیٰ جیوتی بسو کے ذریعہ دیے گئے بیان کا بھی تذکرہ کیا۔ تب جیوتی بسو نے بابری مسجد منہدم کرنے والی طاقتوں کو ’بربریت پر مبنی‘ کہا تھا۔

کرات کا کہنا ہے کہ ”آج یہ طاقتیں اقتدار پر قابض ہو گئی ہیں اور ہندوتوا کو ملک کا حقیقی نظریہ بنانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اگر آج جیوتی بسو زندہ ہوتے تو وہ سیکولر و جمہوری طاقتوں کے ساتھ ان تاریک طاقتوں کے خلاف جنگ میں آگے ہوتے۔“ پرکاش کرات نے جیوتی بسو کی قائدانہ صلاحیت اور ان کے تعاون کی بھی تعریف کی۔ خصوصاً مغربی بنگال میں بایاں محاذ اور جمہوری تحریک کو آگے بڑھانے میں ان کے تعاون کا تذکرہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ ”جہاں تک مغربی بنگال کا سوال ہے، بسو اس بات کی مثال تھے کہ کس طرح کمیونسٹوں کو مزدور طبقہ کے مفادات کو آگے بڑھانے اور بایاں محاذ و جمہوری تحریک کو بنانے کے لیے اسمبلیوں و ریاستی حکومتوں میں کام کرنا چاہیے۔ بسو ہمارے ملک میں کمیونسٹ اور بایاں محاذ تحریک کے ذریعہ کی گئی ترقی کی علامت تھے۔“

جھارکھنڈ کے سابق وزیر اعلی چمپائی سورین اسپتال میں داخل

رانچی۔ (یو این آئی) جھارکھنڈ کے سابق وزیر اعلی اور سرائے کیلا سے بی جے پی ایم ایل اے چمپائی سورین کو طبیعت بگڑنے کے بعد جمعہ کے روز جمشید پور کے اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ خاندانی ذرائع نے بتایا کہ مسٹر چمپائی سورین کو آج صبح تین سے چار بار لوز موشن کے ساتھ پیٹ میں درد ہوا۔ اس کے بعد انہیں ٹی ایم ایچ لایا گیا، جہاں وہ ایمرجنسی وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹروں نے مسٹر چمپائی سورین کی حالت خطرے سے باہر بتائی ہے۔ انہیں آرام کرنے کا بھی مشورہ دیا گیا ہے۔ انہیں ڈاکٹروں کی نگرانی میں اسپتال میں رکھا گیا ہے اور امکان ہے کہ انہیں ہفتے کے روز ڈسچارج کر دیا جائے گا۔

گودھرا ٹرین سانحہ

سپریم کورٹ کا فریقین کو 13 فروری سے حتمی بحث شروع کیئے جانے کا حکم

جمعیۃ علماء قانونی امداد کمیٹی نے بحث کرنے کے لیئے سینئر وکلاء کی خدمت حاصل کی

نئی دہلی۔ گودھرا ٹرین سانحہ مقدمہ میں ہائی کورٹ سے عمر قید کی سزا پانے والے مسلم ملزمین کی جانب سے داخل اپیل اور ریاستی حکومت کی مسلم ملزمین کو پھانسی کی سزا دیے جانے والی اپیلوں پر گزشتہ کل سپریم کورٹ آف انڈیا میں اہم سماعت عمل میں آئی جس کے دوران عدالت نے فریقین کو 13 فروری کو حتمی سماعت شروع کیئے جانے کا حکم دیا۔ گزشتہ کل عدالت نے سخت لہجے میں ریاستی حکومت کو بھی ہدایت جاری کی کہ وہ نچلی عدالت کے ریکارڈ معہ تراجم ملزمین کے وکلاء کو ایک ہفتہ کے اندر پی ڈی ایف فائل کی شکل میں فراہم کرے۔

سپریم کورٹ آف انڈیا کی دو رکنی بینچ کے جسٹس جے کے مہیشوری اور جسٹس اروند کمار کو گزشتہ کل جیسے ہی مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی سینئر وکلاء سنجے ہیگڑے و سلمان خورشید اور ایڈوکیٹ آن ریکارڈ ارشاد احمد، ایڈوکیٹ آن ریکارڈ اکھیمنیو شریستھا اور ایڈوکیٹ آن ریکارڈ قرۃ العین نے بتایا کہ اس مقدمہ کی سماعت تین رکنی بینچ کے روبرو ہونا چاہئے کیونکہ گجرات حکومت نے ملزمین کی عمر قید کی سزا کو پھانسی کی سزا میں تبدیل کرنے کی اپیل بھی داخل کی ہے نیز ملزمین نے گجرات ہائی کورٹ میں سزا میں تخفیف کیئے جانے کی عرضداشت بھی داخل کر رکھی ہے جس گجرات ہائی کورٹ نے حکومت سے جواب طلب کیا ہے لہذا گجرات ہائی کورٹ کو ملزمین کی عرضداشت پر فیصلہ صادر کرنے دینا چاہئے جس پر بینچ نے کہا کہ ابھی انہوں نے یہ فیصلہ نہیں کیا ہے کہ وہ گجرات حکومت کی پھانسی کی سزا کی مانگ کرنے والی اپیل پر سماعت کریں گے یا نہیں۔ فی الحال وہ ملزمین کی جانب سے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف داخل اپیل پر سماعت کریں گے۔

دفاعی وکلاء کی درخواست پر دو رکنی بینچ نے گجرات حکومت کی نمائندگی کرنے والے وکیل سالیسٹر جنرل آف انڈیا تشار مہتا اور سواتی گھلدیال کو حکم دیا کہ دفاعی وکلاء کو ٹرائل کورٹ کا ریکارڈ ایک ہفتہ کے اندر مہیا کرائیں۔ دو رکنی بینچ نے دفاعی وکلاء کو حکم دیا کہ وہ 13 فروری کو بحث کرنے کے لیئے تیار رہیں، عدالت کسی بھی فریق کو بحث کرنے کے لیئے مزید مہلت نہیں دے گی۔ عدالت نے مزید کہا کہ گذشتہ ایک سال سے عدالت مقدمہ کی سماعت شروع کرنے کے لیئے فریقین کو ہدایت دے رہی ہے لیکن ابتک سماعت شروع نہیں ہوسکی لہذا اب عدالت مزید وقت نہیں دے گی۔

سپریم کورٹ آف انڈیا 27 فروری 2002 کو ایودھیا سے بذریعہ سابرمتی ٹرین لوٹ رہے 59 کارسیوکوں کو مبینہ زندہ جلانے کے الزامات کے تحت ہائی کورٹ سے عمر قید کی سزا پانے والے ملزمین کی اپیلوں پر حتمی سماعت کر رہی تھی۔ ملزمین کے دفاع میں سینئر وکلاء ایس ناگا متھو، آر بسنت، سنجے ہیگڑے اور سلمان خورشید بحث کریں گے۔ سنجے ہیگڑے کو ملزم عبدالرحمن نے ذاتی طور پر نامزد کیا ہے جبکہ بقیہ تمام ملزمین کے مقدمات کی پیروی جمعیۃ علماء قانونی امداد کمیٹی کی جانب سے کی جارہی ہے۔ آج دوران سماعت ایڈوکیٹ شاہد ندیم، ایڈوکیٹ مجاہد احمد ودیگر بھی موجود تھے۔

اے اے پی کے کارپوریٹر سولنکی اور گرسا بی جے پی میں شامل

نئی دہلی۔ (یو این آئی) قومی دارالحکومت کے باپرولا سے میونسپل کونسلر رویندر سولنکی اور منگلا پوری کے میونسپل کونسلر نریندر گرسا جمعہ کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) میں شامل ہو گئے۔ ان دونوں لیڈروں کے ساتھ عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے کئی دیگر کارکنان نے دہلی بی جے پی کے صدر وریندر سچدیوا اور مرکزی وزیر مملکت ہرش ملہوترا، ایم پی کملجیت سہراوت، شری یوگیندر چندولیا، دہلی بی جے پی میڈیا ہیڈ پروین شنکر کپور اور دیگر پارٹیوں سے پارٹی داخلہ کمیٹی کے رکن تتن تیاگی کی موجودگی میں بی جے پی کی رکنیت لی۔ مسٹر سچدیوا نے دونوں کارپوریٹروں کو پارٹی کی پٹکا پہنا کر بی جے پی کی رکنیت دلائی اور ان کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ دہلی میں گزشتہ 10 برسوں میں اے اے پی کی حکومت نے صرف بدعنوانی کی ہے۔ دہلی حکومت کی ہر اسکیم بدعنوانی کا شکار ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جیسے جیسے انتخابات کی تاریخ قریب آرہی ہے، وہ لوگ جو دہلی کی خدمت کرنا چاہتے ہیں اور اسے بہتر بنانا چاہتے ہیں اور ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی کے عزم میں شامل ہونا چاہتے ہیں وہ بی جے پی کے ساتھ نظر آرہے ہیں۔

اسلامک یونیورسٹی اونتی پورہ کو ملی چار ستارہ رینکنگ

اونتی پورہ: ایک اہم پیشرفت میں، مین سنٹر فار انوویشن اینڈ انٹرپرینیورشپ ڈیولپمنٹ (CIED) نے مسلسل دوسرے سال قومی سطح پر 4 اسٹار رینکنگ (5 میں سے) حاصل کی ہے۔ حکومت ہند کی وزارت تعلیم کی طرف سے دیا گیا یہ اعزاز جموں و کشمیر پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے ملک میں اختراعات اور اسٹارٹ اپس کو فروغ دینے میں آئی یو ایس ٹی کی غیر معمولی شراکت کو تسلیم کرتے ہوئے اسلامک یونیورسٹی ایک سٹارٹ اپ ایکو سسٹم کو فروغ دینے کے لیے جامع فریم ورک اور پالیسی کے قیام میں پیش پیش رہا ہے، جو نوجوانوں کو اختراعات اور انٹرپرینیورشپ کی طرف ترغیب دیتا ہے۔ یونیورسٹی نے جموں و کشمیر میں نمایاں پیشرفت حاصل کرتے ہوئے اس وژن کو پورا کرنے کے لیے مختلف قومی تنظیموں کے ساتھ تعاون کیا ہے۔ پروفیسر شکیل احمد رومشو، وائس چانسلر نے پروفیسر پرویز احمد میر، ڈائریکٹر سی آئی ای ڈی اور ان کی ٹیم کو اس باوقار اعزاز پر مبارکباد دی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ سی آئی ای ڈی کے آپریشنز کے دائرہ کار اور پیمانے میں کئی سالوں میں نمایاں طور پر توسیع ہوئی ہے۔ سی آئی ای ڈی کے تعاون سے چلنے والے کاروباریوں کی کامیابی کی کہانیاں ان کی کوششوں کا ثبوت ہیں۔ پروفیسر رومشو نے کہا کہ نوجوانوں کے لیے تربیت اور صلاحیت سازی کے اقدامات پر توجہ مرکوز کرنے سے خطے میں ایک متحرک اسٹارٹ اپ کمیونٹی کی راہ ہموار ہوگی۔

بیلگاوی: سرجے والا نے ’جے باپو، جے بھیم، جے آئین‘ ریلی کا مقصد بیان کیا، بی جے پی پر نشانہ

بیلگاوی: کانگریس کے جنرل سکریٹری رندیپ سنگھ سرجے والا نے جمعہ کو کرناٹک کے سانبرا ایئرپورٹ پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے اعلان کیا کہ کانگریس 21 جنوری سے ’جے باپو، جے بھیم، جے سمودھان (آئین)‘ ریلی منعقد کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ بیلگام (بیلگاوی) کی تاریخی سرزمین اور کانگریس کا رشتہ دہائیوں پر محیط ہے۔ 21 جنوری کو ایک بار پھر بیلگام میں ریلی ہوگی جس میں راہل گاندھی، کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، پرینکا گاندھی اور دیگر کانگریسی قائدین شریک ہوں گے۔ سرجے والا نے کہا کہ یہ ریلی 17 دسمبر 2024 کو وزیر داخلہ امت شاہ کے پارلیمنٹ میں دیے گئے بیان کے ردعمل میں منعقد کی جا رہی ہے، جس میں انہوں نے بابا صاحب امبیڈکر کی توہین کی اور ان کے نظریات کے حامیوں کا مذاق اڑایا۔ سرجے والا نے الزام لگایا کہ بی جے پی بار بار آئین اور عوامی حقوق پر حملے کر رہی ہے۔ ملک میں امیروں اور غریبوں کے درمیان خلیج ناقابل پر ہو چکی ہے۔

’بڑے میاں‘ اور ’چھوٹے میاں‘ کی نورا کشتی میں دہلی فٹ بال بن گئی

ووٹروں کو بی جے پی اور اے اے پی حکومتوں کا شیلا حکومت سے موازنہ کرنا چاہئے: کانگریس

نئی دہلی: کانگریس نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور عام آدمی پارٹی (عاپ) پر دہلی کے ساتھ گزشتہ دس سالوں میں دھوکہ دہی کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ ان کی حکومتوں نے دہلی کے ساتھ جو کچھ کیا ہے، وہ ایک ’ڈبل فراڈ‘ ہے۔ پارٹی کے میڈیا ڈپارٹمنٹ کے سربراہ پون کھیڑا نے وزیر اعظم نریندر مودی اور دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کا بالواسطہ ذکر کرتے ہوئے کہا کہ دونوں رہنماؤں کی سیاسی نورا کشتی نے دہلی کو ایک فٹ بال بنا کر رکھ دیا ہے۔ پون کھیڑا نے دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے دفتر میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دہلی کے لیے پارٹی نے جو ضمانتیں دی ہیں، وہ صرف کانگریس ہی پوری کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہلی میں 5 فروری کو اسمبلی انتخابات کے لیے ووٹ ڈالے جائیں گے، جبکہ 8 فروری کو ووٹوں کی گنتی ہوگی۔ کھیڑا نے دعویٰ کیا، ”کبھی قدرتی آفات جیسے سیلاب، طوفان، یا آگ کی تباہی کو ہم ایکٹ آف گاڈ کہتے ہیں لیکن 2013-2014 سے دہلی میں جو کچھ ہوا، وہ ایک ایکٹ آف فراڈ تھا۔ دہلی کی حکومت میں عام آدمی پارٹی اور مرکز میں بی جے پی کی حکومت نے مل کر دہلی کو دوہری جال سازی کا نشانہ بنایا۔“ انہوں نے دہلی کے موجودہ حالات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا، ”آج دہلی کی گلیوں، سڑکوں اور پارکنگ کی حالت ابتر ہے۔ نشے کی لت میں اضافہ ہو رہا ہے، صحت کی سہولتیں تباہ حال ہیں اور آلودگی بڑھتی جا رہی ہے۔ دہلی کو کھنڈر میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔“ کھیڑا نے دعویٰ کیا، ”آج دہلی میں دائیں دیکھو تو شیش محل اور بائیں دیکھو تو راج محل نظر آتے ہیں۔ جب ہم ذمہ داری کا سوال کرتے ہیں تو بڑے میاں کہتے ہیں چھوٹے میاں جواب دہ ہیں، اور چھوٹے میاں کہتے ہیں کہ بڑے میاں ذمہ دار ہیں۔ ان کی نورا کشتی نے دہلی کو فٹ بال بنا کر رکھ دیا ہے۔“ کھیڑا نے کہا کہ دہلی اب مزید ان حالات کو برداشت نہیں کرے گی اور عوام کی امیدیں اب صرف کانگریس سے وابستہ ہیں۔ پون کھیڑا نے دہلی پردیش کانگریس آفس راجیو بھون میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مختلف ریاستوں سے لوگ اپنے خوابوں کو پورا کرنے اور روشن خیال بنانے کے لیے خوابوں کے شہر دہلی آتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شفافیت، گڈ گورننس، دہلی کی ترقی، ان کے حقوق اور مستقبل کی تشکیل کے لیے راجدھانی کے لوگ 5 فروری کو کانگریس کے حق میں ووٹ دے کر تجربہ کی سیاست کا خاتمہ کریں گے۔ اس موقع پر مسٹر کھیڑا نے کانگریس کا ایک وقف کیو آر کوڈ جاری کیا، جسے اسکین کرنے پر دہلی والے ویب سائٹ پر جا کر کانگریس کی پانچ ضمانتوں کے لیے متعلقہ فارم میں اپنا نام درج کر سکیں گے۔ اے اے پی کے قومی کنوینر اروند کیجریوال پر حملہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ گزشتہ 11 سالوں کے دوران مسٹر کیجریوال اور بی جے پی نے وعدہ کیا تھا کہ ہم دہلی کی ہر بیماری کی دوا فراہم کریں گے، لیکن انہوں نے شراب گھپلہ، شیش محل اور راج محل جیسی بدعنوانی کی۔

فاروق عبداللہ کے قافلے کی ایک گاڑی دوسہ میں حادثے کا شکار

دوسہ: جموں و کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ کے قافلے میں شامل ایک گاڑی کو دوسہ میں حادثہ پیش آیا۔ اس میں دہلی پولیس کا ہیڈ کانسٹیبل زخمی ہوگیا۔ اس دوران ان کے قافلے میں شامل ایک گاڑی دہلی۔ممبئی ایکسپریس وے پر دوسہ میں سڑک حادثے کا شکار ہوگئی۔ یہ حادثہ جمعہ کی دوپہر دہلی۔ممبئی ایکسپریس وے پر دوسہ میں پیش آیا۔ حادثہ اس وقت پیش آیا جب فاروق عبداللہ اجمیر خواجہ معین الدین چشتی کے مزار پر حاضری کے لیے جا رہے تھے۔ جانکاری کے مطابق سابق وزیر اعلیٰ کے قافلے میں شامل ایسکارٹ کار دہلی پولیس کی ہے۔ کار حادثہ ایک نیلگائی کے اچانک سڑک پر آنے کی وجہ سے پیش آیا جس سے اسکارٹ گاڑی کو نقصان پہنچا۔ ایکسپریس وے پر گائے آنے کی وجہ سے ہوا حادثہ: دہلی پولیس کے ہیڈ کانسٹیبل پپورم مینا نے بتایا کہ ہم فاروق عبداللہ کے ساتھ قافلے میں دہلی سے اجمیر جا رہے تھے۔ اس دوران گاڑی میں تین کمانڈوز اور ایک ڈرائیور سوار تھا لیکن بھنڈراج انٹرچینج کے قریب اچانک قافلے کے سامنے درختوں کے درمیان سے گائے جیسا جانور نکل آیا۔ جس کی وجہ سے یہ سڑک حادثہ پیش آیا۔ اس حادثے میں دہلی پولیس کی گاڑی سامنے سے بری طرح تباہ ہوگئی۔ اسی دوران ڈرائیور اور کنڈکٹر کی سائیڈ پر لگے ایئر بیگز بھی کھل گئے جس کی وجہ سے کار میں سوار افراد بال بال بچ گئے۔ تاہم اس حادثے میں دہلی پولیس کے دو اہلکار زخمی ہوئے، جنہیں فوری طور پر دوسہ ضلع اسپتال لایا گیا، تاہم معمولی زخموں کی وجہ سے انہیں ابتدائی طبی امداد کے بعد فارغ کر دیا گیا۔ اسکارٹ گاڑی میں بیٹھا ایک اور فوجی معمولی زخمی ہوا۔ این ایچ اے آئی کی بڑی لاپرواہی: اس سڑک حادثے کے بعد ایک بار پھر وی آئی پی سیکیورٹی کی خلاف ورزی ہوئی ہے اور اس پورے واقعے میں این ایچ اے آئی کی بڑی لاپرواہی سامنے آئی ہے۔ دہلی۔ممبئی ایکسپریس وے جیسی محفوظ سڑک پر گائے کی موجودگی این ایچ اے آئی کے کام کرنے پر کئی سوال اٹھا رہی ہے۔

ایس اے ڈی۔اے کا فلم ایمرجنسی کی نمائش کے خلاف احتجاجی مظاہرہ

ہوشیار پور۔ (یو این آئی) شرومنی اکالی دل۔امرتسر (ایس اے ڈی۔اے) اور اس کی حمایتی تنظیموں کے کارکنان نے ضلعی صدر گرنام سنگھ سنگریوال کی قیادت میں جمعہ کو گرودوارہ سنگھ سبھا میں جمع ہوئے اور فلم ایمرجنسی کی نمائش کے خلاف احتجاج کیا۔ مظاہرین نے شہر کے مختلف تھیٹروں کا دورہ کیا اور انتظامیہ سے فلم کی نمائش نہ کرنے کی درخواست کی۔ احتجاج کے دوران انہوں نے مرکزی حکومت اور فلم کے خلاف نعرے بھی لگائے۔ گرنام سنگھ نے سنٹرل بورڈ آف فلم سرٹیفکیشن (سی بی ایف سی) پر دوہرا معیار اپنانے کا الزام لگایا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بورڈ نے ایمرجنسی کی منظوری دے دی لیکن اس سے قبل اس نے سکھ اور پنجابی مسائل پر مبنی فلموں پر پابندی لگا دی تھی۔ انہوں نے اداکارہ اور ایم پی کنگنا رناوت کو بھی تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے دعویٰ کیا کہ وہ سکھوں اور پنجابیوں سے دشمنی رکھتی ہیں۔ گرنام سنگھ نے کسانوں کے احتجاج کے دوران ان کے متنازعہ ریمارکس کو ان کے مبینہ تعصب کے ثبوت کے طور پر پیش کیا۔ مظاہرین نے فلم میں جرنیل سنگھ بھنڈرانوالے کی تصویر کشی پر بھی ناراضگی کا اظہار کیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ان کے کردار کو غلط طریقہ سے پیش کیا گیا ہے اور انہیں خبردار کیا کہ سکھان کی قابل احترام شخصیت کی شبیہ کے ساتھ کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ کو برداشت نہیں کریں گے۔

غیرت کے نام پر قتل کے حوالے سے ایس پی لیڈر کو آیا فون

میں اپنی بھانجی کو کاٹ دوں گا، تم اپنے بھتیجے کو کاٹ دو

کانپور: 17 جنوری (پی این ایس) یوپی کے کانپور کے رہنے والے سماج وادی پارٹی کے لیڈر کو بہار سے دھمکی آمیز کال موصول ہوئی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ تمہارا بھتیجا ہمارے گھر کی عزت لے کر فرار ہو گیا ہے۔ میں اپنی بھانجی کو کاٹ دوں گا، کیا تم اپنے بھتیجے کو کاٹ دو گے؟ اس پر ایس پی لیڈر نے لڑکی کے رشتہ داروں اور والد پر قتل کا شبہ ظاہر کرتے ہوئے رپورٹ درج کرائی ہے۔ ساتھ ہی پولیس نے پورے معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے تحقیقات شروع کر دی ہے۔

کانپور نظیر آباد تھانہ علاقے کے تحت ہرش نگر کے رہنے والے ایس پی لیڈر ورون مشرا کے مطابق ان کا بھتیجا ستوک مشرا پونے میں کام کرتا ہے۔ 11 جنوری کو ستوک نے اپنی ماں کو فون کیا اور بتایا کہ اس کا مظفر پور، بہار کی ایک لڑکی سے افیئر ہے۔ لڑکی اس پر فوراً شادی کے لیے دباؤ ڈال رہی ہے۔ ماں نے یہ سنتے ہی چونک گئی۔ عوامی شرمندگی کا حوالہ دیتے ہوئے ماں نے اپنے بیٹے کو سمجھایا کہ ابھی ایسا قدم اٹھانا درست نہیں۔ پہلے ہم لڑکی کے گھر والوں سے بات کریں گے۔ ورون نے بتایا کہ 12 جنوری کو جب ان کے بھتیجے نے اپنی ماں سے بات کی تو اس نے انہیں کانپور آنے کو کہا اس کے بعد سے بھتیجے کا فون مسلسل بند ہے۔

ورون کے مطابق 15 جنوری کی رات تقریباً 8 بج کر 58 منٹ پر انہیں اپنے موبائل پر کال موصول ہوئی اور فون کرنے والے نے اپنا نام آنند راج بتایا اور کہا کہ میری بھانجی گھر سے بھاگ گئی ہے۔ تمہارا بھتیجا اسے لے کر بھاگ گیا ہے۔ میری بھانجی لاپتہ ہے، میں خود اسے تین دن سے ڈھونڈ رہا ہوں۔ آپ کہیں کے بڑے توپ ہو نگے اور میں بھی کہیں کا پھسپھسیا بم نہیں ہوں۔ کوسن واڑہ کے ایم ایل اے میرے چھوٹے بھائی ہیں۔

تمہارا بھتیجا میری بیٹی کے ساتھ بھاگ گیا ہے۔ میں اپنی بیٹی کو کاٹنے کو تیار ہوں، کیا تم اپنے بھتیجے کو کاٹ دے کو تیار ہو؟ اس کے بعد اس نے پھر غصے میں کہا کہ میں اپنی بیٹی کو مار ڈالوں گا... کوئی طاقت مجھے نہیں روک سکتی۔ مجھے آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بہار میں روزانہ 111 آن ڈیوٹی قتل ہوتے ہیں اور یہ 112 واں ہوگا۔ ایس پی لیڈر ورون مشرا کے مطابق، مجھے خدشہ ہے کہ میرے بھتیجے ستوک مشرا کو سمرن شرما نامی لڑکی، جو مظفر پور، بہار کی رہنے والی ہے، اپنے خاندان کے ساتھ لے گئی ہے۔ آنند راج کی دھمکی کے بعد خدشہ ہے کہ میرے بھتیجے کے ساتھ کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما ہو سکتا ہے۔ نظیر آباد تھانے کے انچارج امن سنگھ نے بتایا کہ متاثرہ ایس پی لیڈر نے آنند راج کے خلاف دھمکی دینے کی رپورٹ درج کرائی ہے۔ پولیس کی ایک ٹیم لاپتہ نوجوان اور اسے دھمکی دینے والے شخص کی تلاش کے لیے بھیجی گئی ہے۔

اے ایم یو میں حضرت علیؑ کے دست مبارک سے لکھے قرآن پاک کی نمائش

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): سالہائے امسال بھی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی مولانا آزاد لائبریری اور علی سوسائٹی کے زیر اہتمام صلونی صلونی کی صدا دینے والے، حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی یوم ولادت کے پرنور موقع پر حضرت علی علیہ السلام کے دست مبارک سے کوفی زبان میں لکھا قرآن پاک اور آپ ع سے متعلق تاریخی اور اہمیت کی حامل متعدد نایاب کتب و مخطوطات کی نمائش کا افتتاح اے ایم یو کی وائس چانسلر، پروفیسر نعیمہ خاتون نے کیا اور نمائش میں رکھے گئے کتب و مخطوطات کا بغور معائنہ کیا۔ اس نمائش میں ہاتھ سے لکھے ہوئے چھ نسخے اور مختلف زبانوں میں تاریخی کتب قرآن پاک کے مختلف نسخے اور نہج البلاغہ کا 900 سال پرانا قدیم نسخہ شامل رہے۔ مولانا آزاد لائبریری کی لائبریرین پروفیسر نشاط فاطمہ نے وائس چانسلر کو نمائش میں رکھے گئے مخطوطات کی تاریخی اہمیت سے واقف کرایا۔ پروفیسر نعیمہ خاتون نے نمائش میں شامل نایاب کتب و مخطوطات پر مشتمل کتابچہ کا بھی اجرا کیا۔ اس کتابچہ کو تیار کرنے میں پروفیسر نشاط فاطمہ نے اپنے علم، دانش و ہنر کا مظاہرہ کیا ہے جس کی پزیرائی ہو رہی ہے۔ مطالعہ میں دلچسپی رکھنے والے طلباء و طالبات کے لیے یہ کتابچہ مفید ثابت ہوگا۔ نمائش میں کوفی رسم الخط میں چمڑے پر ہاتھ سے لکھا قرآن پاک کا ایک حصہ جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ یہ حضرت علی علیہ السلام کا تحریر کردہ ہے کشش کا مرکز بنا رہا، مغل شہنشاہ، شاہ جہاں کی شہزادی، جہاں آراء کے ہاتھ کی لکھی ہوئی قرآن پاک کی کچھ آیات، حضرت علی علیہ السلام کی مدح میں خط ناخن میں تحریر "قصیدہ حافظ"، نہج البلاغہ کے مختلف قدیم نسخے اور شاہ جہاں کی ہمسر، ممتاز محل کے پدر آصف خاں کا تحریر کردہ قصیدہ بھی شامل تھے۔ ایک سوال کے جواب میں سابق لائبریرین، جے این میڈیکل کالج و ہاسپٹل، اے ایم یو نے بتایا کہ مولانا آزاد لائبریری میں حضرت علی کی حیات طیبہ، فضائل و عظمت بیان کرنے والی مختلف زبانوں میں تقریباً دو سو کتابیں موجود ہیں جس پر مطالعہ و تحقیق کرنے پر زور دیا۔ ڈاکٹر شجاعت حسین نے بڑی صاف گوئی سے بتایا کہ میں پہلی مرتبہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی مولانا آزاد لائبریری میں حضرت علی علیہ السلام سے متعلق لکھی کتابوں کی نمائش میں شرکت کر رہا ہوں۔ میں نے حضرت علی سے متعلق اور آپ ع کے دست مبارک سے کوفی زبان میں لکھا قرآن کو دیکھا جہاں پر خاصی تعداد میں کتابیں موجود ہیں، تاریخی و اہمیت کی حامل ہیں، یہ سب دیکھ کر دل شاد ہوا احساس ہوا کہ علمی چشمہ سے سیرابی میں طلباء و طالبات مستفید ہوتے رہے ہیں اور مسلسل ہوتے رہیں گے۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے افسران و اساتذہ بشمول اے ایم یو رجسٹرار جناب محمد عمران (آئی پی ایس)، ڈین اسٹوڈنٹس ویلفیئر پروفیسر رفیع الدین، پروکٹر پروفیسر ایم وسیم علی، چیئرمین شعبہ شیعہ دینیات ڈاکٹر سید محمد اصغر، مولانا احمد مجلسی، ڈین فیکلٹی آف دینیات پروفیسر توقیر عالم، علی سوسائٹی کے صدر پروفیسر عابد علی خان، پروفیسر نواز زیدی، ڈاکٹر حیدر حسینی، ڈاکٹر عباس وسیم، اور ڈاکٹر علی جعفر وغیرہ موجود تھے۔

سابق ممبر آف اسمبلی خورشید انصاری کی یاد میں میڈیکل کیمپ

امروہہ۔ امروہہ کے سابق ایم ایل اے مرحوم خورشید احمد انصاری کی 13 ویں برسی پر حسب معمول ایک وسیع میڈیکل کیمپ واسودیو کے قریب میکس فورٹ ہسپتال میں منعقد کیا گیا۔ جس میں 360 مریضوں کو کیلشیم ٹیسٹ، انگی سانس کا ٹیسٹ، بلڈ پروفائل، ہارٹ کے ٹیسٹ کے ساتھ ساتھ مفت علاج اور ضروری ادویات ماہر ڈاکٹروں کی جانب سے مرض کی تفتیش کرنے کے بعد دی گئیں۔ میڈیکل کیمپ کا افتتاح حسن عارف انصاری ریاستی صدر نے کیا اس دوران ڈاکٹر سہیل عارف ایم ڈی ڈائریکٹر میکسفورٹ ہسپتال امروہہ، ڈاکٹر اندرا ہلدر۔ ایم بی بی ایس، ڈی این بی آرتھو محترم ڈاکٹر بھوپیندرا ایم بی بی ایس، ایم سی ایچ (یورولوجسٹ)، ڈاکٹر اسد حافظ ایم بی بی ایس ایم ڈی، ڈاکٹر ساجد علی بی ڈی ایس، ڈاکٹر منشاد علی ڈائریکٹرز منت ہسپتال، ڈاکٹر کیسر رسول ایم بی بی ایس ایم ڈی، مسز ڈاکٹر فاطمہ ایم بی بی ایس گائناکالوجسٹ جیسے عظیم ڈاکٹروں نے مریض کا مفت معائنہ کیا اور مفت مشاورت کی۔ اس موقع پر شہر کے معززین بھی موجود تھے۔ سردی سے راحت کے لیے اس کیمپ میں کمبلوں کی تقسیم پرویز عارف ایڈووکیٹ نے کی۔ اس دوران حسن عارف انصاری اور ڈاکٹر سہیل عارف و دیگر اہم شخصیات کثیر تعداد میں شریک تھی

آگرہ: مسجد کے اندر سے قرآن کے جلے ہوئے نسخے ملنے کے بعد الرٹ جاری

آگرہ: 17 جنوری (پی این ایس) آگرہ کی ٹرانس یمنا کالونی میں ایک مسجد کے اندر قرآن کے جلے ہوئے اوراق کے ملنے کے بعد انتظامیہ کو چوکنا کر دیا گیا ہے۔ اس واقعے نے ملی جلی آبادی والے اس علاقے میں تشویش میں اضافہ کر دیا ہے۔ پولیس کے مطابق صبح کی نماز پڑھنے کے لیے آنے والے لوگوں نے مسجد میں قرآن کے جلے ہوئے صحیفوں کے ٹکڑے دیکھے۔ انہوں نے فوراً مسجد کے امام کو اطلاع دی جو اوپر سو رہے تھے اور اس واقعہ سے لاعلم تھے۔ پولیس نے واقعے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔ تیسری مسجد اور آس پاس کے علاقوں کی سی سی ٹی وی فوٹیج اکٹھی کر لی گئی ہے اور تحقیقات کے لیے پولیس ٹیم کو تعینات کر دیا گیا ہے۔ پرنٹ دی ہندی کے مطابق چھتہ سرکل کے اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس (اے سی پی) ہیمنت کمار نے بتایا کہ مسجد کے کچن سے ایک چھوٹا گیس سلنڈر بھی چوری ہوا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ قرآن کے جلے اوراق ملے ہیں لیکن اس واقعے کا چوری سے کوئی تعلق نہیں لگتا۔ انڈین مسلم ڈیولپمنٹ کونسل کے صدر سمیع آغائی نے دی پرنٹ کو بتایا کہ آگرہ کے ٹیڈی بگیا علاقے کے اسلام نگر میں زیادہ تر مسلم آبادی ہے۔

علی گڑھ: فیکٹری اکاؤنٹنٹ سے لوٹ کا ہوا انکشاف

علی گڑھ: 17 جنوری (پی این ایس) ضلع کے اگلاس میں واقع گرسینا گاؤں کے زاویہ فیکٹری کے اکاؤنٹنٹ کی ڈکیتی کا معاملہ پولیس نے حل کر لیا ہے۔ پولیس انکاؤنٹر میں دو شاطر لٹیرے گرفتار کر لیے گئے۔ ایک مجرم بھی گولی لگنے سے زخمی ہوا ہے۔ گرفتار ملزمان سے لوٹی گئی 125500 روپے، غیر قانونی اسلحہ کارتوس، واکی ٹاکی، موبائل اور موٹر سائیکل برآمد کر لی گئی ہے۔ 10 جنوری کو سشیل پاٹھک ولد سریش چندر پاٹھک ساکن کھریواڑی بلند شہر، اگلاس کے گرسینا گاؤں کے زاویہ فیکٹری کے اکاؤنٹنٹ اپنے ساتھی کے ساتھ فیکٹری کی رقم بینک میں جمع کرانے جا رہا تھا۔ گوروا بھوروا روڈ پر صبح 9.45 بجے دو نامعلوم موٹر سائیکل سوار افراد نے سشیل پاٹھک سے پیسوں سے بھرا بیگ چھین لیا اور فرار ہو گئے۔ 17 جنوری کو سوات، سرویلانس ٹیم اور اگلاس پولیس چیکنگ کر رہی تھی۔ اگلاس میں ڈبل نہر کے درمیانی ٹریک پر دو افراد موٹر سائیکل پر آ رہے تھے کہ انہیں روکنے کی کوشش کی گئی تو انہوں نے پولیس پر فائرنگ کر دی۔ انکاؤنٹر میں ملزم سوربھ عرف شبھم کھٹک کی ٹانگ میں گولی لگی۔

سنبھل میں صرف مسلمانوں کے خلاف ہی بجلی چوری کے نوٹس اور ایف آئی آر

سنبھل: 17 جنوری (پی این ایس) سنبھل میں بجلی چوری کے لیے انڈین الیکٹرسٹی ایکٹ کی دفعہ 135 کے تحت 1400 سے زیادہ ایف آئی آر درج کی گئی ہیں۔ لیکن یہ کارروائی اب تک صرف مختلف مسلمانوں اور ان کے اداروں پر کی گئی ہے، جن میں سماج وادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمان برق، 16 مساجد اور دو مدارس شامل ہیں۔ سنبھل میں شاہی مسجد کے نیچے مندر تلاش کرنے کے لیے عدالت میں درخواست دائر کی گئی تھی۔ مقامی عدالت نے فوری طور پر اسی دن سروے کا حکم دیا۔ سروے ٹیم اسی دن سروے کرنے شاہی مسجد پہنچ گئی۔ سروے ٹیم کے ساتھ موجود ہجوم نے اشتعال انگیز نعرے لگائے اور نمازیوں کو مسجد سے بھگا دیا۔ 24 نومبر 2024 کو وہاں تشدد ہوا تھا۔ جس میں پانچ مسلمان مارے گئے۔ پولیس نے مسلمانوں کے خلاف ایف آئی آر بھی درج کر لی۔ ان پر تشدد بھڑکانے کا الزام تھا، بعد ازاں سپریم کورٹ نے ملک بھر کی مساجد کے سروے پر پابندی لگا دی اور مقامی عدالت کی جانب سے مسجد پر کسی بھی حکم کو روک دیا۔

سنبھل کے لوگوں کا الزام ہے کہ ایک خاص کمیونٹی کو اکسانے کے لیے غیر قانونی بجلی کنکشن کی نشاندہی اور ان کے خلاف کارروائی تیز کی گئی ہے۔ تاہم، اتر پردیش پاور کارپوریشن لمیٹڈ (UPPCL) کا کہنا ہے کہ اس نے ضلع بھر میں غیر قانونی بجلی کنکشن کے خلاف مہم شروع کی ہے۔ جس میں مجموعی طور پر 11 کروڑ روپے جرمانہ عائد کیا گیا ہے جس میں سے 20 لاکھ روپے پہلے ہی وصول کیے جا چکے ہیں۔

سنبھل میں معائنے کے دوران، حکام نے بتایا کہ انہیں لدانیہ مسجد کی چھت پر بجلی کا غیر قانونی سیٹ اپ ملا، حکام کا دعویٰ ہے کہ وہاں سے 100 گھروں کو بجلی فراہم کی جا رہی ہے۔ سنبھل کے ڈی ایم راجندر پنسیا اور ایس پی پولس کرشنا کمار بشنوئی کی قیادت میں علی الصبح چھاپہ مارا گیا، جس میں 20 گھروں اور چار مساجد میں بجلی چوری کا انکشاف کیا گیا۔ حکام کا کہنا تھا کہ اگر یہ معلوم ہوا کہ مسجد سے غیر قانونی بجلی کی فراہمی کے لیے رقم لی گئی ہے تو ملزمان کے خلاف گینگسٹر ایکٹ کے تحت مقدمات بھی درج کیے جائیں گے۔ اہلکاروں نے سب سے پہلے ایس پی ایم پی ضیاء الرحمان برق کے گھر پر بجلی چوری پکڑنے کا دعویٰ کیا تھا۔ محکمہ بجلی نے اسے نوٹس دیا۔ محکمہ نے کہا کہ رکن پارلیمنٹ کا جواب غیر تسلی بخش ہے۔ ان پر 1.9 کروڑ روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ محکمہ نے اسے ایک ہفتہ کے اندر رقم جمع کرانے کو کہا۔ برق کے والد مملوک الرحمان برق پر بھی الزام عائد کیا گیا تھا اور معائنہ کے دوران افسران کو مبینہ طور پر دھمکیاں دینے کے الزام میں ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔ ونود کمار گپتا، پچھانچل ودیوت وتران نگم لمیٹڈ (PVVNL) کے ایس ای، یو پی ڈسکام کی مغربی یو پی شاخ، نے 'بجلی کی چوری' کے خلاف مہم کی تصدیق کی اور کہا: "ہاں، اب تک 1,400 سے زیادہ مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ اپوزیشن جماعتوں کا کہنا ہے کہ سنبھل میں یوگی حکومت صرف ضد کی وجہ سے اشتعال انگیز کارروائی کر رہی ہے۔ تاکہ وہاں کے مسلمان ناراض ہو کر سڑکوں پر آ جائیں اور پولیس پھر 24 نومبر کی طرح ان کے خلاف کارروائی کرے۔ حال ہی میں شاہی مسجد کے سامنے مسجد کے کنویں میں پوجا کرنے کی کوشش کی گئی لیکن سپریم کورٹ نے اسے روکنے کا حکم دیا۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ حالات جوں کے توں رہیں گے۔ اپوزیشن کا الزام ہے کہ سنبھل میں بلڈوزر گھوم رہے ہیں اور سنبھل میں معمولی نقائص پائے جانے پر مکانات گرائے جا رہے ہیں۔ حال ہی میں ایک مخصوص کمیونٹی سے تعلق رکھنے والی دکانوں کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے نوٹس بھی دیے گئے تھے۔ ایم پی ضیاء الرحمن برق کا کہنا ہے کہ حق اور انصاف کی لڑائی کو روکنے کے لیے کس حد تک حدیں پار کی جائیں گی؟ جنہوں نے جھوٹی رپورٹیں بنا کر ملک اور دنیا کے عوام کے سامنے مجھے بدنام کیا، ہم سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔ 24 نومبر یہ سب کچھ سنبھل میں جو بھی ناانصافی ہوئی اس سے توجہ ہٹانے کے لیے کیا جا رہا ہے... جھوٹے کیس کا قانونی جواب دیا جائے گا اور سچ سب کے سامنے آ جائے گا۔

اے ایم یو سے فارغ التحصیل ڈاکٹر فضل خان نے اپنی مادرِ علمی کا دورہ کیا

علی گڑھ، 17 جنوری: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے سابق طالب علم ڈاکٹر فضل خان جنھوں نے ستر کی دہائی میں اے ایم یو سے بایوکیمسٹری میں پی ایچ ڈی مکمل کی اور وہ یونیورسٹی کے محمد حبیب ہال میں رہا کرتے تھے، کئی برسوں بعد امریکہ سے اے ایم یو آئے اور اپنی مادرِ علمی میں گزرے دنوں کو یاد کیا۔ سب سے پہلے انھوں نے یونیورسٹی کی تاریخی مسجد میں واقع بانیٔ درسگاہ سرسید احمد خاں کی قبر پر حاضری دی اور جدید تعلیم کے تئیں ان کی خدمات کو یاد کرتے ہوئے خراج عقیدت پیش کیا۔ یونیورسٹی میں انھوں نے متعدد ترقیات کا مشاہدہ کیا اور قدیم مقامات کا دورہ کر کے اے ایم یو میں اپنے گزرے دنوں کو یاد کیا۔ ڈین اسٹوڈینٹس ویلفیئر دفتر میں ڈاکٹر خان کا خیر مقدم کیا گیا۔ انھوں نے یہاں ایک میٹنگ میں اپنی مادرِ علمی کے ساتھ اشتراک و تعاون کے سلسلہ میں تبادلۂ خیال کرتے ہوئے کہا "اے ایم یو نے مجھے بہت کچھ دیا ہے اور اب میرے لئے اپنی مادرِ علمی کو کچھ دینے کا وقت ہے"۔ انھوں نے ادارے کو تعاون فراہم کرنے کے تئیں اپنے عزم کا اظہار کیا۔ میٹنگ میں الومنئی افیئرز کمیٹی کے چیئرمین پروفیسر سرتاج تبسم، پروفیسر وبھا شرما (ممبر انچارج، رابطۂ عامہ دفتر)، پروفیسر شمشاد (ڈپٹی ڈی ایس ڈبلیو)، ڈاکٹر مجاہد، ڈاکٹر اسد اور دیگر اسسٹنٹ ڈی ایس ڈبلیو موجود تھے۔

پروفیسر عبدالقیوم صدیقی کے انتقال پر رنج و غم کا اظہار

علی گڑھ، 17 جنوری: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ زولوجی کے اساتذہ، ریسرچ اسکالرز اور طلبہ نے شعبہ کے سبکدوش استاد پروفیسر عبدالقیوم صدیقی کے انتقال پر رنج و غم کا اظہار کیا۔ پروفیسر صدیقی کا گزشتہ 13 جنوری 2025 کو انتقال ہوا تھا۔ شعبہ میں منعقدہ ایک تعزیتی جلسہ میں صدر شعبہ پروفیسر قدسیہ تحسین نے گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کے انتقال سے، بہت سے لوگوں کی زندگیوں میں ایک خلا پیدا ہوا ہے جسے کبھی پُر نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ پروفیسر صدیقی انتہائی نظم و ضبط کے پابند استاد اور عمدہ محقق تھے اور انہوں نے اپنی رہنمائی اور سرپرستی سے متعدد طلبہ کی زندگیوں کو متاثر کیا۔ پروفیسر عبدالقیوم صدیقی 15 جون 1937 کو بنیتھو، ضلع سنت کبیر نگر، اتر پردیش میں پیدا ہوئے، انھوں نے اے ایم یو سے ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اور ڈی ایس سی کی ڈگریاں حاصل کیں اور 1964 میں یونیورسٹی کے شعبہ زولوجی میں لیکچرار مقرر ہوئے۔ انہوں نے مشہور سائنسدان پدم بھوشن ڈاکٹر ظہور قاسم کی نگرانی میں پی ایچ ڈی کی تھی۔ انہوں نے شعبہ میں ماہی پروری کے مطالعہ پر اہم کام کیا اور ماہی پروری کے مختلف شعبوں جیسے کہ لمنولوجی، ہیماٹولوجی اور بایوکیمیکل ٹیکنالوجی میں میں تحقیق کا آغاز کیا۔ انہوں نے اپنے دور میں کئی پی ایچ ڈی اسکالرز بشمول پروفیسر جمیل احمد خاں مرحوم، پروفیسر آصف علی خاں مرحوم اور ڈاکٹر ابصار الحسنین کی رہنمائی کی۔ پروفیسر صدیقی بعد میں کینیا تا یونیورسٹی کالج، نیروبی سے وابستہ ہوئے اور تدریس کے علاوہ انہوں نے وہاں آبی ذخائر پر کام کرنے کے لیے مختلف فنڈنگ ایجنسیوں سے گرانٹ حاصل کی۔ اس کے بعد وہ کنگ فیصل یونیورسٹی، سعودی عرب میں پروفیسر اور لائف سائنسز کے ڈین مقرر ہوئے۔

مہاکمبھ: آئی آئی ٹی بابا ابھے سنگھ نے چھوڑا مہاکمبھ

ان سے ملنے کے لیے لوگوں کی بڑی لگی بھیڑ

پریاگراج: 17 جنوری (پی این ایس) آئی آئی ٹی بابا جو پریاگ راج مہاکمبھ شری پنچ دشنم جونا اکھاڑہ میں دھونی لگاتے تھے، مہاکمبھ چھوڑ چکے ہیں۔ وہ کسی نامعلوم مقام پر چلے گئے ہیں۔ آشرم کے سنتوں کو بھی نہیں معلوم کہ وہ کہاں چلا گیا ہے۔ جمعرات کی رات اس کے والدین اسے ڈھونڈتے ہوئے جونا اکھاڑہ کے 16 مڑھی آشرم گئے لیکن تب تک وہ وہاں سے جا چکا تھا۔ آشرم کے سنتوں کے مطابق بابا ابھے سنگھ مسلسل میڈیا کو انٹرویو دے رہے تھے جس کی وجہ سے ان کا ذہنی تناؤ بڑھتا جا رہا تھا۔ انہوں نے میڈیا میں کچھ ایسی باتیں بھی کہیں جو تنازعہ کی وجہ بن گئیں۔ اس وجہ سے اس نے آشرم چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔ اس کا موبائل نمبر بھی بند ہے۔ ان سے ملنے پہنچنے والے عقیدت مند اور میڈیا کے اہلکار مایوس ہو رہے ہیں۔ آئی آئی ٹی بابا ابھے سنگھ جھجر، ہریانہ کے رہنے والے ہیں۔ ان کے والد کرن سنگھ ایک وکیل ہیں۔ وہ جھجر بار ایسوسی ایشن کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔ ابھے نے آئی آئی ٹی بمبئی سے ایرولٹرائی کو روکنے کے لیے کس حد تک حدیں پار کی جائیں گی؟ جنہوں نے جھوٹی رپورٹیں بنا کر اسپیس انجینئرنگ کی ہے۔ اس کے بعد وہ کینیڈا چلا گیا اور ہوائی جہاز بنانے والی کمپنی میں کام کیا۔ اس کے بعد وہ اچانک وطن واپس آ گئے اور کچھ عرصہ بعد گھر سے غائب ہو گئے۔ جب مہاکمبھ سے ان کا ویڈیو وائرل ہوا تو گھر والوں کو اس کا علم ہوا۔ تاہم اب وہ اس بارے میں زیادہ بات نہیں کرنا چاہتے۔ آئی آئی بابا کے نام سے انٹرنیٹ پر وائرل ہونے والے ابھے سنگھ کا دعویٰ ہے کہ وہ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، بمبئی (IIT-B) کا سابق طالب علم ہے۔ اس نے وہاں سے ایرو اسپیس انجینئرنگ میں بی ٹیک کیا ہے۔ ابھے سنگھ کا تعلق اصل میں ہریانہ سے ہے۔ انہوں نے جونا اکھاڑہ سے وابستہ ابھے سنگھ اپنے منفرد انداز سے مہاکمبھ میں لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرایا ہے، وہ تصویروں اور خاکوں کی مدد سے عقیدت مندوں کو پیچیدہ روحانی تصورات کی وضاحت کرتے ہیں۔ بابا ابھے سنگھ IIT سے 'بھکتی' کے راستے تک اپنے سفر کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ہریانہ کے جھجر میں پیدا ہوئے۔ اس نے اپنی اسکولی تعلیم وہیں کی، جس کے بعد اس نے جے ای کی تیاری شروع کی۔ اس کے بعد وہ ایرو اسپیس انجینئرنگ کے لیے آئی آئی ٹی ممبئی گئے۔ جہاں اس کی زندگی نے مختلف موڑ لیے۔ انہوں نے بتایا کہ جب میں IIT سے ایرو اسپیس انجینئرنگ کر رہا تھا تو میں نے سوچا کہ یہ سب کچھ ہے۔ بعد میں جب میں روحانیت کی طرف بڑھا تو اب مجھے لگتا ہے کہ اصل سائنس یہی ہے۔

نشے سے نجات کے لیے عوامی بیداری کے پروگرام منعقد کیے جائیں: ڈی ایم

بہرائچ 17 جنوری۔ منشیات کی فروخت اور ترسیل کو مؤثر طریقے سے روکنے کے لیے جمعرات کی دیر شام کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں ضلع مجسٹریٹ مونیکا رانی کی صدارت میں ضلع سطح کی نارکو کوآرڈینیشن کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ میٹنگ کے دوران، ضلع مجسٹریٹ نے تمام متعلقہ افسران کو ہدایت کی کہ وہ منشیات کی غیر قانونی تیاری، نقل و حمل اور فروخت کو مؤثر طریقے سے روکنے کے لیے بہتر تال میل اور ہم آہنگی کے ساتھ مؤثر نفاذ کی کارروائی کریں۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت کی کہ موصول ہونے والی خفیہ معلومات کا فوری طور پر تمام متعلقہ افراد کے ساتھ تبادلہ کیا جائے اور موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق فوری طور پر مؤثر عمل درآمد کو یقینی بناتے ہوئے قواعد کے مطابق متعلقہ افراد کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ جن جگہوں پر منشیات سے متعلق جرائم زیادہ ہوتے ہیں ان کا نقشہ بنایا جائے اور ان کی حساسیت کے زمرے کی نشاندہی کی جائے۔

میٹنگ کے دوران ڈی ایم نے متعلقہ محکموں کو ہدایت کی کہ وہ گزشتہ میٹنگ میں دی گئی ہدایات کی تعمیل رپورٹ فوری طور پر فراہم کریں۔ ڈی ایم نے جرائم کی روک تھام کے اداروں کو ہدایت دی کہ کسی بھی آپریشن کے دوران ضبط کی گئی منشیات اور منشیات کی مقدار اور اس سلسلے میں کی گئی کارروائی کی تفصیلات کمیٹی کے اجلاس میں لازمی طور پر پیش کی جائیں۔ ڈی ایم نے کہا کہ جنگلاتی سرحدی علاقوں میں ایس ایس بی اور محکمہ جنگلات کی مشترکہ کارروائی جاری رکھی جائے۔ ڈرگ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت کی گئی کہ نشہ آور ادویات کی فروخت کو مؤثر طریقے سے روکنے کے لیے میڈیکل سٹورز کی سخت چیکنگ مہم چلائی جائے اور اس بات کو بھی یقینی بنایا جائے کہ ادویات صرف ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق ہی فروخت ہوں اور متعلقہ میڈیکل سٹورز کو ان کی تفصیلات بھی برقرار رکھی جائیں۔ رکھا جائے ڈی ایم نے ہدایت دی کہ منشیات کی فروخت اور ترسیل کے لیے حساس مقامات کی نشاندہی کی جائے اور سی سی ٹی وی کیمروں کے ذریعے ان کی نگرانی کی جائے۔

ضلع مجسٹریٹ نے ہدایت دی کہ نوجوان نسل بالخصوص طلبہ کو منشیات سے دور رکھنے کے لیے بی ایس اے اور ڈی آئی او ایس کے ذریعے مشترکہ طور پر ایک عوامی بیداری پروگرام تیار کیا جائے اور اسے نافذ کیا جائے۔ جرائم کی روک تھام کے ادارے آپسی رابطہ قائم کریں اور باقاعدگی سے ورکشاپس کا انعقاد کریں اور اس کے مطابق کارروائی کو یقینی بنائیں۔ سماجی بہبود کے افسر کو ہدایت دی گئی کہ وہ نشے سے نجات اور بازآبادکاری کے پروگراموں کا انعقاد کریں۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ نشے کی لت کی وجہ سے صحت کی خرابی اور سماجی و خاندانی مسائل کا شکار ہیں انہیں صحیح راستے پر لانے کے لیے نفسیاتی اور طبی مشاورت فراہم کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔

پولیس سپرنٹنڈنٹ رام نین سنگھ نے پولیس، ایکسائز اور ڈرگ ایڈمنسٹریشن کے محکموں کی مشترکہ ٹیم کو میڈیکل اسٹوروں کی سخت چیکنگ کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے تجویز دی کہ نیپال کی سرحد سے متصل دیہاتوں میں کچھ چوکیاں قائم کی جانی چاہئیں تاکہ سی سی ٹی وی کے ذریعے آنے اور جانے والے مشکوک افراد پر نظر رکھی جا سکے۔ اس کے علاوہ دیگر نکات پر تبادلہ خیال کیا گیا اور متعلقہ عہدیداروں کو ضروری ہدایات دی گئیں۔ اس موقع پر اے ڈی ایم گورو رنجن سریواستو، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی رامانند کشواہا، ضلع ایکسائز آفیسر سدھانشو سنگھ، تمام متعلقہ ایس ڈی ایم، ڈرگ انسپکٹر، اسسٹنٹ کمانڈنٹ 59 اور 42 بٹالین ایس ایس بی، ڈی آئی او ایس اور دیگر متعلقہ افراد موجود تھے۔

شریمد بھاگوت کتھا کے دوسرے دن کتھا ویاس نے مختلف واقعات سنائے

مہاراج گنج، رائے بریلی۔ ماؤ شرقی گاؤں کے تمام گاؤں والوں کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے شریمد بھاگوت کتھا گیان یگنا کے دوسرے دن جمعرات کو ایودھیا دھام سے آئے ہوئے کہانی سنانے والے وپن بہاری داس جی مہاراج نے شکدیو کی پیدائش کی خبر سناتے ہوئے کہا۔ پریکشت کی لعنت اور لافانی کہانی میں کہا گیا کہ "نارد جی کے کہنے پر لیکن جب پاروتی نے بھگوان شیو سے پوچھا کہ اس کے گلے میں کھوپڑی کا مالا کس کا ہے، تو بھولی ناتھ نے بتایا کہ یہ کھوپڑیاں کسی اور کی نہیں بلکہ خود پاروتی کی ہیں۔ ہر جنم میں، جب بھی پاروتی جی اپنے جسم کو شیو کی بیوی کے طور پر مختلف شکلوں میں چھوڑ دیتی تھیں، تو شنکر جی اپنا سر اپنے گلے میں پہنا دیتے تھے۔

کلاس 6 کا داخلہ امتحان آج، 12 سینٹروں پر 4011 امیدوار دیں گے امتحان

علی گڑھ: 17 جنوری (پی این ایس) جواہر نوودے ودیالیہ کلاس 6 کا داخلہ امتحان 18 جنوری کو ہوگا۔ امتحان 11:30 بجے سے دوپہر 1:30 بجے تک ہوگا۔ امتحان میں 4011 امیدوار شرکت کریں گے۔ ڈی اے وی انٹر کالج میں داخلہ امتحان کی تیاریوں کے سلسلے میں ڈی آئی او ایس سرودانند کی صدارت میں میٹنگ ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ امیدواروں کو صرف ساڑھے گیارہ بجے تک داخلے کی اجازت ہوگی۔ اس کے بعد کسی امیدوار کو امتحان سینٹر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔ میٹنگ کی نظامت ڈی اے وی انٹر کالج کے پرنسپل ڈاکٹر وپن کمار ورشنے نے کی۔ میٹنگ میں سونیش اپادھیائے، رام سبھا موریہ، منیش کمار سنگھ، ڈاکٹر وجیندر شرما، پرینکا چوریا، ڈاکٹر نریندر پال سنگھ وغیرہ موجود تھے۔

دنیا مہاکمبھ میں نئے یوپی کی بڑھتی ہوئی صلاحیتوں کو دیکھ رہی ہے

کھچڑی میلہ عقیدت، تفریح اور روزگار کا سنگم بنا

لکھنؤ، 17 جنوری۔تروینی کے کنارے پر منعقدہ مہاکمبھ 2025 ہندوستان کی ثقافتی اور روحانی روایات کا ایک منفرد سنگم ہے۔ اس عظیم تہوار میں ریاست کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں اور ریاستی وزیر برائے پیشہ ورانہ تعلیم، ہنرمندی کی ترقی اور انٹرپرینیورشپ (آزادانہ چارج) کپل دیو اگروال کی رہنمائی میں، اتر پردیش اسکل ڈیولپمنٹ مشن نے میلے کے گنگا پنڈال کے دائیں پویلین میں ایک خصوصی نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد ریاست کے ہنر مندوں کی صلاحیت کو ایک عالمی پلیٹ فارم فراہم کرنا اور اتر پردیش کو ایک بڑے سورسنگ مرکز کے طور پر قائم کرنا ہے۔ اسکل ڈیولپمنٹ مشن پویلین توجہ کا مرکز بن گیا۔ اسکل ڈیولپمنٹ مشن پویلین میں ریاست کے نوجوانوں کی طرف سے حاصل کردہ پیشہ ورانہ مہارتوں کا لائیو مظاہرہ ہو رہا ہے۔ اس نمائش میں اتر پردیش اسکل ڈیولپمنٹ مشن کے ذریعہ کئی شعبوں میں منفرد تربیتی پروگراموں کے بارے میں معلومات دی جا رہی ہیں۔ ان پروگراموں میں جنرل ڈیوٹی اسسٹنٹ، ڈرون مینوفیکچرنگ اور اسمبل ٹیکنیشن، ماسٹر ہینڈ ایمبر ائیڈر، اینیمیٹر V-3، روایتی ہینڈ ایمبر ائیڈر، سروس ٹیکنیشن، ہوم اپلائنسز، سولر پینل انسٹالیشن ٹیکنیشن، کارپٹ ویور، موبائل فون ہارڈویئر ریپیئر ٹیکنیشن اور گیسٹ سروس ایسوسی ایٹ وغیرہ خصوصی مہارتیں شامل ہیں۔ ان تمام مہارتوں کو نمائش کے ذریعے براہ راست مظاہرے کی شکل میں دیکھنے والوں کو دکھایا جا رہا ہے، تاکہ وہ ریاست کے ہنر مندوں کی صلاحیت کے بارے میں قریب سے جان سکیں۔ براہ راست مہارت کا مظاہرہ اور عقیدتمندوں کا جوش اس پویلین کی سب سے بڑی توجہ براہ راست مہارت کا مظاہرہ اور سیلفی پوائنٹ ہے۔ ہندوستان اور بیرون ملک کے عقیدتمند اس نمائش میں خصوصی دلچسپی لے رہے ہیں اور اتر پردیش کے ہنر کی تعریف کر رہے ہیں۔ لائیو پرفارمنس سے محظوظ ہو رہے ہیں اور پویلین کے سیلفی پوائنٹ پر اپنی تصاویر کلک کروا کر تجربے کو یادگار بنا رہے ہیں۔ عالمی سطح پر اتر پردیش، کمبھ کے اس عظیم الشان پروگرام کے ذریعے کپل دیو اگروال کی قیادت میں اتر پردیش کے نوجوانوں کو نہ صرف روزگار کے مواقع مل رہے ہیں بلکہ ان کی صلاحیتوں کو عالمی پلیٹ فارم پر بھی پہچان مل رہی ہے۔ اتر پردیش اسکل ڈیولپمنٹ مشن کا یہ اقدام ریاست کے ہنر کو بڑھانے اور اسے عالمی سطح پر پہچان دلانے کی سمت ایک اہم قدم ہے۔

ناتھ فرقہ کے عالمی مشہور گورکھ ناتھ مندر میں ایک ماہ تک منعقد ہونے والا دنیا کا مشہور کھچڑی میلہ عقیدہ، تفریح اور روزگار کا سنگم بن گیا ہے۔ بابا گورکھناتھ کے درشن کرنے اور کھچڑی چڑھانے کے بعد عقیدت مند میلے سے لطف اندوز ہو کر ضروری سامان کی بہت زیادہ خریداری کر رہے ہیں۔ میلے میں جمع ہونے والے عقیدت مندوں کی بھیڑ یہاں کے دکانداروں کی معاشی حالت میں بے مثال بہتری کا باعث بن رہی ہے۔ مکر سنکرانتی کے موقع پر منگل کو 15 لاکھ سے زیادہ عقیدت مند گورکھناتھ مندر پہنچے۔ اس کے بعد جمعہ کو بھی میلے کا پورا احاطہ عقیدت مندوں کی بھیڑ سے کھچا کھچ بھرا رہا اور کھچڑی میلہ مہاشیو راتری تک جاری رہے گا۔ گورکشا پیٹھادھیسوار اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی رہنمائی میں یہاں عقیدت مندوں سے لے کر تاجروں تک سبھی کے لیے سیکورٹی، سہولیات اور سہولت کے خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں۔ اس سال مکر سنکرانتی کے موقع پر گورکھ ناتھ مندر میں عقیدت مندوں کی بھیڑ بے مثال رہی۔ اس مقدس تہوار پر پندرہ لاکھ سے زیادہ عقیدت مندوں کا مندر آنا ہوا۔ عقیدت کا عروج ایسا تھا کہ صبح سے شام تک گورکھ ناتھ مندر کی طرف جانے والے دو اہم راستوں پر تقریباً تین کلومیٹر تک عقیدت مندوں کی قطار نہیں ٹوٹی۔ ایک اندازے کے مطابق کھچڑی میلے کے دوران مکر سنکرانتی پر، ہر عقیدت مند پر ساد، پھولوں کی مالا، تفریح، اسنیکس اور ضروری سامان کی خریداری پر اگر اوسطاً صرف 300 روپے خرچ کیے گئے ہوں گے تو گرو گورکھ ناتھ کے تئیں امڑی عقیدت نے ایک ہی دن میں 45 کروڑ روپے کی اقتصادی سرگرمیوں کو رفتار دی۔ میلے کے منیجر شیو شنکر اپادھیائے کا کہنا ہے کہ کھچڑی میلے میں آنے والے دکانداروں کا ہر سال بہت اچھا کاروبار ہوتا ہے اور اس بار اس میں اور بھی غیر متوقع اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ میلے میں تقریباً چھ سو دکانیں لگائی گئی ہیں۔ دکانیں لگانے والے 90 فیصد تاجر ریاست کے دوسرے اضلاع یا دوسری ریاستوں سے ہیں۔ راجستھان، دہلی اور کولکاتہ کے علاوہ ریاست کے مرادآباد، سہارنپور، اٹاوہ، بلند شہر وغیرہ اضلاع سے بڑی تعداد میں تاجروں نے یہاں دکانیں لگائی ہیں۔ مندر کے احاطے میں ڈیڑھ سے دو ماہ تک لگنے والے کھچڑی میلے میں ذات پات اور مذہب کی تفریق کے بغیر لوگ بڑی تعداد میں شرکت کرتے ہیں۔

بی جے پی نے جمہوریت کا نقصان کیا، اسے ہٹانا ضروری

ایس پی سربراہ اکھلیش یادو نے ریاستی ہیڈکوارٹر میں مختلف اضلاع کے کارکنوں اور لیڈروں سے کیا خطاب

لکھنؤ، 17 جنوری (یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی کے اقتدار میں رہنے سے جمہوریت کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے اس لیے اسے اقتدار سے ہٹانا ضروری ہے۔ جمعہ کو پارٹی کے ریاستی ہیڈکوارٹر میں مختلف اضلاع کے کارکنوں اور لیڈروں سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر یادو نے کہا کہ کارکنوں کو ہوشیار رہنا ہوگا۔ اپنی زبان اور سلوک کو درست رکھتے ہوئے لوگوں کی خوشی اور غم میں شریک بنیں۔ عوام کے مسائل سے جڑ کر ان کی مدد کریں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کسی کی سگی نہیں ہے۔ بی جے پی کے حامی بھی سمجھ گئے ہیں کہ یہ حکومت انہیں نقصان پہنچا رہی ہے۔ کسان، نوجوان، تاجر، سبھی بی جے پی کی غلط پالیسیوں سے مایوس اور ناخوش ہیں۔ یہ حکومت لوگوں کو ہراساں کر رہی ہے۔ ناانصافی اور ظلم کر رہی ہے۔ اس حکومت میں کوئی سرمایہ کاری نہیں ہونے والی ہے۔ بڑے بڑے انویسٹرمیٹ کرائے گئے لیکن سب دکھاوا ثابت ہوئے ہیں۔ مسٹر یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں کوئی نئی سرمایہ کاری نظر نہیں آ رہی ہے۔ پرانے کارخانے ریاست سے باہر جا رہے ہیں۔ بی جے پی کی جھوٹ اور لوٹ کی پالیسی سے سماج کا ہر طبقہ پریشان ہے۔ کانپور سمیت ریاست کے کئی شہروں کے تاجر اپنے کاروبار بند کر کے دوسری جگہوں پر جا رہے ہیں۔ نئی سرمایہ کاری نہیں آ رہی ہے۔ جو پرانا تھا وہ بھی باہر جا رہا ہے۔ اس سے اتر پردیش میں بے روزگاری میں مزید اضافہ ہوگا۔ نوجوان پہلے سے ہی بے روزگاری سے پریشان ہیں۔ حکومت نوجوانوں کو نوکری اور روزگار نہیں دینا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے قول و فعل میں بہت فرق ہے۔ جھوٹ بولنے اور جھوٹے وعدے کرنے میں بی جے پی کا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ وزیر اعظم نے کہا تھا کہ وہ کاشی کو کیوٹو بنا دیں گے۔ وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا تھا کہ گورکھپور کو وینس بنا دیں گے۔ اب سوبھدرا کو وہ سوئٹزرلینڈ بنانے کا خواب دکھا رہے ہیں۔ اگر بی جے پی کوئی ترقی نہیں کر سکتی تو وارانسی کو وارانسی، گورکھپور کو گورکھپور اور سون بھدر کو سوبھدر رہنے دے۔ ان شہروں کے وقار کے ساتھ کھلواڑ نہ کریں۔ 2027 میں سماج وادی حکومت بنے گی تو ان کی چوطرفہ ترقی کی جائے گی۔ مسٹر یادو نے کہا کہ دس سال کی حکومت میں بی جے پی کو کوئی اعلان اور وعدہ تو زمین پر نظر نہیں آ رہا ہے۔ بی جے پی حکومت نہ گنگا ماں کی صفائی کر سکی اور نہ ہی گایوں کی خدمت کر سکی۔ بی جے پی لیڈر اور ایم ایل اے خود تسلیم کر رہے ہیں کہ بدعنوانی اپنے عروج پر ہے۔ ریاست میں روزانہ 50 ہزار گائے ذبح کی جا رہی ہیں۔ اس پر پوری حکومت خاموش ہے۔ بی جے پی کی حقیقت عوام کے سامنے آ رہی ہے۔ 2027 کے اسمبلی انتخابات میں عوام بی جے پی کو شکست دے کر اس کے جھوٹ اور لوٹ کا خاتمہ کر دیں گے۔

یوتھ راشٹریہ لوک دل نے ایودھیا سمیت 12 اضلاع میں بنائے ضلع صدر

لکھنؤ:17 جنوری (پی این ایس) پارٹی کے ریاستی صدر روندر سنگھ پٹیل نے قومی صدر جینت چودھری کی ہدایت اور ریاستی صدر رام اشیش رائے کی منظوری کے بعد 12 اضلاع کے ضلع صدور کا اعلان کیا ہے۔ اس میں پرشورام کشواہا کو للت پور، منوج کھنگر کو مہوبا، انوج پال کو جالون، رام مشرا کو پیلی بھیت، راہل دویدی کو چارج دیا گیا ہے۔ فتح پور کے، رام کشور موریہ کو اناؤ، انیل ورما کو ایودھیا، ٹھاکر کا چارج دیا گیا ہے۔ پرشانت سنگھ کو سون بھدر کے ضلع صدر، وارانسی کے راہول پٹیل، امیٹھی کے امت پانڈے، کاس گنج کے نریش کمار موریہ اور ایٹا ضلع کے محسن قریشی کو ذمہ داری دی گئی ہے۔ ریاستی صدر روندر سنگھ پٹیل نے کہا کہ ضلع صدر کی تشکیل سے اضلاع میں یوتھ راشٹریہ لوک دل کی تنظیم مضبوط ہوگی۔ ان کے ذریعے نوجوانوں کے روزگار کے مفاد میں قومی صدر اور مرکزی وزیر جینت چودھری کی طرف سے چلائی جا رہی اسکیموں کو نوجوانوں تک آسانی سے پہنچایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جلد ہی یوتھ راشٹریہ لوک دل کے ضلع وار پروگرام بھی طے کیے جائیں گے۔

جائیداد کے لیے خاندان کے چھ افراد کا قتل

قصوروار بیٹے اور بہو کو سزائے موت

لکھنؤ:17 جنوری (پی این ایس) اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں جائیداد کے لالچ میں والدین سمیت ایک ہی خاندان کے چھ افراد کے وحشیانہ قتل کے معاملے میں جمعہ کو یہ سزا سنائی گئی۔ قاتل بیٹے اجے سنگھ اور اس کی بیوی روپا سنگھ کو اے ڈی جے روہت سنگھ نے موت کی سزا سنائی ہے۔ عدالت نے اجے سنگھ پر 1.55 لاکھ روپے اور روپا سنگھ پر 1.50 لاکھ روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا ہے۔ عدالت نے سزائے موت سناتے ہوئے فائل ہائی کورٹ بھجوانے کا حکم دیا۔ عدالت نے کہا کہ مجرموں کو اس وقت تک پھانسی نہ دی جائے جب تک ہائی کورٹ سزائے موت کے حکم کی توثیق نہیں کر دیتی۔ کہا گیا کہ اجے سنگھ اور روپا سنگھ کو ان کے گلے میں پھندا ڈال کر اس وقت تک پھانسی دی جائے جب تک وہ مر نہ جائیں۔ عدالت نے کہا کہ مجرموں کو یہ بھی بتایا گیا کہ اگر وہ اس حکم کے خلاف اپیل کرنا چاہتے ہیں تو وہ فیصلے کے 30 دن کے اندر ہائی کورٹ میں اپیل کر سکتے ہیں۔ آیوروید گھوٹالے کے خصوصی جج روہت سنگھ نے سماعت کے بعد 16 دسمبر کو دونوں کو مجرم قرار دیا تھا۔ میاں بیوی دونوں کو سزا سنانے کے لیے 17 جنوری کی تاریخ مقرر کی گئی۔ عدالت نے 10 جنوری کو ڈسٹرکٹ پروبیشن آفیسر، کے جی ایم یو اور جیل حکام سے جوڑے کو سزا سنانے کے لیے ملزم کے طرز عمل، خاندانی پس منظر اور ذہنی حالت کے بارے میں رپورٹ طلب کی تھی۔ لیکن میڈیکل رپورٹ مقررہ تاریخ پر نہ آنے کی وجہ سے سزا نہیں سنائی جا سکی۔ اس کے بعد عدالت نے جمعہ کی تاریخ مقرر کی تھی۔ کیس کے مدعی اور ملزم اجے سنگھ کی بہن گڈی سنگھ عرف درگاوتی نے یکم مئی 2020 کو بنتھرا پولیس اسٹیشن میں رپورٹ درج کرائی تھی۔ اس نے بتایا تھا کہ اسے اطلاع ملی ہے کہ 30 اپریل 2020 کو اس کے بھائی اجے سنگھ، اس کی بیوی روپا سنگھ اور اس کے نابالغ بیٹے نے آپس میں سازش کی اور اس کے والد امر سنگھ، ماں رام دلاری، بھائی ارون سنگھ، بہنوئی کو قتل کر دیا۔ قانون رام سخی، بھتیجے سوربھ اور اس کی بھانجی ساریکا کو کلہاڑی سے گلا کاٹ کر اور گولی مار کر قتل کر دیا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ اجے سنگھ اپنے والد سے پیسے مانگتا تھا۔ اجے کو خدشہ تھا کہ اس کے والد اپنی زمین بیچ کر رقم اپنے چھوٹے بھائی ارون اور اس کی بیوی رام سکھی کو دے دیں گے۔ اسی خدشے سے اس نے اپنی بیوی اور نابالغ بیٹے کے ساتھ مل کر سازش رچی۔ پہلے باپ سمیت پانچ افراد کو باغ میں قتل کیا گیا اور بوڑھی ماں کو گھر میں کلہاڑی کے وار کر کے گلا کاٹ کر قتل کیا گیا۔ تحقیقات کے بعد پولیس نے جوڑے کے بیٹے کے علاوہ اجے سنگھ اور روپا سنگھ کے خلاف چارج شیٹ داخل کی تھی۔ اس پر اجے سنگھ اور روپا کی سماعت اے ڈی جے کورٹ میں ہوئی۔ بیٹا نابالغ تھا، اس لیے اس کا کیس سماعت کے لیے جووینائل کورٹ میں بھیج دیا گیا۔ پراسیکیوشن نے ملزم کا جرم ثابت کرنے کے لیے کل آٹھ گواہان کو عدالت میں پیش کیا۔ اس کے علاوہ 31 دستاویزات بطور ثبوت پیش کی گئیں۔

> آیوروید گھوٹالے کے خصوصی جج روہت سنگھ نے سماعت کے بعد 16 دسمبر کو دونوں کو مجرم قرار دیا تھا۔

لینگویج یونیورسٹی میں این ایس ایس کے زیراہتمام تقریری مقابلے کا انعقاد

لکھنؤ، 17 جنوری۔ آج خواجہ معین الدین لینگویج یونیورسٹی میں وویکانند کے یوم پیدائش کی مناسبت سے ہفتہ روزہ پروگرام کے تسلسل میں این ایس ایس کے زیر اہتمام" ہندوستان کی تعمیر میں نئی نسل کا کردار" کے موضوع پر اٹل ہال میں ایک تقریری مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں این ایس ایس کے مختلف رضا کاروں کے علاوہ ڈاکٹر ابھے کرشنا، ڈاکٹر صائمہ علیم اور ڈاکٹر ظفر النقی نے اس اہم موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر ابھے کرشنا نے اس اہم موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آج کی نوجوان کو وویکانند کے افکار و نظریات کو اپنی زندگی میں اتارنے کی ضرورت ہے اس لئے کہ نئے ہندوستان کی تعمیر میں ان کے افکار و نظریات بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ نوجوانوں کا قومی دن ہر سال 12 جنوری کو پوری ہندوستان میں منایا جاتا ہے۔ اس دن سماج میں نوجوانوں کی اہمیت اور سماج میں ان کی کارکردگی اور ان کے رول کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ نوجوانوں کے مسائل اور ان کے حل پر بات ہوتی ہے۔ نوجوانوں میں شعوری بیداری کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ 12 جنوری کو سوامی وویکانند کے یوم پیدائش کے موقع پر نوجوانوں کا قومی دن منانے کا بنیادی مقصد سوامی وویکانند کے نظریات کے ذریعہ نوجوانوں کی حوصلہ افزائی اور ملک کا مستقبل بہتر بنانا ہے۔ سماجی مصلح اور مذہبی رہنما سوامی وویکانند نے ملک کے ہر نوجوان کی شکل میں مستقبل کی جھلک اور امید کی کرن دیکھی۔ ڈاکٹر صائمہ علیم نے این ایس ایس رضا کاروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وویکانند کی شخصیت اور ان کے افکار میں بلا کی مقناطیسیت تھی۔ انھوں نے خاص طور سے شکاگو میں دیئے گئے خطبے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وویکانند نے اس تاریخی خطبے میں ہندوستانی علم و تہذیب کی منور روایت کو اس طرح سے بیان کیا کہ اس کی معنویت و اہمیت دن بدن مزید روشن ہو رہی ہے۔ انھوں نے آخر ان سبھی طلبہ کی حوصلہ افزائی کی جنہوں نے اس اہم موضوع پر تقریر کی۔ انھوں نے کہا کہ اس طرح کے تقریری مقابلے نہ صرف خود اعتمادی پیدا کرنے میں معاون ہیں بلکہ آپ کی شخصیت سازی میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس تقریری مقابلے میں روو راکش چودھری، ارون کمار، ہرش تیواری اور ریکھا یادو کے علاوہ دیگر طلبہ نے بھی حصہ لیا۔ اس پروگرام کی نظامت اور شکریہ انجینئرنگ کے طالب مینک نے انجام دی۔ اس پروگرام میں چوتھی، پانچویں اور آٹھویں یونٹ کے رضا کاروں کے علاوہ مختلف شعبوں کے طلبہ نے بھی جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا۔

سروائیکل کینسر سے بچاؤ کے لیے خواتین کو ہر تین سال بعد اسکریننگ کرانی چاہیے

اٹاوہ، 17 جنوری (یو این آئی) ڈاکٹروں کا ماننا ہے کہ سروائیکل کینسر 30 سے 45 اور 60 سے 70 سال کی خواتین میں زیادہ ہوتا ہے، اس لیے اس عمر کی خواتین کو ہر تین سال بعد اسکریننگ کروانے کی ضرورت ہے۔ اٹاوہ میں واقع سیفائی میڈیکل یونیورسٹی کی ماہر امراض خواتین ڈاکٹر پرگتی دویدی نے یو این آئی سے خصوصی بات چیت میں کہا کہ آج کے دور میں تیزی سے پھیلنے والے سروائیکل کینسر کی بیماری کا علاج ویکسینیشن ہے۔ سروائیکل کینسر سے بچاؤ کے لیے ویکسینیشن بہت ضروری ہے۔ نو سے 14 سال کی عمر کی لڑکیوں کو اس ویکسین کی دو ڈوز لگتی ہیں، یہ ویکسینیشن چھ ماہ کے وقفے سے کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ 15 سے 26 سال کی لڑکیوں اور خواتین کو ویکسی نیشن کی تین خوراکیں دی جاتی ہیں جن میں چھ ماہ کے اندر تین خوراکیں دی جاتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ 27 سے 45 سال کی خواتین بھی اسکریننگ کے ساتھ ویکسینیشن کروا سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج کے دور میں اگر کسی خاتون کو سروائیکل کینسر کی علامات نظر آئیں تو اسے ماہر ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیے۔ اس سے بچنے کے لیے ہر تین سال بعد اسکریننگ کرانا بہت ضروری ہے۔ 30 سے 45 سال اور 60 اور 70 سال کی خواتین میں سروائیکل کینسر کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے، اس لیے اس عمر کی خواتین کو بروقت اپنی اسکریننگ کروا لینی چاہیے۔ ڈاکٹر نے مشورہ دیا کہ موسم سرما میں حاملہ خواتین کو گرم کپڑے پہننے اور متوازن غذا کھانے کے ساتھ ساتھ روزانہ تین لیٹر پانی پینا چاہیے۔ آج کے دور میں سروائیکل کینسر کا مسئلہ عام ہوتا جا رہا ہے جس میں ماہواری میں بے قاعدگی، بدبو دار مادہ اور تعلقات بنانے میں مسائل بنیادی وجوہات ہیں۔ اگر ایسی علامات ظاہر ہوں تو ماہر ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ اس سے بچنے کے لیے ہر تین سال بعد اسکریننگ کرانا بہت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ سروائیکل کینسر کی اسکریننگ سیفائی میڈیکل یونیورسٹی کے او پی ڈی کے کمرہ نمبر 10 میں پیر سے ہفتہ تک روزانہ صبح 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک کی جاتی ہے۔ جس میں خواتین کی اسکریننگ کے بعد 10 دن میں موصول ہونے والی رپورٹ کی بنیاد پر علاج شروع کیا جاتا ہے۔ صحت مند خواتین کے لیے بھی ہر تین سال بعد اسکریننگ کروانا بہت ضروری ہے۔

دیگر پسماندہ طبقے 10 ویں کے بعد اسکالرشپ

فیس کی واپسی کے لیے طلباء کے ذریعے آن لائن درخواست کے لیے تیسرے مرحلے کا ٹائم ٹیبل جاری

لکھنؤ: 17 جنوری۔ دیگر پسماندہ طبقات (سوائے اقلیتی پسماندہ طبقات) کے لیے دسویں کے بعد کے اسکالرشپ/فیس کی ادائیگی (دسویں کے بعد کی دوسری کلاسیں) کی اسکیم پسماندہ طبقے کے بہبود کے محکمے کے ذریعے چلائی جاتی ہے۔ اس کے لیے طالب علموں کو درخواست دینا ہوگی۔ مالی سال/تعلیمی سیشن 2024-25 میں، تیسرے مرحلے کا ٹائم ٹیبل دیگر پسماندہ طبقات (سوائے اقلیتی پسماندہ طبقات) کے طلباء کے ذریعہ دسویں کے بعد کے اسکالرشپ/فیس واپسی (دسویں کے بعد کی دوسری کلاسوں کے لیے آن لائن درخواستوں کی تقسیم کے لیے جاری کیا گیا ہے۔ پسماندہ طبقات کے بہبود کے محکمے کی طرف سے فراہم کردہ معلومات کے مطابق، دیگر پسماندہ طبقات (سوائے اقلیتی پسماندہ طبقات) کے دسویں اسکالرشپ/فیس کی واپسی (دسویں کے بعد کی دوسری کلاسوں) کے ماسٹر ڈیٹا کی تصدیق اور لاک کرنے کی تاریخ 20 جنوری تک ہے۔ دیگر پسماندہ طبقات کے لیے (سوائے اقلیتی پسماندہ طبقات کے) دسویں کے بعد کی اسکالرشپ/فیس کی واپسی (دسویں کے بعد کی دوسری کلاسوں کے لیے)، فیس وغیرہ کی تصدیق یونیورسٹی، الحاق کرنے والی ایجنسی اور ڈسٹرکٹ اسکول انسپکٹر سے 22 جنوری 2025 تک کی جائے گی۔ دیگر پسماندہ طبقات (سوائے اقلیتی پسماندہ طبقات) کے لیے 10 ویں اسکالرشپ/فیس کی واپسی (10 ویں کے بعد کی دوسری کلاسیں)، ماسٹر ڈیٹا اور فیس کی تصدیق ڈسٹرکٹ بیک ورڈ کلاس ویلفیئر آفیسر کی سطح سے 25 جنوری 2025 تک کی جائے گی۔ دیگر پسماندہ طبقات (سوائے اقلیتی پسماندہ طبقات کے) دسویں کے بعد کے اسکالرشپ/فیس کی واپسی کے لیے درخواستیں (دسویں کے بعد کی دوسری کلاسیں) طلبہ کی سطح سے 30 جنوری 2025 تک کی جائیں گی۔ تعلیمی ادارے کی سطح سے دیگر پسماندہ طبقات (سوائے اقلیتی پسماندہ طبقات کے) دسویں کے بعد کے اسکالرشپ/فیس کی واپسی (دسویں کے بعد کی دوسری کلاسوں) کے طلباء کی درخواستوں کی تصدیق اور آگے بھیجنے کی تاریخ 03 فروری 2025 تک مقرر ہے۔ دیگر پسماندہ طبقات (سوائے اقلیتی پسماندہ طبقات) کے لیے دسویں کے بعد کی اسکالرشپ/فیس کی ادائیگی (دسویں کے بعد کی دوسری کلاسوں) کے لیے، نتیجہ یونیورسٹی/ملحقہ ایجنسی کے ذریعے اپ لوڈ کرنا ہے، نشستوں کی تصدیق اور طلبہ کی تعداد 03 فروری 2025۔ جائیں گے۔ دیگر پسماندہ طبقات (سوائے اقلیتی پسماندہ طبقات) کے لیے دسویں کے بعد کے اسکالرشپ/فیس کی ادائیگی (دسویں کے بعد کی دوسری کلاسوں) کے لیے ریاستی این آئی سی کی طرف سے جانچ پڑتال 10 فروری 2025 تک کی جائے گی۔ دیگر پسماندہ طبقات (سوائے اقلیتی پسماندہ طبقات کے) طلباء کا ڈیٹا ڈسٹرکٹ اسکالرشپ اپروول کمیٹی کے ذریعے 18 فروری 2025 تک پوسٹ 10 ویں اسکالرشپ/فیس ری ایمبر سمنٹ (دیگر 10 ویں کلاسز) کے لیے بھیج دیا جائے گا۔ دیگر پسماندہ طبقات (سوائے اقلیتی پسماندہ طبقات) کے لیے دسویں کے بعد کے اسکالرشپ/فیس کی واپسی (دسویں کے بعد کی کلاسز) کے لیے ریاستی این آئی سی کی سطح سے مانگ پیدا کرنے کا عمل 21 فروری 2025 تک طے ہے۔ 25 فروری 2025 تک دیگر پسماندہ طبقات (سوائے اقلیتی پسماندہ طبقات) کے لیے دسویں کے بعد کے اسکالرشپ/فیس کی ادائیگی (دسویں کے بعد کی دوسری کلاسوں) کے لیے ڈائریکٹوریٹ کی سطح سے فنڈز کی منتقلی کی جائے گی۔ مزید معلومات کے لیے متعلقہ طالب علم ڈسٹرکٹ بیک ورڈ کلاس ویلفیئر آفیسر سے رابطہ کر سکتا ہے۔

"انسان، جنگلی جانوروں کے تنازعہ" پر سہ روزہ ریاستی سطح کا تربیتی پروگرام منعقد

لکھنؤ:17 جنوری (پی این ایس) نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ کی قیادت اور ہدایت کے تحت، دین دیال اپادھیائے دیہی ترقیاتی ادارے، بخشی کا تالاب، لکھنؤ مختلف سرکاری، نیم سرکاری محکموں/ اداروں کے افسران اور ملازمین اور محکموں سے وابستہ لوگوں اور تخلیقی کاموں کو تربیت دے رہا ہے۔ انہیں مزید موثر اور فعال بنانے کا کام کیا جا رہا ہے۔ اسی سلسلے میں، دین دیال اپادھیائے اسٹیٹ رورل ڈیولپمنٹ انسٹی ٹیوٹ، اتر پردیش، حکومت کے ریونیو ڈپارٹمنٹ، اتر پردیش کیسکریٹری اور ریلیف کمشنر کے تعاون سے "انسان جنگلی جانوروں کے تنازعہ" پر سہ روزہ ریاستی سطح کا پروگرام جنوری سے منعقد کیا جا رہا ہے۔ 13 سے 15 جنوری، 2025 تک۔ تربیتی پروگرام کا اہتمام کیا گیا۔ اس تربیتی پروگرام میں لکھیم پور کھیری، بہرائچ، پیلی بھیت کے جنگلات اور پنچایتی راج، آبپاشی، زراعت، دیہی ترقیات، حیوانات، ریونیو، غذا و رسد، صحت، سماجی بہبود اور تعلیم کے محکموں کے ضلعی سطح کے افسران اور علاقائی/ضلع افسران شراوستی، بلرام پور میں دیہی ترقیاتی ادارے کے ٹرینرز سمیت کل 33 شرکاء نے حصہ لیا۔

ٹریننگ پروگرام کی اختتامی تقریب کے موقع پر انسٹی ٹیوٹ کے ایڈیشنل ڈائریکٹر بی ڈی چودھری، ٹریننگ پروگرام کنٹرولر، ڈاکٹر ایس کے سنگھ، اسسٹنٹ ڈائریکٹر، ٹریننگ پروگرام انچارج، سنجے کمار، اسسٹنٹ ڈائریکٹر، کمار دیپک، ایڈوائزر/نوڈل آفیسر، ڈیزاسٹر مینجمنٹ سینٹر، انسٹی ٹیوٹ اور ادیتی عمراو نے شرکاء کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے، پراجیکٹ ڈائریکٹر (ایمرجنسی آپریشن)، ریلیف کمشنر آفس، اتر پردیش، نے موضوعاتی متعلقہ نکات کے ذریعے اپنے علم میں اضافہ کیا۔

جناب بی ڈی چودھری نے شرکاء کو بتایا کہ انسانی وائلڈ لائف تنازعہ (HWW) اس وقت ہوتا ہے جب انسان اور جنگلی جانور ایک ہی وسائل جیسے غذا، پانی اور رہائش کے لیے مقابلہ کرتے ہیں۔ یہ تنازعہ اکثر اس وقت ہوتا ہے جب انسانی بستیاں اور زراعت جنگلی جانور کے مسکن کو تباہ و برباد کرتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں، "انسانی جانوروں کے تنازعہ سے مراد ایسے حالات ہیں جہاں انسانی سرگرمیاں، جیسے کہ زراعت، بنیادی ڈھانچے کی ترقی یا وسائل کا اخراج، جنگلی جانوروں کے ساتھ تصادم میں آ جاتا ہے، جس سے انسانوں اور جانوروں دونوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ تربیتی پروگرام کے انتظام و انصرام کے حوالے سے انسٹی ٹیوٹ کے ٹریننگ اسسٹنٹ محمد شاہ رخ، پبلسٹی اسسٹنٹ محمد شہنشاہ اور ایم ٹی ایس کلیم خان کا تعاون قابل تحسین ہے۔

ایم ایل اے ابھے سنگھ نے وزیر اعلیٰ کو خط لکھا

LUV میں پروفیسر۔ ول کی تحقیقات نے وائس چانسلر کو ہٹانے کا مطالبہ کیا ہے

لکھنؤ۔ ایم ایل اے ابھے سنگھ نے راجدھانی میں وزیر اعلیٰ کو خط لکھا۔ انہوں نے پروفیسر کے تحت Lviv میں تعلیم حاصل کی۔ ول کی تحقیقات نے وائس چانسلر کو ہٹانے کا مطالبہ کیا۔ اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ یونیورسٹی کے اپلائیڈ اکنامکس کے شعبہ کے استاد پروفیسر ول کمار کے خلاف تشکیل دی گئی انکوائری کمیٹی نے وائس چانسلر کو ہٹانے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کے لیے ایودھیا کے گوسائی گنج کے ایم ایل اے ابھے سنگھ نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو خط لکھا ہے۔ پروفیسر ول پر الزام ہے کہ اس نے دھوکہ دہی سے خود کو نان کریمی لیئر قرار دے کر تقرری حاصل کی۔ جبکہ ان کے والد سیارام جیسوال لکھنؤ یونیورسٹی میں ریٹائرڈ استاد اور کامرس ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ ہیں۔ اس کے علاوہ ان پر ریسرچ اسٹوڈنٹس کے استحصال سمیت دیگر الزامات بھی تھے۔ ایڈوکیٹ روہت کانت کی شکایت پر حکومت نے معاملے کی تحقیقات کے لیے چار رکنی انکوائری کمیٹی تشکیل دی تھی۔ اس میں وائس چانسلر پروفیسر آلوک رائے کو کمیٹی کا چیئرمین بنایا گیا تھا۔